

**वीर सेवा मन्दिर
दिल्ली**



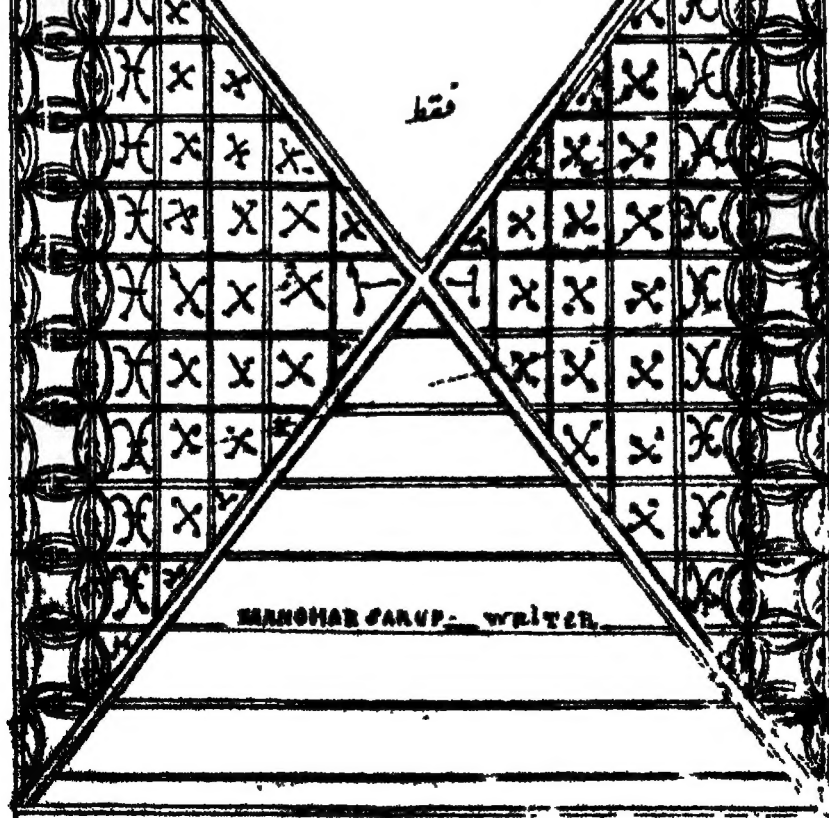
कम संग्रहा

कानन

१७

نہیں کہو نہ دو نون کا معنون واحد ہے اور بطریق کوئی علمائے مجاہدین کہ
 دو نون میں سوائے تفاوت نقلی کے کوئی بات نہیں ہے اور قطعاً کب سے تحقیقات
 نہیں فضل خدا نشانہ مال ہوا جیسا کہ چاہیے کیسے وہ تم مختار الہند کا ابطال ہو اور چند
 زبان قسماً گذارشات رسالت مآب سے حاکی ہے مگر خطاطی بزرگ مزاج اظہار
 سے نشانی ہے لہذا ہم نے اختصار پسند کیا کہ وہ میں ہجر زخار بند کیا
 اند کے از غم دل گفتم و خاموش شدم کہ دل آزر وہ شوی وہ نہ سخن بسیار سستی
 ہر شکر خداوند کہ باب اول عاودہ تمام ہوا اور شراب کامرانی سے سرشار
 جام ہوا رہا غمی شکر کہ مجھ کو ملی دولت بیدار آج بہت عالی
 ہوئی ہر سر خوش تاج بہ سوخت میرے گلک نے غلٹ سلام
 کی ہر دیکھے کیا کرے غلٹ آتش مزاج

فقط



دو بچے ایذا و قتل و غارت آئے انہا کو دو قتل و غارت پر یہ کہ اس قول کا حاصل یہ ہو
 کہ اپنے فائدہ کے لئے مکر کرنا اور جوٹ بولنا اور اسے اور دوسرے کے نقصان کے
 لئے بُرا ہے فقط اس سے لازم آتا ہے کہ محمدؐ نے جو اسے قتل و غارت بنی
 وغیرہ کے مکر و فریب کرنا اور اہل مکہ و مدینہ کو سرانہ و اچھا نہیں کیا اور قول صحابہؓ
 صحابہ نہیں مولف بدیہ نے عجب کلام کیا اپنی پیغمبر کو آپ لازم دیا بالیقین ان صحابہ
 نے غاوان کعبہ کی کنکاش برداری کی کہ واسطے استعمال دینا اسلام کے عیاری
 کی قولہ چون پشت اسلام شرف گردید الخ یہاں سے ظاہر ہے کہ کوئی اسلام
 لانے سے مقبول کہر یا نہیں ہوتا اور بس عیب کیسے نہیں بلکہ موس دنیا وہ چند ہوتی ہو
 اور راہ رضاد تو کل بند جس مال کے لئے مسلمان مکر و فریب اختیار کرتے ہیں اور اگر دن
 پیر و براہ پر تلوار دہرتے ہیں اسکا انجام خراب ہے بجا نام عذاب ہے بجا نین
 صاحب بدیہ نے جو ہر دو کو لازم دیا ہے کہ کرشن نے خدع کیا اور اپنی محفوظی کے
 لئے سریر بک قطع کیا وہ غلطی بدیہ الامنا ہے بلکہ شری کرشن پر اتنا نام ہی
 مہابہارت میں سریر بک کا نام نہیں ہے اور بہتان کا نیک انجام نہیں مولوی محمد علی
 نے حکایت حجاج بن ظالم کا کچھ پانچ نہیں دیا اور قطعاً کلام راسخ نہیں کیا
 یہاں تک فقیر اندرین نے اخقاراً حال محمدؐ بیان کیا ایذہ کے لئے زما و عنان
 کیسے کرنا اور وہ معصوم ہے کہیں تمام جواب سوط الجبار کے حالات انبیاء میں ایک کتاب
 تصنیف کرونگا اور اس کے حصہ دوم میں اول سے آخر تک محمدؐ کی توصیف
 کرونگا و ہجرات محمدؐ کی چندان ضرورت نہیں ہے کہ طشت و نیچہ لٹ سے
 اویکے امتیاز کی کوئی ضرورت نہیں مگر چہ علقا محمدؐ کی کتابوں میں ایک معقولہ راجح
 ہے اور خرق عادت انبیاء کا نام علم محمول اور خرق عادت لمحمدؐ کا نام مستدرج
 ہے لیکن اس سے (۲۴۲) گنت نہیں ہوتی اور نظر جواب دہندہ رو بہ روی عیذہ

بات بنائی ہے لاجرم جہیز زلی سے بیوٹ قرأت پائی ہے ورنہ لاجرم
 مجازت جیل طلب کہیں حجاج نوشلم از آن حضرت بڑے عین امر ہو کہ سال کثیر
 و جان و عزت اور دست کشد کہ مجنوں ماندہ سالگا و غاگما باز آید و از ظلم و قسٹ
 مساندین جانبری اوشو نہ برے اینکہ با مردمان مگر جیل و مکیش آمدہ در پئے ایذا
 و قتل و غارت آہنگر و دو ظاہرست کہ حجاج از تجارت مال کثیر بہم رسانیدہ بود چون
 بشرف اسلام شرف گردید این سخی را دل او خواست کہ آن اموال کثیرہ کہ بجنّت
 و شفقت حاصل کردہ بود بہ تصرف معاذان ملت در آید الخ **حواص** حجاج کو
 اصلاح و خوف جان و مال نہیں تھا اور کوئی اسکی عزت و آبرو کا خزانہ نہیں کیونکہ
 اس روایت میں خود درج ہے کہ قریش میں سے کوئی شخص اور اسکے اسلام سے
 خبردار نہیں تھا اور اصلاح در پئے ایذا و آزار نہیں البتہ اگر حجاج اپنے اسلام سے
 آگاہ ہی دیتا تو اپنے سر پر تباہی لیتا پس خطب جان و مال کے لئے تعلیم کر دے و غیر
 مشکوک ہے بلکہ سراسر حبیبہ کی بھول چوک ہے اصل یہ ہے کہ جو کوئی اسلام
 لاتا ہے وہ ارتکاب کذب و فتنہ سے منزلت و مقام پاتا ہے اس واسطے کہ
 صاحب نے حجاج نوشلم کو کذب و دروغ تعلیم کیا اور مسلمانوں میں رتبہ عظیم
 دیا کیونکہ اس گروہ میں جو کوئی بدروے کار و دروغ تازہ لاتا ہے وہی فروغ
 زیادہ پاتا ہے اگر فرض کیا جاوے کہ واسطے حفاظت مال و منال کے دروغ
 و کذب کی ہدایت تھی تو سراسر مخالف آیت تھی کہ معصفت قرآن کی مادیوں
 و روغبات میں ہے اور اسکی شان میں آیت لعنہ اللہ علی الکاذبین ہے شاید
 کہ مقصود و مرام حضرت یحییٰ ہجو سے کہ گوشت باری و ایم ہے مگر مالہ اسی
 قایم ہے مائل تقریر یحییٰ ہو کہ محمد حبیب کے ذہن میں مال استعد غریب تھا کہ جبکہ
 روبرو خوف خدا ناجیز تھا **قولہ** نہ برے اینکہ با مردمان مگر جیل و مکیش آمدہ

جامع ذکر لکرائی مثلاً سولت ہدیہ کی سترہ و ستندہ کتاب میں لکھا ہے کہ جن دنوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 خیر پر لڑ رہے تھے حجاج ابن ظالم جو کہ باشندگان مکہ میں مشہور تھے مسلمان ہوا
 جس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر سے فراغت حاصل کر کے خہل مدینہ ہوئے حجاج نے
 ان سے کہا کہ حکم ہووے تو بطرف مکہ سرعت تمام تیراؤں اور جو کچھ میرا مال
 وہاں ہے وصول کر لاؤں کہ قریش مہتر میرے اسلام سے خیر و ہرین ہین لیکن خیر
 حید جوئی و دور و غلوئی کے اس کام کا سراغ نام نہوار ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مارا
 دی کہ تیرا دل چاہے شوکہ اور بطرح کہ ہو سکے اپنا مال وصول کر لیں حجاج نے نہ
 کی راہ لی جبکہ قریب مکہ پہنچا دیکھا کہ قریش سر راہ جمع ہین اور مسافروں سے مشتاک
 کرتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تہا فتح پائی یا نہریت کہاں ہی اس اثنا ہین نظر قریش حجاج پر
 پڑی تمام اسکے گرد ہوئے اور کہنے لگے کہ محمد سے کیا خبر ہین ہین کہو کہ وہ سے جانتو
 تھے کہ حجاج مذہب قدیم پر ہے حجاج نے جواب دیا کہ تمہاری تعداد حاصل ہوئی کہ لشکر
 محمد پر بلائے شکست نازل ہوئی یحودان خیر نے نام کیا اور مسلمانوں کا کام تمام
 اکثر محمدی طوئے تیج تیر ہوئے اور سہ ماہیر بنے یحود بھی مارے گئے عیش و عشرت سے
 بچا ہے گئے محمد بھی اسیر ہوا اور حوالہ تقدیر الہی خیر کہتے ہین کہ اوکو بطور تحفہ قریش کو
 پانچ سو تین لاکھ دے بھی اپنے مقولوں کا عوض لیو ہین قریش حجاج کے منہ سے یہ بات
 سنکر خوش ہوئے اور حجاج کو اکرام و احترام کے ساتھ مکہ میں لیکے بھر حجاج نے
 کہا کہ اب میری مدد کیجئے اور جس کسی کے پاس میرا مال ہے دلا دیجو کہ ارادہ رکھتا ہوں
 کہ ملک بجانب خیر جاؤں اور مسلمانوں کا اسباب جو سیاہ خیر نے غارت کیا ہے تھمت
 مناسب خرید لاؤں قریش نے تصدیق حجاج کر کے تین دن کے اندر اسکا سارا
 مال لوگوں سے وصول کر دیا تب حجاج اپنے گھر گیا حقد کہ وہاں اقتدار بھی تھا
 جہاد سے حاصل کیا اور جانب مدینہ روانہ ہوا فقط صاحب ہدیہ نے یہاں ہی ایک

تھا اور پورے رسالت پہاڑ اٹھا کر لے گیا تھا کہ میں تلخ خداوندگار ہوں اور کو
 حکم سے ناجار ہوں اب خود محمد کہہ دیجئے حکم دہی کی مطابق ہو یا سوائی دہی حکم سابق
 ہے ہر حال دونوں میں سے ایک حکم الہی ہو گا اور دوسرا خطرہ وہی ہے کہ بیکار ایک
 دوسرے کو مارا دیکھیں چنانچہ دشمن ہمارا جیسے کہ محمد حبیب کا عہد ہوتا نہیں تھا ویسے ہی
 دیکھنی سو گند کا بھی اعتبار نہیں تھا چنانچہ ماریہ قلیب کے عشق میں جو کچھ کہ حضرت فرسو گند
 شکنی کی تھی وہ وہاں قلم ہوئی اور موسوی محمد علی کے لئے تراذ الم ہوئی جلد دوم طبع ہوئی
 میں صحاح ششم سے روایت ہے کہ جب وقت محمد حبیب نے بجانب تبوک توجہ فرمائی ابو موسیٰ
 کہہ اوسکے رفیقوں نے بنا پر طلب سواری کی خدمت محمد بن رواحہ کیا پس اوس نے جا کر کہا کہ یاروں
 نے مجھ کو تیرے پاس بھیجا ہے کہ تواد کو سو اکر سے محمد حبیب نے جواب دیا کہ واللہ معنی قسم اللہ کی
 میں ادا کو سوار نہیں کرتا پس ابو موسیٰ خزیمہ و عکلمین پھر گیا جبکہ اپنے مکان پر پہنچا محمد حبیب
 نے ادا کو پھر بلو کر چہ اونٹ دئے اور فرمایا کہ اپنے باروں کے پاس لیجا ابو موسیٰ نے کہا کہ
 ہر دو اول تو فرم کہ جی کہہ واللہ میں ادا کو سوار نہیں کرتا اور پھر تو نے قسم توڑ ڈالی جو با
 دیا کہ فی الحال خدا تو قسم توڑنے اور کفارہ دینے کے لئے امر کیا فقط جیسے کہ محمد حبیب خود
 مخالفت عہد سو گند کرتے تھے ویسے ہی باروں کو سو گند شکنی و عہد جہنمی کی نصیحت و
 سید کہتے تھے چنانچہ اوش ابن مسعود راہ کی رزق میں تکرار ہوئی اور فبت خط ہار ظہار ایک قسم
 کی قسم ہو کہ شوہر اپنی عورت کے کہے کہ تو میرے حق میں میری ماں کی پشت پر شریعت محمدی
 میں اتنا کہتے ہی عورت شوہر پر حرام ہوتی ہے اور اوسکی فحش میں فحش مام ہوتی ہے اور فحش
 محمد حبیب نے ایک بیت تعینت کی اور اوش بن مسعود کو سو گند شکنی کی تکلیف دی تفصیل میں
 حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ میں مرقوم ہے کہ باہم سامی صولت ہندو صومہ و ہندو مسلم
 اگر جنگا میں ت کی تلاش ہو کہ راز مخوفاش چھوڑا ایک درختاں گوش کسارہ افسانہ رشتہ
 فرازش کہ حضرت فرحان بن خالص غلامی کو یوم کہ فریاضی اور اوس نو مسلم ہو حکایت فرماتا

کوئی خلق نہیں کہ نہ کہ جطرف کثرت دے ہی وادہ ہر ہی اصل دعا ہے اب چاہو چاہتا
کہ مولوی صاحب کا یہ دعویٰ کہ کوئی کوئی محدث زجر و توبیخ ابو عبیدہ کا قائل ہو سزا سیرجا
و لعلیل ہو اگر آپ اپنے دعویٰ میں شیخین تو خدا کو حاضر و ناظر مانگا و ان احادیث کو
داخل کتاب فرمائیں اعدا ہی انکار افکار کے سہرا منظر انظار شیخ و شتاب کر انہیں اگر
خود تھیرا احادیث پر حاضر ہو تو خدمت محدثین میں حاضر ہو کر طلب مداد کرواؤ و حفظ
فظا احادیث یاد کر چوٹی باتیں نہ بناؤ آسان کر لائیں نہ چلاؤ جو ہوش سے کام نہیں لگتا
چاہے کا دامن مہم نہیں چلتا جو ہوش کو پایا رہی نہیں ہو اور مصحاح جو میں سرکار برائے ہی
سختی ہو یہ تیرا سراسر دروغ و بھلا جو ہوش کو کب سے حاصل فریق و حقیقت یہ کہ
احادیث صحیح و غیر صحیح میں مضمون ذکر کہیں مقول نہیں ہر ملکہ کوئی خصوصاً میں ہی ہر محمول
نہیں ہر حد و نشان دیکھے اور بحث و مساحت کا سامان کیجئے اب جگر متعجب ہوتا کہ
در دنگہ جو مسلمانی حق بینی و دوسری بیانی شکی محمد مریم مرتی ہوا و تشریح اسلام
کلمہ تمسیدنا ہی میں نکہا ہو کہ احم کلثوم و خرقہ عقبہ بن ابی سیدہ کہ سے بیگ کہ محمد حبیب
کے پاس آئی عقبہ سے اس کے بھائی بھی اپنی بہن کی طلب میں وارد ہوئے محمد حبیب
نے اس کو بھائیوں کو حوالہ فرمایا اہ یہ آیت سورہ محمد کی وارو کی یا ایہا الذین امنوا
اذا جاءکم المؤمنات مهاجرات فامتننہن ان ۱۱ علم یا ایہن فان علمتھن من سونات فلا
تہرجن الی انکھارن اے لوگوں جو ایمان لائے جو حقیقت آوین تہا ہی باس لمانا
ہجرت کر کے ہیں آؤ نہیں کہ راو بچی اللہ خوب جانتا ہی ایمان راو بچی کو پس اگر جانتہم
او نکھار ان راو ایان پس مت پیہ راو بچی طرف کفار کی فطیہ بان سے بھی ثابت
کہ محمد حبیب اپنے چہ بہ ستقیم نہیں ہو و رانج رسنا خدا سے کریم نہیں اگر کوئی کہو کہ ماہر
حضرت اطاعت الہی میں مصروف تھی اور ہر ایک بات کو بھی دعویٰ پر موقوف تھی چنانچہ
اسکا نام نہیں ہو راو ہر گز جاؤ الزام نہیں تو جواب یہ کہ جو حقیقت عمر نے محمد حبیب کو لٹا را

لو حدیث محمد جس سے خبر دار کیا اور فتنہ خستہ پیدا کر کے قلیب لڑیں اپنی مسرت سے کہتا ہوں
 کے مال پر بقا اور موت کو تو کھڑکھڑاؤ کی زبان ہی کچھ کلام صادر ہوتا اب جو وقت پہنچتا ہے
 کتب مذکور کی بیاقت حاصل کر لیا آپ اپنی ملاقات باطل کر لیا اور کسی سلسلہ عروہ
 کی عبارت بلقظہ فرموسم ہوئی اور عہد شکنی محمد حبیب مغرور میں شام مدوم ہوئی کچھ عبارت
 علاج البنت گوش کیجو اور ترک خوب خر گوش (دول اند) ابو بصیر شل جریج کان سر
 احد یعنی این ابو بصیر افروز زندہ و گرم کنند جنگ ست اگر باشکد سیکد اما دوا عات کند
 مراد و این سخن شعر ست ابو بصیر را بفرار و بشیر ست بانکہ جسے از اہل اسلام کہ مدد ہو
 و منوع اند بعد سے لاحق شوند ہمچین گفتہ اند شریح در بیان معنی این عبارت و ہمین معنی مراد
 خدمت و نصیرا و نصیت بلکہ مراد عجب ست بانکہ عجب و مراد دست اگر کہ نصرت و نصا
 او کہ جو متوان کہ چنانکہ واقع شد متعجب حست اتہی یہاں سے ظاہر ہو کر نکلتا ہوں
 نے یہی تعبیر کی ہو کہ حدیث مذکور میں حضرت ذوالدستائیر ابو بصیر دی ہو طعن و کت
 کا مقام نہیں ہوا اور موقع سرزنش و ملامت نہیں بلکہ یہی ثابت ہو کہ محمد حبیب و مخصوصان کو
 اشارہ کیا کہ ابو بصیر سے ساز کرین اور شل و غارت آغا زراہ تجارت مسدود فرما لیکن اور
 نہاد قریش سے دود و بلائیں پس تاہی مستند کتاب و ماضی ہوا کہ محمد حبیب ذوالپنے قول و
 قرار سے متنبہ ہوڑا اور عہد بیہین کیا ہوا عہد و پیمان توڑا یہی فتح الباری میں جو عہد
 ہی عہدہ انقاری ہیں جو کچھ کہ مختلف ہدیہ و عہد شکنی محمد حبیب میں سخن پروردگی کی تھی اور
 جلد گیری لی تھی بالکل رد ہوئی اور ماندہ عہد و پیمان محمد ہوئی سولوی محمد علی و بعد ہی ہو گیا
 کچھ جو آپس میں دیا اور ارادہ بارت رسالت مآب نہیں کیا صرف یہی تھا کہ بعض
 احادیث سے واضح ہو کہ حضرت ذوالبصیر کو تیغ و زجر فرمایا اور شیخ از ضعیف و کفر فقط
 اس کو تباہ کر کے اکثر احادیث ابو بصیر کی سنائیں میں ہیں اور بعض احادیث ماکہ و اشہار
 میں ہیں عہد شکنی محمد کا کوئی مانع نہیں ہوا اور باوجود اکثر احادیث کو بعض احادیث پر

یہی تعبیر
 حضرت ذوالپنے

کے اٹھنا کا استعمال نہ ہوتا اور حضرت کو قتل و غارت قریش کا خیال نہ ہوتا تو البتہ ناہمی بھی
 فاش ہوتی تو کہیں حبیبؐ یہ کاش ہوتی اگر فرض کیا جاوے کہ ابوبصیر ناہم تھا اور یہ ہم
 کہ حضرت عمرؓ کی عقل پر کیسے تہرہ پڑے کہ اویکے ذہن میں بھی محض حدیث نہ گڑے غلط بات
 حدیث ابو جندل کو بیجا م دیا اور اپنی سر پر حبیبؐ پر کیا الزام لیا بہترین قطب الدین شیخ رضی اللہ عنہ
 سے ملاقات کی کہ غلط طور پر نظر التفات کی **قولہ** ابوبصیرؓ نے انکا تامل بکا بردار کر کے
 و قذافی کی جگہ میں اٹھو عام کریں اور قتل و تاراج عام تو قتل و غارت کے لئے ذہن پر
 ہے اور تحقیق ملتہم ہیں بلکہ خود ہدیۃ الامناسم میں مرقوم ہے کہ وہ مظلوم و مرحوم ہو اگر سب کا
 نام خدا ن وقت میل ہو تو سرگزشت جنگ حدیث و خواری حضرت کی دلیل **قولہ**
 پس میں جی نہیں تھا عبد از طرف النخ بے شبہہ فیض عبد از جانب سالت ملک ہوا و نیز از طرف
 عمر بن الخطاب کہ محمدؐ نے ابوبصیر کو دینے سے بیگا دیا اور قتلہ جگا دیا عمر بن خطاب
 ابو جندل کو بھڑکتا ابوبصیر رو اند کیا اور آتش قتل و غارت کا زنا کیا اگر بھی صاحب دین کا
 عہدہ منظور کرتو ابوبصیر کو جو اگر قریش بالضرور کرتے **قولہ** در فتح الباری و مرقا و در فتح
 وغیرہ این جہی ملاحظہ فرمائیے ملاحظہ فرمائیے اگرچہ حبیبؐ نے قطع پنج اسلام کی اور نذر امناسم دی مگر
 ہنوز کتب ہدایہ سے کسی کی تکذیب ہیں کی اور مسلمانوں کو ابطل توینج و غاسیہ کی تہ
 نہیں دی جبکہ کتب محمدیہ کا اعتبار کیا اور دفتہ العقاد و دفتہ الاحباب کو الیہ صحت
 شمار کیا افسوس ہو عقل و فہم میان محمد علیؐ پر کہ باوجودیکہ کوفہ پر یہ کہ لشکر گذار ہو
 بندہ فرمان بردار مگر اپنی سخن پر داری کے لئے اکثر کتب محمدیہ سے کچھ فراموشی اور اینٹ کی
 خاطر سجدہ داتے ہیں جو کوئی بیجا مسلمان ہو گا ہر ورق کتبہ و پڑے زبان ہو گا و آخر ابا
 و مدارج النبوت و مرقا و ملاحظہ فرمائیے کی ساری تحقیقات غلط ہر نام نہا
 صحیح بخاری میں مرقوم ہے اور در میان ملاحظہ فرمائیے دو زمین و دو قوم کہ خود محمدؐ حبیب
 نے ابوبصیر کو ایسا فرار و غارت کیا اور مصروف آزار و غارت حضرت عمرؓ نے ابو جندل

ترجمہ صحیح ہو کر اگر باشد اور کسی قطعاً حاصل نہ کیا ہو کہ اگر ابو بصیر کے ہولو کوئی مددگار
ہو تا قریب کہ اسلامی شریک مرانی سے سرشار ہوتا قطعاً جس صورت میں کتاب ابو بصیر محمد حبیب کی
ساتھ حاضر تھا تو اس کلام کی کیا احتیاج تھی کہ کوئی اس سے کہو کہ ہمدی طوف جوع
لکھے بلکہ اگر کسی بات کی ضرورت ہوتی تو خود محمد حبیب ابو بصیر کو علیحدہ کر کے بتقدیر یکہ مفہوم
حدیث یہی ہو کہ ابو بصیر سے کوئی کہے کہ محمد حبیب کی کتاب جوع نکلتے تو خود مولف
یہی کہ زبان ثابت ہو گیا کہ محمد حبیب ابو بصیر کا کیا کیا کہ ہمدی پاس و فار کر اور ترک شہر
و یاد اگر ہمدی طوف جوع کر لیا اور مجاہد بن رکوع تو فوراً حوالہ قریش کیا جا دیا گوار
تا یوں از تار ام شیر محمد کی اسی کا نام ہو اور محمد حبیب یہی ہو ہمارا الزام ہے غرض کہ ہمدی
نے مخالفت حدیث اور نکالیا اور منع بیان آتش بد عہدی پر کیا کیا متفقاً حدیث یہی تھا
کہ ابو بصیر کو گرفتار کرنا تو اچھا نہ خویش و تبار فرما تو چونکہ حضرت فی انیسین کیا عہد ہو کر
کیا بلکہ نقص محمد کیا اور چنانچہ میں جہد نہ جاہم از منصب یہ اس تم تو باز ساقی
چنگستی سخت یہ حاد استب عہد دیرین ماہ **قولہ** رسول برین سنی آنکہ این حدیث آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی پیدا ہو کہ محمد کے اختیار میں کوئی کاروبار نہ ہو ہر ایک کام کا قائل
خداے روزگار فرین ہو و متوریکہ محمد حبیب خودی سے وابستہ ہو و نیگوار و نہ ابستی میں
کر بہتہ تو ابو بصیر کی مع کرینگے اور اس کی قدح سے بطرح ڈینگے و بہر حال گفتگو سے ابو بصیر
انفس کی نہیں تھی کہ محمد حبیب اس سے ناخوش ہو کر ابو بصیر کو طاعت کر تو او زریا ز مدت
قولہ پس از حدیث موصوف مع ابو بصیر و انشاع در باب نقص عہد قتل الخ سیاق حدیث
مقتضی اسی بات کا ہو ابو بصیر ہی مفہوم صاحب و مرقات کلمہ ہے کہ حدیث موصوفین ابو بصیر
کی مع ہے اور جرات و شجاعت شریکی شیخ اگر حدیث (ویل اند) میں بطرف جنگے
جہل اشارہ ہو تو او حضرت کو قتل و غارت پیار ہو تا تو کلمات (لو کان مساحداً) ایر
نہر او بدہ و نہر فساد و کرا **قولہ** ابو بصیر جو این شیخ فہیدہ الخ اگر حدیث میں اس میں

اسی مقرب بھی کہ شکر الایمیر و عربی **قول** کہ قریش فیصل جہد نہ ملے البصیر فی
قریش سے کوئی عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ سیوفت خدا کے درمیان نہیں دیا تھا پس وہ
عہد کینہ لیکر تکرار اور طمع مخالفت قول فیصل پر کہ بستر کا کسم پوتی کشکشتن جہد بچھڑا
ہے باقی سبانی جہد کئی محاسب ہے کہ البصیر کو ایسا سے قرار کیا اور ابو جہل وغیرہ کو اور سکا
مددگار **قول** کہ انکافی الواقع اذین حدیث مقصود حضرت ہریر مرید فقط الکلام حدیث
(ویل ان) سے مقصود محمد حبیب بھی تھا کہ البصیر اہل مکہ پاس ہو کر عینہ ہو کر وہ عہد و پیمان کی
کسی نہ ہو کہ انیس کہ محمد حبیب قریش سے جو کہ قول و قرار کیا اول بار ہی برخلاف ایسی ہو گیا
کیا **ع** خوش است گلشن صفت و شکوہاے امید و ملے چہ سو کہ زوہا میں بہار میریزد
اگر حدیث مذکور سے مقصود محمد حبیب فیصل ہو تو خود اتفاقاً و یکے سانے سے البصیر غیر خود نہ ہو تا بلکہ
آگاہی کا مدد سکونزدانی کر اور سپرد فریق ثانی **قول** و ملائکہ حدیث موصوف درج البصیر
شہود فقط یہی علامہ تقریر فقیر اندر ہے کہ حدیث مذکور سے حج البصیر سر بن ہر خلیفہ بھی تھا
تا جہاد و ضمیر ابو جہل بھی اسی طرف راجع ہو اگر حدیث مرقوم بن البصیر کی حج نہ ہوگی رہے
عمر خلیفہ و ابو جہل اصح ہر گئی تعریف البصیر سے انکار کا شگفت ہے عمر خلیفہ کی عقل پر
گرفت ہر شاید کہ باطل خلافت کا تصور ہو اور خالی از شور و بر پرورد ہو کہ **قول** بلکہ
در بیان سرزنش ابو جہل فقط النسخ حدیث (ویل ان) سرزنش البصیر میں نہیں ہے ہر کہ از عقل
و آتش حبیب ہر کی تہذیب میں یقین حدیث مذکور کی تعریف میں ہے کہ البصیر عجب فروزندہ
جنگ ہے اور بیخوف و بیمہ و تشنگ آگ اسکا کہ نئی مددگار ہو کہ کوششی سلسلانی بار ہو کہ افسس
کی گفتگو میں سوا تعریف کے دوسرے ہر گئی نہیں ہو سکتا اور بجز توصیف کے کوئی خیال نہیں
قول و باعث غنہ است خطبہ فقہیہ حدیث سے زیادہ ہو اور مصنف ہر کا طبع زاہد
تقریب ہر کا نام ہو و ہر موت اہتمام ہے **قول** لکن بائد باہ کہے ہو کہ جمع بسوی
لاکندہ فقط ترجمہ اور اطو تقریب ہے اور زیادتی مرکب لیسط الفاظ (اوسکان سلطہ) کلمہ

بہر گئی تعریف البصیر
بہر گئی تعریف البصیر

او کی مدد کے لئے تکلیف دی کہ اگر تم اس کے رفیق ہو گے دیکھا جنت میں غرق ہو گے اب
ہم آپ کی خبر دے رہے ہیں کہ ابون کی اصل عبارت قتل کرتی ہیں اور واضح سا و اہل عدل
و قتل اہل قتل عبارت روئے انہما جس پر باکل آپکا آنکا ہو (ویل ایل) حلیہ کان
احمد حاصل این کلام آنکہ ابو بصیر عجلہ فرزند جنگ مت لکھتے اور الامداد و صاوت
نہایت و این سخن شروع ہو بر فراد ابو بصیر و بشر یا نکا یکہ صحو از اہل اسلام کہ در مکہ محمود مومن
اند باو لاحق شوند چون ابو بصیر یا بن رضوایا و قوف یافت و قوف روی گریز آورده
بان منزل عیسیٰ کہ کنارہ دریایہ و پہنچ جائہ ہستاد و عریا طایفہ از ارباب توحید کہ در
منہج ہمدہ پیغام داد کہ حضرت پیغمبر در شان ابو بصیر فرمودہ چون این خبر گنجش ابو جہل
بہر سہیل بن عمر رسید فرار برقرار اختیار کرد و ابو بصیر یوست و مسلمانان مکیگان یکگان
بخدمت ابوسہارث نمودند تا بہروائے اہل ہشتاد کس از اوج گشتند چون آن مشر
مکرکار و اہل قریش بود انتہا ز فرصت نموده دست بتاراج و غارت قتل قافلہ ہا آورد
انتہی آہستہ قتل عبارت مدح ہر جو کہ برائت حضرت کی مانج ہر چنانچہ گویند کہ اہل یمن
عمر بنی اہل عدل ابو جہل سپید پل بن عمر کہ در حد پیشین آنحضرت مسلمان آمد حضرت او
بہ پیشین سپرد پیغام فرستاد و ہفتہ ابو بصیر اعلام کرد ابو جہل نیز از پردہ گرینہ شہر ابو بصیر آتا
جسے کہ تیرہ سہم رسید انتہی اگر حضرت عمر نے حدیث مذکور سے مع ابو بصیر نہیں سمجھی تھی تو کہو نہ کہ
بہ ظرافت واقع ابو جہل کہ غمزدی تھی پس جو کوئی حدیث (ویل مانہ) کو شعر تعریف ابو بصیر
تیس نکہ یکا قتل دہم حضرت عمر کا بھی پاس نکہ یکا شایہ کہ مولف یہی کسی را میں عمر علیہ
پندہ نہایت نہیں رہے نیز ابو بصیر حدیث کی طاقت نہیں تھی لہٰذا جو اہل اسلام را از مکہ طلب
نکھ ابو بصیر نے کہ کسی کو طلب نہیں کیا اور کسی کو ترکب جنگ خنہ میں بلکہ خود محمد مصاب و لو کہ
کے کسی مدد پہلہ کہانہا سچا حدیث (ویل مانہ) انھوں نے انھوں نے زیادہ کیا تھا علامہ جو حسی
کہ عربین نے انھیں مسلمان نہ کیا تھا ابو بصیر کی طرف سے جو کیا تھا انھوں نے پیغام چھاندر دیا تھا

موصوفت در مدح ابو بصیر بنو بلکہ در بیان سزائش او بود کہ او بحسب فرزند خدای جلالت است
نقذہ است اگر باشد با او کہے بگو کہ رجوع بسوسے مانکنده وسیلہ برین سنی آنکہ این حدیث
آنحضرت با ابو بصیر رفتے فرمودہ بودند کہ او از مشرکان مکہ خلاص شدہ بحضور حضرت شیخی
مرض نمود کہ آنحضرت مرا حالہ مشرکان فرمودند خدا یتعالی مرا از ایشان نجات بخشید الخ
پس از حدیث موصوفت مدح ابو بصیر و اشارہ در باب نقص عقیدت و غارت کردن او
قریش را اصلاً مقصود نبود ابو بصیر خود این سنی فصیح و چمن بگل آوردہ حاصل آنکہ چون عیثا
الہی موصوفت تذلیل قریش بود ابو بصیر بے آنکہ تامل بکامبرد و در قتل و دولت کفار گردید
پس این سنی را نقص عہد از طرف رسالت مآب فہیدن و الزام در اصل وارد کردن محض
خوش فہمی است در فتح الباری و مرقات و مدارج النبوت و غیرہ این سنی ملاحظہ نمائید کہ
در این سنی شکی نہشتہ باشد **جواب** اگر ابو بصیر حدیث مذکور صرف ابنی تعریف
کمان کرمان کو اسطے بھاگنے کا سامان کرنا کیونکہ کوئی اپنی جگہ گوش کر کے مفرود نہیں
ہوتا و اپنے تائیں گرسے بخور نہیں شاید کہ ابو بصیر نے عکس عادت سائر افسان کیا
اور ہذا مدح کو دشمنان کیس ہیں قیاس ابو بصیر خطبہ ثبیر اور کلام حسب ہدیہ پر ربط اصل
مید کہ مدح ابو بصیر میں زبان حضرت گھریا بھی ہوئی اور جناب نبوت سے اس کو تسلیم کر
تعلیم فرما بھی ہوئی پس شک نہی حضرت میں تامل نہیں ہوا و حسب ہدیہ کو فہم و فراست بالکل
نہیں بتقدیر یکایک محمد حسب مخالفت عہد سے انکیا بسید ڈرتو کو کیونکہ ابو بصیر کو یا فرار کر تو
بلا بخوف و اسیر کر تو اور سکا فات بلا تاخیر فرماتے کیونکہ وہ منزلس پاؤں تھا دست حق شاکہ
نقیب بل احوال ہوتا اصنام سے کہ سنائی رہتا جیم و نام **قول** کہ مدح خود فہیدن اگر
غلط فہمی ابو بصیر سے شکایت ہو تو خوش فہمی حضرت عمرؓ کی بدعت غایت ہے و چاہنا بھی مستند
روایت الصنادید مدارج النبوت میں تروم ہو کہ حسبوقت ابو بصیر نے مدینہ سے فرار کیا و حضرت
عمرؓ نے ابو جندل کیس میں کو خبر دلیکیا کہ حضرت ذی ابو بصیر کی تعریف کی ہوا و تم لکھو کہ

معلوم ہوا کہ ابو بصیر نے مولا کیا اور کنارہ دریا پر قرار لیا تو ابوجہل پیسہ پیل کو بیجا
 بھیجا کہ تو گتے گریزندہ مانند تیر ہمارے مہاون و مددگار ابو بصیر ہو کہ حضرت نوادے
 حق میں حدیث عجیب و غریب فرمائی ہو کہ قتل و غارت قریش کی ترکیب گرامی ہو پس
 جسدِ مسلمان کہ قریش کے بیان مجوس تھو اپنے خوشنودن کو فید بکرا ایک ایک ابو بصیر
 سے ملگے قتل و غارت قریش پر پل گئے یہاں تک کہ نشرِ شام جمع ہو کر میں جو کوئی
 قریش میں سے اودھرتا تھا اسکو مار ڈالتے تھے اور اسکا مال و اسباب غارت کر کر
 تے تب قریش نے خدمت محمد حبیبین عرضداشت کی کہ اب تک ہم نے اونکی برداشت
 کی آپ و نکو مدینہ میں طلب کیجئے امدد سے ادب یجو ہم اپنے آدمی کو واپس کرنے
 کی شرط سے دو گزرے آئندہ جو کوئی قریش میں مسلمان ہوگا در اس دامان ہوگا
 ہم اسکو نہ نہیں گھیرینگے اور مدینہ سے نہیں پہنچینگے اسوقت محمد حبیب نے ابو بصیر
 اپنے پاس طلب کیا اور منع از قتل و غارت کیا فقط یہ مضمون صحیح بخاری جو جس پر ہر ایک
 شئی مستعد بان بسیاری ہو اگر اہل اسلام ذرا بھی انصاف کریں گے بدعہدی محمد پیغمبر
 و عرفات کریں گے بقدر یکہ محمد حبیب لفظ عہد و پیمان کرتی تو دوبارہ ابو بصیر کو حوالہ قریش
 بدل و جان کرتی بلکہ اونکے مقتول کا اس سے قصاص لیتو اور سزا قاتل بدست
 خاص دیتے یہاں تا حال ہرگز نفرتی کہ تو ہمارے سامنے سے کا فور ہو اور شہول قتل و غارت
 حتی المقدور ہونی بلکہ چونکہ محمد حبیب نے ذلت سے عہد و پیمان گماڑہاں کیا ابو بصیر کو سپر و تر
 دوبارہ نہیں کیا پس بدعہدی و پیمان شکنی حضرت بن شک نہیں کہ اود مصنف ہوتا انصاف
 و سوط الجبار کو قتل و درایت اندک نہیں **حدیثہ الاصل** ابو بصیر از حدیث
 دہل از شمل حرب کان مع احد مع خود قبیلہ از مدینہ رو بگریز نہادہ بلا تو قتل نہ
 عیسٰی مسیحہ جمہ اہل اسلام را از ملک طلب شدہ از قریش قصص عہد نمود و دوست قتل و غارت
 آذنا کشادہ آنگذاری الواضع ازین حدیث تصور حضرت ہیں مر لود و حالانکہ حدیث

مرتبہ مخیر و مخیرین الخطاب ہیں جو کہ ابوبکر کے بعد خلافت کا ب میں اگرچہ حسب رسول اللہ ہو تو
 اور رسالت پناہ تو اپنے نام کے اور سے وصف رسالت جو نہ کہ ذی اولاد ہی ہاتھ ہی اپنی تحفہ
 کسی غول نہ کہ جو کوئی برحق ہو غیر ہوگا اور نہ کسی سے کیونکہ ڈر ہوگا ہرگز رسالت انکار نہ کرے گا
 دشمنان دین سے زہار نہ ڈریگا اصل آنکہ صلحنا میں جو رسول اللہ اور ابن عبد اللہ کی
 تبدیل ہوئی ہمارے لئے بطلان نبوت محمد کی عمدہ دلیل ہوئی اب ہم ہر مضمون صحیح بخاری لیتے
 ہیں اور مخالفوں کو مذلت و خواری دیتے ہیں جبکہ محمد حسب حلیہ سے مراجعت کر کے مدینہ
 داخل ہو کر اور اپنے کاروبار میں شامل ابوبصیر نامی ایک شخص دین محمدی اختیار کر کے اور مکہ
 سے فرار کر کے محمد حسب کے پاس آیا اور اس کے تفریش نے ابوبصیر کو چھپ لانے کے لئے وہ
 شخص خدمت محمد میں روانہ کئے محمد حسب نے موافق عہد کے ابوبصیر کو لے کر آیا اور ابوبصیر کو
 ہمراہ لیکر رہی مکہ ہوئے اور مقام ذوالحلیفہ میں واسطے تناوہل طعام کے قیام کیا اور
 وقت ابوبصیر نے اون دونوں میں سے ایک شخص سے کہا کہ تیری تلوار بہتر معلوم ہوتی ہے
 ذرا مجھ کو دکھاؤ اس شخص نے اپنی شمشیر غلاف سے باہر نکال کر ابوبصیر کے ہاتھ میں دی اور وہ
 نے فی الحال اس کی گردن میں ماری اور اس کو ہلاک کیا دوسرا شخص یہ حال دیکھ کر بھاگتا
 ہوا مدینہ میں محمد حسب کے پاس گیا اور کہا کہ ابوبصیر نے میرے ہمراہی کو مار ڈالا اتنے ہی آدھو
 عقب ابوبصیر بھی حاضر ہو کر کہنے لگا کہ اس محمد تو نے مجھ کو انکی سپرد کیا مگر حق تعالیٰ نے مجھ کو
 انکے اوپر دست برد ویا محمد حسب نے فرمایا (ویل انہ عمل حرب لرب کان مواعدا) یعنی ابوبصیر
 عجیب غن کر نیوالا لڑائی کا ہو اگر ہو تا ساتھ اس کے کوئی مددگار تو مدد کر تا نقطہ اس حدیث
 سے محمد حسب کی یہی مراد تھی کہ ابوبصیر بیان سے راہ لے اور کہیں صحابہ میں پناہ لاؤ
 جبکہ قوم کہ مکہ میں نظر نہ تھی اور کو کچھ ہی پند تھی کہ اپنے گروں سے جلد تر فرار کریں اور
 خدمت ابوبصیر میں بسر روزگار کریں انھیں جبکہ ابوبصیر نے بغیر کے شہر سے یہ حدیث سن کر
 فی الحال بہاگ گیا سال دریا کی راہ لی جان فاطمہ قریش کی گزر گاہ تھی جس وقت عمر کو

کہا کہ تو نہیں کہتا تھا کہ ہم جلد ایکٹھ اور طواف کرینگے غافل کیسے کا سا پاؤں بان میں دو ٹپک
 خبر دی تھی کہ تو آئیگا اس سال میں میں نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ تحقیق تو آنیوالا ہے اور طواف
 کرنے والا اور سکا پھر کہتے ہیں خلافت پناہ کہ میں ابوبکر کے پاس آیا اور کہا میں نے کدے
 ابوبکر آیا یہ شخص نبی خدا کا نہیں ہے برحق کہا اس کو کہ بان میں ہی ہو مومن متو ابوبکر بیان کر کہ
 راوی کہتا ہے کہ قال عمر فقلت لذلک عما لک یعنی عمر نے کہا کہ میں اس گناہ کے دور کر دے
 لئے مدت تک موسم و ملاء وغیرہ اعمال کرتا رہا فقط یاد ہے کہ یہ متو ایک مدت کو
 بعد کا ہو وقتہ الاحباب میں عرصہ ہوا کہ روزِ عید میرے دل میں امرِ عظیم و عظیم
 کیا پس خدمت حضرت میں میں نے عرض کی کہ آیا تو پیغمبر برحق نہیں ہے جو ابوبکر یا کہ بان میں
 پیغمبر برحق ہوں پھر میں نے التماس کیا کہ آیا ہم حق پر اور ہمارے دشمنانِ ظل نہیں ہیں فرمایا
 کہ تم حق پر ہو اور تمہارے دشمنانِ ظل ہیں پھر میں نے عرضداشت کی کہ تمہارے مردے
 بہشت میں اور دشمنوں کے مردے دوزخ میں نہیں ہیں جواب دیا کہ تمہارے مردے دوزخ
 میں ہیں اور دشمنوں کے مردے فی النار ہیں تب میں نے کہا کہ میں ہم ایسی مذلت و ذاری
 کیونکر پسند کرین اور کیسے صلح پر پسند کرین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میں رسول خداوند
 ہوں اور اس کے حکم حکم سے ناپا ہوں فقط امرِ عظیم سے شک مقصود سورہ منج کی تفسیر
 تعلیمی موجود ہے مثلاً قال عمر ما شکک منہ سلت الا و منہ **ایات** تکفیر
 میں نے تعلیمی کی کہ جب صلح مدینہ ہوئی تھی وہ عمر ہر ایک سے کہتا تھا بنگرا رہے تھو کہ
 باطنی کرنا تھا اظہار ہر میر کی نبوت میں کبھی شک نہیں ایسا ہوا تھا جھکنا تک
 جو کچھ روزِ عید یہ ہوا شک و پڑا اس دن میرے دل میں بڑا شک و یحیٰ ماں صحابہ
 حال ہی عمر بن خطاب کا قال ہے پھر وہ سب کو قاصد پر موقوف رفتہ الاحباب کہتا ہے کہ کی گفتم
 وہ کہ از دوسرے شیطان و کید نفس کہ در ان مذہب خاطر گزشتہ بود استخارہ سکینم و
 بحال صوم و ملاء و اعتنائی تو صدقات و صلح میجویم تاکہ کفارہ آن جرات من کرد و فقط

آنگہ از حدیبیہ کوچی فروش اصرار کرتے ہوئے محمد حبیب اختیار کر لیتے علی تحریر کرتا تھا اور اس وقت
 حکم بشیروہ قذیر اس آئینہ کی سہیل کا بیٹا ابو جندل مشلمان ہو کر محمد یون کی پناہ دین آیا سہیل
 بولا شرط کی موافق ہمارا آدمی واپس کوچی محمد حبیب ڈکھا کہ ابھی ہم تحریر صلح نامہ سے فارغ نہیں ہوئے
 ہیں اس واسطے ابو جندل کو نہیں دیکھو سہیل بولا کہ ہم صلح ہی نہیں کرتے محمد حبیب ڈکھا کہ ہم ابو جندل
 کو حوالہ تمہا سے کرتے ہیں مگر تم اس کو سوزنا نہ دینا پس محمد حبیب نے ابو جندل کو سہیل کو سپرد کیا سہیل
 نے لکڑی لیکر اس کو اس قدر مار دیا کہ لکڑی کے ٹکڑے مارا آئی من ہوئے محمد حبیب نے صلح نامہ
 فروش کے ہاتھ دیا اور آپ مدینہ کا رستہ پادوک کے ساتھ دیا پھر یمنون سورہ فتح صحیح بخاری
 جو مسلمانوں کے یہاں جنگی نظمیں بھاری جواب ہم خدمتِ مخالفین میں اتنا مس کرتی ہیں کہ وہ
 حق بات کا پاس کرتی ہیں کہ اگر محمد حبیب پیغمبر باری ہو تو اور سختی رشتگاری تو دشمنوں کو سنو
 انہا غلطی طرح نیکو تو اور مذلت و خواری کو ساتھ صلح نہ کرو اصحاب بھی اونچی مذلت خواری کو
 مقرر تھے جو کہ تا ئید اسلام پر مصر تھے چنانچہ عمر فاروق نے روز حدیبیہ نبوت حضرت سے الگ
 کیا بعد ازاں اس کی مذمت میں مدت تک ستھان کیا پھر صحیح بخاری میں یہ ہے اہل بیت
 ابن الخطابیہ بنی اللہ فقلت استنبی اللہ قال بلی قلت استنبی علی الحق وعدونا
 علی اہل بل قال بلی قلت فلم علی الذین فی دیننا اذن قال انی رسول اللہ و استنبی
 ہو ناصر ی قلت کویں محمد ثنا سنائی البیت و نطوف بہ قال بلی فاجز تک انکنا تہ نام
 قلت لا قال فانک بایہ و نطوف بہ قال فایت باکر فقلت ای ہذا بنی اللہ فقال
 بلی جہل انک حضرت عمر فرما تو ہیں کہ جس وقت صلح نامہ مرتب ہوا میں آیا پیغمبر خدا کے پاس
 اور کہا میں نے کہ یا رسول اللہ کیا تو نہیں کہ بنی خدا کا سچا کچھ پیغمبر خدا نے کہ میں نے کہا
 کیا ہم حق نہیں ہیں اور میں سہل کا بل یہ کہا کہ ان ہم حق ہیں اور میں مل پر
 میں نے کہا کہ پھر کہیوں کہ ہوں کہ ہمارے دین میں راہ دیتا ہے کہ پیغمبر خدا نے کہ میں مل
 ہوں اور سکا اور میں ہوں کہ انسانی کروں میں اس کی اور وہ دو گارہ میرا میں

اور قاضی ہندی بن عرق اوٹیل میں ہوا اگر قاضی وہ وقت کی رعایت چوکی مسلمانوں کو
 اور اطراف و تفریط کی شکایت ہوگی لہذا عبارت روحان گنگو کر فیہین اور آیات و روایات
 کی اردو سال ششم ہجری میں محمد حبیب کی تہو مسلمانان احمد بیک جمع کرنے کے ارادہ پر
 بطرف کراچی ہوئے و قش اطراف و جانبے تشکر مع کر کے کمرے بام آئے تاکہ
 محمد حبیب کو حج کرنے سے منع کریں لہذا محمد حبیب فی حدیث میں نزول کیا کچھ عین تک مصلحت
 کی معرفت فیما بین گنگو رہی آخر الامرات ساریہ قلا پائی کا اس برس محمد حبیب زیارت
 کنبرا کریں اور جب کہ قش میں مسلمان ہو کر محمد کے پاس جاؤ محمد اس کو فدا کر
 کوئی مسلمان خدمت قش میں حاضر ہو کر ان کا دین قبول کرے تو قش اس کو مسلمانوں کے
 حوالہ کریں پس محمد حبیب نے اوش بن خولہ انصاری کو منتخب کیا اور وسطی تحریر صلح نامہ کو
 ملک ہیل بن عمرو قشیشی بولا کہ اے محمد کتابت صلح نامہ بہت علی یا فہتان یا ہیو بنابرین
 محمد حبیب نے علی سے کہا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہیل ذہا کہ ہم رحمان کو نہیں جانتے
 کہ کون ہو لکھ (بسم اللہ) جیسے کہ پہلے اس کو کہتا تھا مسلمانوں نے فرمایا کیا کہ ہم کو
 (بسم اللہ الرحمن الرحیم) کے کچھ نہیں لکھیں گے تب محمد حبیب نے فرمایا کہ او علی لکھو (بسم
 اللہ) علی نے سو فی حکم محمد حبیب کو (بسم اللہ) ہم حوالہ قلم کیا بعد ازیں محمد حبیب نے فرمایا
 کہ اے علی لکھ ہذا قضی علیہ محمد رسول اللہ اور علی نے یہ فقرہ ثبت کیا ہیل بولا کہ ہم تیری
 رسالت پر اعتراض نہیں کرتے مگر ہم جانتے کہ تو رسول خدا ہو تو ہرگز ہیکو زیارت کعبہ سے
 باز نہیں کرتے تو لہذا اے علی محمد بن عبد اللہ لکھ تب محمد حبیب نے فرمایا کہ میں تو رسول اللہ ہوں
 مگر تم مجھ کو رسول نہیں مانتے پس علی نے فخر رسول اللہ محو کر اور بجائے اس کو ابن عبد اللہ لکھ
 و سوقت علی نے کہا و اللہ میں وصف رسالت ملک نکرو نگا محمد حبیب نے علی کے ہاتھ سے
 کاغذ چھین لیا اور فخر رسول اللہ اپنے نام کے آگے سے بدست مبارک کا لکھ دیا اور
 اس کی جگہ بن عبد اللہ رقم کیا پھر علی سے کہا کہ تجھ کو بھی ایسے کام کی احتیاج پڑے گی غرض

اعتراض یہ بھی تھا کہ محمد حبیب نے فیہ بن سہود کو اجازت دینے ہی ورنہ غلو کی فراموشی اور
 اس کو تسلیم سے مکاری و حیل جوئی کرائی جس مذہب کی تعلیمات کو اول و دوم غلو کی ہے اور
 میں کون ہی غلو کی ہے غرض کہ سید صاحب کی پہلائی نہیں ہو اور کوئی تالیف رعنا الہی نہیں ہے چند
 مؤلف ہدیہ گفتگو کو دراز کی اور وہ اس طرح ہیں حضرت محمد کو شہادت و شہادہ آغاز مگر ہمارے اعتراض
 کا جواب آپس میں دیا اور دے مسلمان پر خصا بن کیا اگر دعا حضرت شجاء ہوتی تو کس طرح
 مسلمان اس قدر خراب ہوتی محمد صاحب صحابہ کو رخصت خدع و دروغ و غیروہی شریعت
 میں کر دے فریب کو فروغ دیتے جبکہ محمد صاحب نے فیہ بن سہود کو دروغ گوئی و حیل جوئی کی تعلیم
 دی اور صاحب ہدیہ نے پہلی گفتگو تسلیم کی تو سارا تفسیر مافیہ ماہی و مادی سہود و علیہ رانی ہوا
 مولوی محمد علی کو ذکر و فریب کو مردان ہر دو آزما کو کلمات میں کشادگی یا سہی جوابات
 سہود البوا کیا جبکہ حضرت شیطانی کمال مسلمان ہی تو لاریب عیب نہائی حال مسلمان
 ہے کیونکہ جتنا در ایمانی ہے سب کی بنیاد فریب ہی و دروغ بیانی ہے اگر خدع و دروغ
 کمال مل دین ہے تو کسے حق میں آیت (نعتہ علیہ السلام) ہے باقین مولوی صاحب کو
 دل میں خیال خام سما یا اور آفتاب اسلام بلبام آیا جس وقت مسلمان اس تحقیقات پر نظر
 افکات ڈالیں گے کیا ختم نہ ہوئے یہ کلمات نکالیں گے کہ سو سو ہی جی و ایمان کا ہمارا
 میں تہو میں اور شب و روز فکر و مبادی میں سیر و ہمارا کلامی کرتی ہیں اور غاش خطہ
 نصیحتی قرآن و حدیث پر نظر نہیں ہے اور اسودنی سے خبر نہیں ۷۱۵ مالم کہ کامرانی
 دین پروردگار کے اور دشمن گم ست کرار میری کند و چہ ازین مولوی جی تو کل شہوت ہا
 کہ بیان کیا ہے اور تیری کرشن پریشان کیا ہے چونکہ او کو مکر و تدبیر محمد سے ثابت نہیں
 ہے اس لیے کہ بدو مناسبت نہیں لہذا ہم اس کی نسبت پہان گفتگو نہیں کرتے اور بطور
 بلکہ مولوی جی رہیں مقصود جناب اس سے یہ بھی ہے کہ میان محمد علی کی بلند ہود و اور درکار
 احق و خدو ماب ذکر نہ کیا جاتا ہے اور یہاں نبردلی و باہمی محمد صاحب عبارت لیس ہے

سماع پر صلہ انعام چاہا اس کو معلوم ہوا کہ تائیدات الہی فی الحال نہیں تھی اور ہر
 بہت و اقبال نہیں جس شخص کے عنایت ایزدی شامل ہوگی اور سو کہ مدد و نصرت
 کامل ہوگی **قولہ** کہ ہمیشہ ملنا بہار را مژدہ اولی ہریت تمام ہو و فقط و کثر
 ہمیشہ نہیں تھا و زیادہ از وہ ہزار نہیں مولف ہدیر کہ دل ہزار کو ہمیشہ جانتا ہو قطرات چند
 بحر غار ماننا ہو خدا و سو تمیز کم و زیادہ عنایت کرے اور اس کی راہ میں چراغ ہدایت
 و ہرے ہریت ہر جگہ سیو پین ہوا و ہمیشہ نامروی میں محسوب پین مرد نہر دید و گرم
 و سرد چشمہ گاہے قدم بیدان کا زار و ہر تاسی و گاہے فرار اختیار کرتا ہو ہر چیز اپنی ہی
 جگہ پر چننا ہو کہیں آشتی کہیں دعا ہو ایکو ہی یا د ہو گا کہ روز احد جملہ صحابہ قریش کو مناخ
 سے کافر ہوئے اور بھگوڑے مشہور ہوئے **قولہ** او کا قتل عمرو بن عبدود الخ روز غزا
 میں علانیہ مرقوم ہو کہ علیؑ نے ملکہ و غلے سے قتل عمرو بن عبدود کیا اور برعکس حالت فرستاد
 بھیج دیا اول علیؑ و عمرو کے درمیان بھیجی قول و قرار ہوا کہ تن تنہا صف آرائی کریں
 اور ہر ہمتا و ہر کرکڑائی و دونوں کے کوئی مددگار نہ لائے تنہا رہنا اور ہر ہمتا نہ لائی جبکہ دیر تک
 کسی کو فتح نصیب ہوئی تو علیؑ نے کہا کہ سہا سے تمہارے درمیان مقرر نہیں ہوا کہ کوئی طریقہ
 سے مدد کرے عمرو نے کہا کیا ہو علیؑ نے بلاء مکر و خدع جواب دیا کہ دیکھتیرا بھائی عقیل
 سے مدد کے لئے آتا ہو عمروؓ نے علیؑ کے فریب میں آکر باز پس نگاہ کی علیؑ نے قابو پا کر قطع
 ران عمروؓ کا گاہ کی اور موقت عمروؓ نے کہا کہ اسے علیؑ تو نے میرے ساتھ دعا کی علیؑ جواب دیا
 کہ اللہ ب خدع عقیدہ پیغمبر ہے اور بھگوڑے سے انہی کو مضمون روضۃ الصفا پر
 مولف ہر جگہ کفایت کرتا ہو کسی کو مکر و خدع سے قتل کر یا مردا ہوگی نہیں ہر بجز حرکت
 کسی دعا ہوگی نہیں یا شیوہ نام ہو اور منافی قوا عد نہ ہو **قولہ** پہلے حضرت دست
 پناہی و کثرت دعا و الخ اگر دعا پیغمبر کا رہتی تو غیر مکر و دعا کے صورت فتح و غلبہ ہوتی
 چونکہ دعا حضرت سجادؑ پر ہوئی بلا و کوئی نسیم بن سو کے مسلمان فی فتحیا نہیں ہوئی

انبیاء و ائمہ کرام علیہم السلام نے یہ فرمایا کہ جو شخص قریش سے
 غیر مسلم ہو وہ مسلمان نہیں ہے اور جو مسلمان ہو وہ قریش سے نہیں ہے
 سیرین مرقوم ہے کہ بعد از حق تعالیٰ ہزار گز مسلمان تھا اور وٹل ہزار انبندہ قریش و بنی ذبیہ
 و غطفان تھا چنانچہ اس ہزار کو بھی پیشہ کیا گیا ہے اور انکے کو بیاہرہ دیوانہ ہوا چنانچہ
 از قریش و دیگر قبیلہ ہر ایک کا شمار ملا طلب الدین پر کیا گیا کہ تیرے میں اور اس کی بلند می نہایت پر
 ماہ و اہل ہنر طبع زادہ حلالہ کو لکھن کو اور راحت افزا سے مل اندرین **قولہ** متوجہ
 بدینہ خدند الخ یہاں سے ظاہر ہے کہ قریش و یہود وغیرہ مسلمانوں سے علانیہ لڑا کرتے تھے
 اور گنہگار تھے شجاعت پر گنہگار تھے مگر یہی بڑے تھے محمدی لوگ اور جو مسلمان مکر و فریب کی
 تھے اور پلاس رسوائی سے مجذوبہ و بزدلی کی نہایت و زب **قولہ** زمین غم بہتہ بود
 الخ اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قریش و یہود بھی غم خیز تھے کہ میدان میں مجاہد
 تلوار سے دار کرین اور فلہ رسو عار جب تک کہ میں دم نہ ہو میدان میں قدم نہ ہر خوش
 اقر با کا کچھ خیال نہیں تھا زندگی کی خواہش مرنے کا حال نہیں تھا **قولہ** و شکاک شکر
 اسلام ماہیات الخ اس قول سے یہ ہوا کہ کہ بے بنامہ دی و بزدلی کے مسلمانوں پر خوف
 قریش مال تیا اور و ہشت کو مارے ہر ایک کا تھی مال تیا جب قدر سوار و پیادہ ہر بھاگنے لگا وہ
 تھے مولوی محمد علی و ثبوت موافقی و شجاعت صحابہ میں جو کچھ لڑائی کی تھی اور جب قدر واد
 دروغ بیانی دی تھی اس کے امام حسب ہدیۃ الامنامہ فی بالکل باطل کی اور قدر مسلمانانی بلا
 تامل نازل کی **قولہ** لیکن عنایات الہی و انبیات نامتناہی شامحال ہل اسلام بود
 فقط اگر عنایات الہی شامحال ہل اسلام ہوتی اور شراب کامرانی و جام ہوتی تو ضرورتاً
 مکر و فریب نہ ہوتی کوئی تدبیر نہ ہوتی صورت صبر و شکیب نہ ہوتی کسی سے احتمال خوف و بیم
 نہ ہوتا کوئی کام غیر رضا و تسلیم نہ ہوتا تمام قریش و یہود اطاعت اسلام کو بلکہ قید و کسر علی
 حاضر ہو کر اسلام کرتے جو نہ کہ محمد حسب فی ترویج اسلام میں مکر و فریب کا کام لیا اور بعضی

آہا زکیا ہر کہ ہم قریش و عطفان کے چند جیسوں کو پلڑا تیرے پاس لاؤ ہیں تاکہ تو ان کو
 چاک کرے اور ہم سے راہی ہو جو پس غلامین وہی عہد پیکا کہ سابق تھا محمدؐ اس پینا
 کے جواب میں کہا کہ جو موت تم پر کام کرے گی میں ہی عہد دیکھ سے نہیں ہر وہنگا بافضل
 بنی قریظہ اس فکر میں ہیں کہ قریش و عطفان سے چند شخص کو گرفتار کر کے محمدؐ کے حوالہ
 کریں ورنہ صورت اگر بنی قریظہ تم میں کو کسیکہ بلائیں تو ہرگز نہا میری صدق مخالف ہو
 وسیلہ یہ کہ جو موت تم بنی قریظہ سے استعانت طلب کرے گا وہی تمہارے سرکاریوں کو
 بلائیں گے نیم قریش پر یہاں فسون چوندک کہ عطفان کے لشکر میں گیا اور جو کہہ کہ قریش
 سے کہا تھا ان سے بھی وہی کہا عرض تم نے بظاہر نرم نعم باتیں بنائیں اور در بلان
 و دشمنی کی گہا تین لگائیں **س** سنگین لست ہر کہ بظاہر ملایم ست و پنهان درون
 پتہ نگر پتہ دانہ راہ اقبال عبات ہدیہ الامسام کہ جکا غلطی پر آغا زو انجمام ہے
مدتہ الاصلنام قبایل بنی قریظہ و عطفان و قریش بکثرت و انبوه زاید از حد شمار
 بانفاق عہد و پیمان قسم کردہ بر اقل و استیصال حضرت توحید مدینہ نشدند و ہمیں غم
 بستہ بودند کہ تاحیات شان قیامت دست از مقابلہ اہل اسلام باز نہارند و در راہ
 فرار و گریز قدم نہایند و صفحہ لشکر اسلام با مہابت شان خارج از حد بیان غالب
 شد کہین عنایات نامتناہی و مائیدات الہی شامل اہل اسلام بعد گھاڑی شمارا ہنہار
 راحۃ بعد اولی ہر بیت تمام روداد چہ اولاً بعد قتل شدن عمرو بن عبدودہ کا فو کہ رستم
 جو ہار دست حضرت علیؑ ہر مدگر پڑنا و نہ ٹانہا بعد از انکہ اتفاق کردہ مراجعت نمودہ و بخند
 خند قی رسیدہ و اذ قتال و جدال و اوند توحید حضرت رسالت پناہی و بکشت و عالج
 بجانب الہی از زمرہ ہمان کفار نیمین سمو خارج شد و انضیاد نمودہ بر آغوش آہنگا
کہ یہ جواب در منع ہر اکاکیا شکاکہ ہر اسکے ہائے شہرت سبیل انسانی ہو
 یہاں کہ شملہ ان کے کہ سبیل میں مشامیدہ ہوا و ہر اس میں دین ہی **س** کہ تاہند

ہے کہ روزِ قیامت میں نبی خود سے محمدؐ سے کہا کہ ابھی تک جو ہم سے اسلام و جہاد پڑا
 ہے میں فریم کا فریب و گوسا تو کر سکتا ہوں اب جو کچھ اپنا مشاد و مودہ و جلاؤں محمدؐ سے
 نے فرمایا یا الحرب خدقہ یعنی لڑائی دیکھا دینا ہے لہذا جملہ ہوس کو مٹا دینا چاہیے تفرقہ
 ڈال اور اونکی جمعیت برہم مار دینا کہ نبیؐ نے کہا ملے اس میں یعنی تیرا حکم جبر و جہاد
 قماروں پر نبیؐ مملو ہے وہ بنی قریظہ کے پاس گیا اور اون سے کہا کہ تم خود جانتے ہو کہ میں
 ہمیشہ تمہارا یار و مددگار ہوں اور خون فی جوابد یا کہ ہم خوفِ حق میں کہ تو ہمارا دوستدار و
 ہمسار ہے جو کچھ کہے وہ کرین تب نبیؐ فریٹ ہی دھڑکری شروع کر کے بولا کہ قریش و غطفان
 محمدؐ سے اسوہ طرہ و عبادت کر رہے ہیں کہ بر تقدیر فتح ناموری حاصل کریں کہ ہم نے دینہ کی غریب کی
 اور محمدؐ کو ہزیمت دی پس تمہارے لئے نہ ناموری ہوگی نہ صورت بہتری و صورت شکست پہنچ
 اپنے ملک کی راہ میں گواہ و شہید یہاں ہی چہوڑ دینا جو پھر تم سے محمدؐ کا مقابلہ نہ ہو سکے گا اور
 محمدؐ بلا شک تمہاری دشمنی پر کربانہ ہے گا بنی قریظہ نبیؐ کے فریب میں آکر کہنے لگے کہ اب کیا
 کرنا چاہیو اس نے جواب دیا کہ اب بھوہی لاتی ہو کہ قریش و غطفان کو پاس پیغام بھیج دو کہ اگر
 ہم سے مدد دیتے ہو تو اپنے سرداروں میں سے چند آدمی ہمارے نزدیک روانہ کروا کہ ہم کو خبر
 ہووے کہ تم محمدؐ کی ہم تمام کئے بغیر نہ بچو گے اگر تم کو اس بات سے انکار ہو تو ہم ہی تمہارے
 شریک ہیں کہ کل کو تم اپنے گھر جا بیٹھو اور محنت و محنت ہم چہوڑ دو سوقت ہو کہ مقابلہ محمدؐ کی
 بیعت نہ ہوگی جنگ و جدل کی طاقت نہ ہوگی القصد بنی قریظہ نبیؐ کے فریب میں آکر بولے کہ چہوڑ
 نبیؐ کہتا ہے حق ہو جیکہ نبیؐ نے جانا کہ اس کا فریب کا اگر آیا تو مان سے اٹھ کر نہ کر قریش
 میں گیا اور ابو سفیان و عمرو سے خلوت میں کہنے لگا کہ تم کو سلام ہو کہ میں دایا تمہارا خواہ
 ہوں دشمنی محمدؐ سے پیشہ نہاؤ قریش نے جوابدیا کہ تیری بات میں کلام نہیں ہے پس نبیؐ کو کہا
 کہ میں اسوہ طرہ آیا ہوں کہ تم کو کچھ نصیحت کروں مگر نہ ملے کسی سو نکوہ و ہونہ کی کہا ایسا ہی
 ہو گا کہ نبیؐ فقرہ غازی کہہ کر بولا کہ بنی قریظہ نے محمدؐ سے ساز کیا ہو اس کے پاس پیغام بھیجنا

جسے قتل کے لئے عمر بن عدی صرف کو حین کیا وہ موافق ارشاد حضرت کے ہنگام شب
 عصا آکر گیا دیکھا کہ اس کے گرد گداکان خرد سال ہو اور ان میں سے ایک دو دو چنبا
 تھا عمر بن عدی نے اس شیر خوار لڑکے کو ایک کدے کے عصا کے سینہ پر نشہ تیز کچی طعن پر کہ
 اہ کی پشت سے باہر نکل عصا کا کام تمام ہوا اور بیک محمد حبیب کا مال حرام ہو گیا
 رات وہاں سے چلا جبکہ یہ بین آیا محمد حبیب نے دریافت کیا کہ دختر مروان کو تو قتل کیا
 جواب دیا کہ ان میں غمناک کرکے اپنے قتل کے حشر میں ان پر عینت راکھنا ہے
 خواہ وہ دیر سے تنگ رہے ہوں گے اور کہو کان ما ورنہ کتاب ہوتا قتل ما ورنہ سبھی ہر
 محمد حبیب نے زید بن حارثہ کو باپ اور ام عمری کی طرف واسطے قتل کرنے وہاں کی ملک کو دیکھ کے
 جس کا لقب ام فرقا اور نام غلط تھا اور یہ بین زید فرارید کی دختر تھی روان کیا وہ عورت
 بہت بڑی تھی زید بن حارثہ نے کمال بوجھ کے ساتھ اس کو گردن مارا اور دو نوں
 ہاتھوں میں رسی باندھ کر اس رسی کو دو شتر کے درمیان باندھ پائیں شتر وہ کو نیزہ قرار
 کیا یہاں تک کہ وہ پھرن پارہ پارہ ہوئی جبکہ زید بن حارثہ نے وارہ مدینہ ہو کر محمد حبیب
 کے دروازہ پر آواز دی دیکھتے باہر نکلے وہ عینک برہنہ تھے پس زید بن حارثہ کو
 بل گئے ہوئے اور یہی غلط یہ وہ تین صاحب شیخ بھلا ہی دروغ لا احباب مایع البتہ
 انھوں نے کالی گئی ہیں امداد اعلان جنا کاری ہو سکا رسی محمد حبیب کے پر تالی گئے ہیں
 کہ حضرت نے اکثر لوگوں کا کہہ دیا ہے حق کیا اور کو شاہ عدل سلی ستم کو گناہ کیا
 سلام نہیں کہ مسلمان اور کفر کو جہاد اور غداروں کو مٹا جانتے ہیں اور کس صاحب
 اعجاز ناتو ہیں جیسے کہ محمد حبیب یاروں کی بجا زت کرو و عادی تے ہو ویسے ہی وہ طور و نگاہی
 و جلا جوئی کے معناد تے تھے مثلاً جرمت بنی قریظہ و غطفان و قریظہ و غیرہ نوذینہ گیر یا
 اوسلما لون کا تہنہ لائی ہے پہر دیا محمد حبیب نے ایک مسلمان کو دروغ گوئی و جلا جوئی تہنہ
 لی اور رخصت ہو گئی بسو خفا عین ہی چنانچہ مفتاح الاحباب مایع البتہ و غیر عین کہا

حالت فرعون کو تکیہ دنیا میں مسکن آراہم نہیں کر حیرت کے ساتھ ہمیں نصیف جانی
 و غلبت المہندہ فیہی جناب علی بن اثبات دعا و مکر کیا اور جوابیہ آیت الہام پر
 کیا ہے اب مولوی محمد علی کرمند و سکنا ہم بہت کہتے ہیں مافقی و محمد کا نام عسکری علیہ السلام
 آخرین برین بہت مردانہ عبداللہ کہ اول دست انجان خود بہ ہشت روز مرہ اعدا جا گرفت و
 نیندیشید کہ اگر اعدا بر راز سے مطلع شوند اور ایک ہند چون در ابتدا خود امر راز و مہجرت کا
 بیناخت لاجرم و انتہا بتائید حق تعالیٰ بر مراد خود دست یافت **جواب** اگر اسی پر بہت
 مردانہ تلاش لیا راز موقوف ہو تو ہر ایک روز و دو لقب زن بصفت بہت جو انمردی و مہجرت
 ہے کہ بجائے بیگانہ بوقت نیم شب تا کو اور برفوف و خطر لقب لگا تا ہو یا مہجرت کا نام ہے
 ساری عسرت و آبرو واسطے نان کے کہوتا ہے کہ اگر اہل خانہ بیدار ہو دیں اور او کو راز سے
 خبردار تو اس قدر پاپوش مارین کہ زمین پر پیروش مارین اگر گرفتار کرین اور جو الٹھانہ و تاجور
 رہے اور آسائش زندگی سے مایوس دست از جان بستان قابل و ہر مہجرت کا وہ دانی
 سے مجید ہو مولوی جی سے دونہیں کہ اگر او کو عقل و شعور نہیں جس وقت کہ وہ اپنی قابلیت
 کی ادعا کرتے ہیں لاجرم محمد علی کی طرح مکر و ذکا کرتے ہیں دست از جان برداشتن سزا
 رد ہو اور دست از جان شستن زبان زد وہ ہے مولوی جس کی بات کا اعتبار نہیں کہ کر ہو گو
 واقف اسرار نہیں **۵** نگوئی سے نہ انسان واقف اسرار ہو بلکہ تصویر یک باطل
 کل کلزار ہو **۶** قول چون در ابتدا مردانہ و مہجرت ہلاک بیناخت الخ روز و دو لقب زن
 بھی اول اپنے لئے مہجرت ہلاک میں ڈالتا ہو اور اپنی بیباکی و مردانگی کا غلغلہ کہنے ہلاک ہلاک
 میں ڈالتا ہو اور اکثر اوقات اپنی مراد پاتا ہو اور مدینہ شعلی سے دولت آباد جاتا ہو پس وہ
 بھی کہتا ہے کہ تائید حق تعالیٰ شامل ہوئی اور ماہی مراد و اہل بل ہوئی اگر فعل عبداللہ
 راستی ہو تو شعی سے دونہیں کہ تو چور کا بھی قصور نہیں کہ کہ معاملہ دولوں کا واحد ہو یا نہ تھا
 گواہ و شاہد ہو مہجرت کی دوسری سال محمد صاحب نے فرید بن خلیجی ہوئی کی زور و مہجرت

رنج بہکے کہتے ہو کہ قتل و کشتی محمد وحی پر اور موافق سنی ہے ایسی تو ثابت ہوا کہ صحابہ بھی اس
 وقت ہوئے اور ان کو قاتل بمنزلہ ملک الموت ہوئے خدا کو ان کا زندہ رہنا منظور نہیں تھا اور
 سفیان بن خالد کا قصہ مزین شاید کہ جبریل نے امانت میں خیانت کی ہو وہی اور محمد حبیب
 کو غلط خزانہ دے سوراہا نہ دی ہو کہ وہیں لاجرم جبریل کو مسلمانوں کا کاٹ منظور تھا اور
 وہ پادریوں کا لاٹ ضرور تھا **ق** ہر آنکہ اگر فی گتہی بکین اور بغاستہ بغیر مصلحت شری
 گنا یا مہ **ق** کہ اوہ ہونے لگیں کو ہلاک کیا الخ یہ تہ الامنا میں روشتہ انصاف منظور ہو کہ
 سفیان نے صحابہ محمد سے میدان میں جنگ کی اور ایک ایک کی عقل و نگ کی صحابہ محمد کو ہی
 داد و لیری دی اور قراوقی دشمنوں کی پیری کی مگر چونکہ لشکر سفیان افزون تھا اور بغت
 سید و طالع ہا یوں قدرت خدا سے ایسی تعریب ہوئی کہ فتح نصیب ہوئی چھ حضوں روشتہ
 ہے چہرہ مستہ چہرہ کاہرہ ہستہ پشیل سفیان و عبداللہ بن اسیر میں فرق آسمان ویز
 ہے اور بعد عرب و عین کہ سفیان نے میدان جنگ میں قتل سلمان کیا اور عبداللہ بن اسیر
 نے مکہ و حبیبہ خون سفیان مدعا یکدہ و مخو تہا اور ما نہ دست شراب تھا **ق** کہ سفیان
 نے اس پر ہی صبر و فکر کے الخ تیار ہی سپاہ و ہرین ہو کون اپنی فتح و نصرت چھڑھین ہو کہ
 محمد حبیب بھی تیاری نہ کر کے تے اور روشتہ شمشیر و سپرہ سیوہیر تھا اور ہرگز بدی کے ساتھ
 مشوہ بن اللہ کیو مکہ و حبیبہ مارنا گناہ ہو خلافت طریقت سا لکان راہ ہو جیسا کہ
 محمد حبیب نے عبداللہ بن اسیر کو مکہ و خدع کے ساتھ مطون کر لیا اور سو تو ہوئے سفیان
 کا اوہیکے ہاتھ خون کر لیا اگر سفیان میدان جنگ میں عبداللہ بن اسیر کو ہاتھ سے مارا
 جاتا تو ذرہ محمد سے مکہ و خدع سا را جاتا کوئی اقراض حضرت پر عاید نہ ہوتا اور بطلان شل
 محمد شاید ہوتا **ق** کہ میں محمد حبیب نے موافق قاعدن الحرب خدع الخ لاجرم حرب جہا
 ہے چہرہ سلام کی بنیاد ہو جبکہ جہاد عین مکہ و خدع ہو تو کیونکہ مطیع طبع ہو لا بد ایسا فعل
 عبادت نہیں ہو کوئی امر ہو کہ عبادت نہیں جس مذہب میں کہ عبادت مکہ و خدع ہو ہر ہم

کی استقامت بجا لائے اور سیدھا مال محمد بن جوہر جو تھکھلاؤن اختیار آ کر عبد اللہ
 حسب ہدایت محمد حبیب مکر و تزییر کے کے خاسان سفیان بن داغل ہو اور خوف خدا کو
 داخل جیکہ بوقت نیم شب صحابہ سفیان تفرق ہوئے عبد اللہ شہیر بربر کے کے اسکے سر
 آیا اور نیشہ اسکا سر کاٹ کر مدینہ میں رو کر محمد رکبہ یا محمد حبیب اس کو دیکھ کر بد
 غایت مسرور ہوئے نے گرا دیا تب ہمیں خود ہوئے فقط جو کہہ کہ مولف ہدیۃ الاصنام
 نے اس رشتہ کی نسبت گفتگو کی ہے ملاحظہ اسکا بزبان اردو دیکھ ہی ہو کہ اول سفیان نے
 کثات شخص کو مکہ فریب تعلیم کر کے بطرف مدینہ بھیجا اور ہونے حضور محمد بن حاضر ہو کر
 اقرار اسلام کیا اور گفتار و روض انجام کہ ہم خدمت جناب بن سلمان آئے ہیں اور ہوا
 ہمارے بہت لوگ قوم کے ایمان لائے ہیں چند اصحاب ہمارے کچھ کہیں تاکہ مردمان قوم
 تعلیم قرآن و احکام شیخ فایز ہو دیں پس محمد حبیب فرمایا میں سے دس شخص او کو ساتھ
 لئے انھوں نے کل کو ہلاک کیا سفیان نے اس پہنچی صبر کر کے تیاری سپاہ کی اور
 واسطے خاندان مسلمانوں کے رخصت ہو گیا وہی پس محمد حبیب نے موافق قاعدہ و الحزب
 کے عبد اللہ بن اسیر کو بنا بر دفع فساد کے ماذون فرمایا اور مکہ و فاس سے سفیان پر
 خالد کا خون کرایا فقط اس تقریر کا یہی حاصل ہو کہ شرافت محمد باطل ہو کر تکبیر اور ہونے
 مکہ کی حوض مکہ کر لیا ہرگز صبر نفع ملایا پس سے پیرایہ رندا تو کل سوما رہی خود غفلت
 شکاری و ریاکاری جیسے کہ سفیان و عیو کفار شکار تھے ویسے ہی مسلمانوں کے شہ
 ابراہیم غیار تھے دونوں میں فرق نہیں ہوا کہ سیکھے لئے رذق و برقی نہیں یہاں ایک
 رباعی نہیں کتاب کرتا ہوں اور ندبان سفیان ہو جناب محمد بن خطاب کرتا ہوں -
 رباعی نلکہ گناہ ورجان کیست بگوہ آن کس گز نہ مکر چون زیست بگوہ ہن
 بگوہ تو بد مسکافات وہی پس فرق سفیان بن و تو چست بگوہ اب فحوت ہدیۃ الاصنام
 لیتا ہوں اور خاطر غلام الزام دیتا ہوں محمد حبیب نے صحابہ میں جو دخل آدمی کو

شخص جس کا نام شیر بن زرم تھا مکہ محمد حبیب سے مارا گیا تفصیل اس سرگزشت کی بھیجی
 کہ محمد حبیب نے عبداللہ بن رواحہ کو تین سلاخوں کے ہمراہ بطون خیر بھیجا اس لئے کہ شیر
 کے پاس جا کہے کہ کہ قریبہ میں حضرت کے سامنے چل تاکہ تجھ کو مال خیر کرے اور ستار
 فضیلت تیرے سر پر رہے مگر محمد حبیب نے ایک حکم خاص عبداللہ کو ملج پر دیا کہ راہین
 اشیر کو مار ڈالو اور اوکو سیسے نیزہ اہل باز نکالی پس عبداللہ بن رواحہ اسکے پاس گیا
 اور پیام محمد حبیب ہے ہر اس کہ بقول سعدی **۵** بدوز ملج دیدہ خوشمند بدو راند
 ملج مرغ و ماہی بندہ اشیر نے ملج کی ادا اپنی جماعت جمع کی تیشل یہودوں کے ساتھ مدینہ
 کی راہ لی اور دریادلی محمد کی تھام لی جبکہ قرہ میں پہنچا عبداللہ بن رواحہ کے ساتھیوں
 میں سے عبداللہ بن اسیر حکم خاص محمد حبیب بجالایا راہ مدینہ انفسا چوڑ کر رخ بدیاد خطا لا
 یعنی ناگہان تلوار سے قتل اشیر کیا اور خون ناحق سے قدح شیر پیا جس سے لمانون فرما کر
 پہل بیوں پر چل گیا اور مکہ فریست خون جگہ کر ایک نفر نے راہ فرار لی اور شکایت بغداد کی
 محمد بسیاری کی جس وقت کہ اصحاب محمد فراس کام کو انجام دیا اور حضور حضرت میں سلام کیا آپ
 نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تم کو قوم ظالم سے نجات دی اور تدبیر آفات کی فقط بد غزوہ فر
 کہ محمد حبیب نے سالم بن عیر کو واسطے قتل ابی عتکہ یہود کے جو یہ کہیں سال تھا اور کہ شہت
 مانند ہلال تہار و ان کیا جبکہ وہاں سالم و آدم ہوا اہل ظلم کا سر آدم ہوا ابی عتکہ کے جگر پر
 شمشیر رکھا اس قدر دیکھا کہ ابی عتکہ نے فریاد کیا راہ آدم و غنان لی اور جان
 شیر بن ناگہان وہی فقط ہجرت کے چوتھو برس محمد حبیب فرما عبداللہ بن اسیر کو واسطے
 قتل سفیان بن خالد کے مافر فرمایا عبداللہ نے وقت نصحت محمد حبیب سے اجازت
 ورنہ مگوئی چاہی محمد حبیب نے اوکو کتب صبح برپا ہو کیا جبکہ عبداللہ خدمت سفیان پر
 حاضر ہوا سفیان نے کہا کہ یہ کون ہے عبداللہ بولا کہ میں ایک شخص چمن بنی خراہ سو
 یمن نے سنا ہے کہ تمہارا محمد کے ساتھ مقابلہ کا ارادہ ہوا سو واسطے حاضر ہوا ہوں کہ کیا

اپنا سراندا باجیسے کہ قصصے حاجت کے لئے کرتے ہیں اور اپنے حسین ایسا ظاہر کیا کہ گویا
 اہل حیدرین سے جو اس انتہا میں دربان نے آواز دی کہ اے عبد اللہ! ناچا تو
 آجا ورنہ دروازہ بند کر تا ہوں پس پیکر محمد اندرون گیا وہاں ایک گوشہ میں بیٹھ کر کچھ
 دنگ کیا اور خیال نشیب فراز جنگ جیسا بورا رخ طامس ہوا چکا لوگ دیکھ کر اس سے بے ادب
 ہوئے اور توجہ خانہ دربان قلعہ قوجہ میں کئی رکھ کر سو گیا عبد اللہ نے اپنی جگہ سے اٹھ کر
 قلعہ ٹولا اور وہاں سے کئی سیکر دروازہ کھولا کہ اگر فرما اہل حیدرین کوئی خبر دے جو
 قوت سانی فرار ہو جس بعد عبد اللہ آگاہ ہوا کہ بورا رخ بالا خانہ تین آسانی کر رہا ہے
 اور غسانہ خوان اس کے سامنے قرضانی پس جبروت کا بورا رخ بچا ہے غلبہ کیا اور
 سو گیا عبد اللہ فی بالا خانہ کے دروازے کھولے اور پیشتر قدم رکھا جس دروازہ کو کھولتا
 تھا اندرون سے بند کر لیتا تھا کہ تباہ اہل قلعہ مطلع ہو رہے اور اس کو عذاب یوں خوار
 عبد اللہ اس جگہ پہنچا کہ بورا رخ اپنے اہل و عیال کے درمیان خانہ تاریک میں سویا
 تھا پس بورا رخ کو آواز دی اور ارفع نے بیدار ہو کر کہا کون ہے کہ جھگو آواز دیتا ہے اس وقت
 عبد اللہ نے اس کی آواز کی طرف تلو لہاری مگر کارگاہ نہ آئی اور ارفع نے فریاد کی عبد اللہ
 باہر آیا اور بعد غلطی کہی آواز بدل کر بھرا دیا اور ارفع پڑا واندی کہ گویا فریاد سی کرتا ہے
 اور کھنکھاتا ہے اور ارفع یہ کہتا آواز تہی جواب دیا کہ اے برادر تو یہاں کوئی دشمن ہے کہ کہتے ملو
 ماری جو اس بار بھی عبد اللہ نے اس کی آواز کی جانب نشیہ ماری اور تلوار کا سر اس کو شکم پر رکھ کر
 اس قدر زور کیا کہ پشت سے باہر نکل گیا یہاں تک کہ استخوان کی آواز سمعی ہوئی پس
 عبد اللہ دروازہ کھول کر اپنے ہجر میں کے پاس گیا وہاں فوجہ کرینو الون کی آواز سمعی
 ہوئی کہ کہتے تھے کہ بورا رخ تاجر حجاز مارا گیا پس سہ یاروں کے مدینہ کو آیا محمد صابو
 دیکھ کر مستغشہ ہوئے اور پوچھا کہ اے عبد اللہ! کون بشارت ہو تو فقہ پھر روئے غصیلو صبح بخیر
 میں جو ہاں میں تم جیسے بڑی طیاری میں درجیدل اور ارفع کے بہرہ دان جبر سے ایک

پاس و دیبا قتل انسان میں اصلاح عالم میں ہو اور صلاح آدم میں اصلاح عالم تہذیب
 انسان میں ہو اور صلاح آدم تاویث میں اعلان میں اگر فرض کیا جاوے کہ ان کعبہ میں فائدہ
 عموشہ بیتہا اور بنا ہر آل و اصحاب یادہ شکر و غیر تھا تو لازم آتا ہو کہ جو کعبہ میں فائدہ کے
 لئے لوگوں کا مال و منال انتہا کر لیا اور کعبہ فریضہ قتل اہل کتاب پس ہمارا حق و حق
 پستور بنا اور پیغمبر اسلام تک کعبہ ضررہ اگرچہ باغبان اپنے نفع کے لئے زاید شاخ
 کو دور کرتا ہے اور فکر ترقی و سیر و انگور سے کھل باغبان میں دخل فریب و دغا نہیں ہو اور
 گمان کعبہ ضد ذرا نہیں لہذا شہید و سخت و انسان زشت ہو اور مانند مشابہت دفع
 و پشت کے کسی کو کعبہ نزدیک سے قتل کرنا کا ہرگز تہذیب نہیں ہے یا شکار کنبہ ناخیر علی اللہ
 محمد توں کو کعبہ دغا سے قتل کرنا مروجی کی نشانی ہو اور مشنوں کی دست افشانی
 چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دغا سے قتل ام فقد بنت بیعو و عصا بنت مروان کر لیا اور جو
 ستم میں آب نامروی بہا یا شکر خدا کہ اب فقیر اندر میں نے ابطال شیخ عبدالحق
 سے فراغت حاصل کی اور مسلمانوں کی بلاغت باطل اگرچہ شیخ مذکور ذہرات محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم بدد غایت گرجوشی کی مگر آخر الامر نے غاموشی پی ع مغر خور و ملق خود بدد
 جبکہ قاتلان کعب بن اشرف سے جو کہ قبیلہ اوس سے تھی حکم حضرت کا خطیر ہوا تہذیب
 خراج کو بھی داعیہ انگیز ہما کہ مے ہی جناب نبوت میں امتیاز حاصل کرین بلکہ اپنے
 حق میں آیت اعجاز نازل کرین لہذا واسطے قتل کرنے اور افع تاجر کے کہ عدو دین
 تھا اور نظیر کعب بالیقین تھا اور خواست کی محمد نے اذن دیا اور عبدالمد بن عتیک کو اور
 جماعت پر امر کیا جو لوگ بعد از رخصت بجانب خیبر روانہ ہوئے کہ اوں کے ہمراہ اور افع کا
 تھا اور قیام لیل و نہار تھا بوقت شام قلعہ کے قریب پہنچے عبدالمد بن عتیک نے اپنے
 یاروں کو کہا کہ تم یہاں ہی بیٹھو تاکہ میں و رہا ک تلطف و احتلاط پیدا کر کے اندرون
 حصار و آؤں اور پھر تم کو بھی اندرون بلاؤں پس عبدالمد بن عتیک کے نزدیک جا کر

زخم تلوار جو آخر میدان میں قدم دھرتے ہیں ہر قدم پر گلگشت باغ ارم کر فی ہین مگر
 مکروہ و ناگوار ہوتے ہیں کب ماہ جنگ و فاسد کرتے ہیں **قولہ** و الحرب خدقہ فقط یہ تو فرشت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ اسلام ان کا معمول ہے اور ان میں استود نہیں ہوا تاہنگ مخالف کا تھا
 نہیں **ع** غلط است آنچہ مدعی گوید بہ تقدیر عامل یہ ہے کہ جو مسلمانوں کی عبادت بدنی
 ہے اور منہ ہجہ آیات کلی و دلی ہے وہ مکروہ ہے اور مردودہ رعیت و خدو ہے نہ
 اور سکا جہاد جو اور انجام اسکا فساد ہے اہل حق کی لڑائی مکروہ و غاصے خالی ہر ستودہ پنجابی
 و بنگالی ایک سیکو خلع و تزیو سے قتل کرنا شد گناہ و جنت کی سدا ہے **قولہ** قتل اہل
 شرک و دفع فساد ایشان بقصد اصلاح عالم الخ علی شہیدہ ضایع ہوا اور برعکس قوار و اہل
 منایع کہ مکروہ و انسان میں مناسبت نہیں ہے جیسے کہ زمین و آسمان میں مشابہت
 نہیں ہے نہ شاید کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کب بن اشرف کہ مانع و خاشاک جانا اور شیل و خلیل
 و اراک مانا مگر یہ او کی و انائی کا تصور ہوا اور رسائی کا فتور اگر کب ترقی اسلام کا مانع
 تھا تو یہ ہی مناسبت پیغمبر خدایع تھا کہ کوئی ایسی تدبیر کرنا کہ کعب طالب نہ پاتا یا مسلمانوں پر
 غالب آتا شاید کہ خدایع مسلمان نے اسلام کو شہانہ جانا اور او کی ترقی کو اچھا نہ مانا مگر
 کب پنجابی مسلمانانی آغا کرنا اور یہودیت سے اسکو نیز کرنا تاکہ لوگ اسکے پیغمبر
 ہایت پائے اور ہوا قتل و داریت آتے چنانچہ عمر بن خطاب نے بدین کعب کا نافی تھا اور
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمان ہوتے ہی ترویج دین محمدی میں رسائی ہوا حتی کہ کھلا بول کر
 کا را علی ہوا باغبان میوہ دار متعلق کی اصلاح کے لئے زاہد شاخون کو اور جاڑا ہرخت
 کو جڑ سے ہرگز نہیں اوکھا لیا تاہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آرائی کی اور بطر خوش اسلوب
 گلشن پرانی کی کہ نہال زندگی کا رینج برکنہ کیا قطع نظر از فواید حال و آئندہ کیا
 بیچارہ کو جان سے مار ڈالا جہان گذران سے چار ناچار نکالا ایسا کوئی باغبان نہ کر سکا
 دیدہ و دانستہ اپنا زبان نہ لگایا اسو اسطو شہیدہ وفت و انسان نازیبا ہو ماندہ تھا

قریش ہر صفات کراچی ہم غریب کی تفصیل کر کے لکھ کر اسے ایک روئے شمشیر تبدیل ہو کر
 شیخ عبدالحق تھمزن ہر کچھ حبیب ز اشیر بن رزم یہود کو مدد سیاست پر اپنے گھر لے آیا
 اور راہ میں بے ہمدی کے ساتھ پیارہ کا سر کٹوایا بیان اسکا خود عبدالحق کی دلچزانی
 میں تفصیل دے چکا ہے ثبوت بے ہمدی محمد حبیب کے کتب سری دیل مد کا یہ ہے کہ اگر
 وہ جنگ کشہ میشہ خیز ابن باب بود فقط مغر غلط ہو کہ جو کوئی میدان میں جنگ نہ کرے
 اور خوشی و بیگانہ کے کشائنگ بہر گاہ اسکے دل میں ارمان نہیں رہتا اہم گلہ بیان
 و ظان نہیں سارا حوصلہ جرات خرچ کرتا ہے اور خوشی و چالاکی میں اپنا نام درج
 بہ ظان حالت دعا بازی و دیل سازی کے کہ بے قابو مارا جاتا ہے ناحق جان ہی چھاپا
 جا چکا دل کی آرزو دل میں لے جاتا ہے جو ہر مرد انگی آب گل میں لے جاتا ہے کیسے کہ وہ فریب
 مارنا نہ انگی نہیں جو شاع زو ماوری و دلیری کی بیجا مکی نہیں مگر وہ غلط سے تو زال خود
 سال بھی مرد میدان کا وہ نہ کر سکتی ہے بلکہ رستم نامی پہلوان کو زمین کا پیوند کر سکتی ہے
 چنانچہ عورت یہود نے محمد حبیب کے مار مارنے کا الزام کیا اور زہرا و طعام دیا جبکہ نکا
 وہ غا باز بھی تھی اور جو قوم یہود کے لئے ہی غریبے گوئے عدالت احمدی اوکلی فرماؤ کہ
 پتہ بھی گزرتی ہیں بس بعد وہ خود اپنی مراد کو پہنچی جو کچھ ہو سکا کر گزری اگرچہ اپنی جان و گزری
 نام رہ گیا کتاب میں کچھ کلام رہ گیا **س** نہ ہر زن زن ست نہ ہر مرد مردہ خدا بیچ
 انگشت یکسان نہ کر وہ مکر و غلط بہت گہر گئے ہیں بہان و ظان کے ماتھے سے ناسور
 کے سر گئے ہیں ابو لولو غلام نے خون عمر بن خطاب کیا اور ابن لہجہ نے خانہ عمر علی خراب کیا
 قصہ کو تاہ میدان جنگ میں زخم زکا را کھانا اور مکر و دغا مارا جانا یکساں نہیں جو ملک
 برابر غارتستان نہیں کیونکہ جہت لڑائی میں خیر آباد چلتا ہے مردوں کے دل کا غبار
 نکلتا ہے کوئی ہندو سر نہا ہے کوئی سینہ سیر کرنا ہے کوئی دیہے خدا سے جان ہوتا
 کسی کا دم ہر جان ہوتا ہے جسکو لوگ کا زار کہتے ہیں وہ ایک گلزار ہے گل شمع اوکا

لیکن بقول صحیح دشمن اگر قوی ست چکیان قوی تر است بنیاد ایندی ابو
 سفیان کو وہ حال معلوم ہوا لہذا امام محمد مایوس و محروم ہوا ابو سفیان کو اس کے سیط
 کا اندر دینہا اور برق مکر محمد سے اس کو خزن پر املا نہ دینہا بلکہ ابو سفیان اس قدر حیات
 پائی کہ اس کے ساتھ محمد حسب فیوفات پائی قصہ عمرو بن امیرہ و فتنہ الاحباب میں ہر جگہ خود
 مدارج النبوت نامی شیخ عبدالحق کی کتاب میں ہر دور میں تیکہ پیغمبر و سلام حکم الہی و وحی سماوی
 خواہ ان ہلاک ابو سفیان ہوتا تو ابو سفیان اس کے کچھ فریب کیونکہ وہ مان ہوتا اگر عمرو
 بن امیرہ جانب خدا سے ذرا ہی سہارا پاتا تو بلاشبہ ابو سفیان مارا جاتا چونکہ ابو سفیان
 سلامت رہا اور بیک محمد زیر بار نہ است رہا اس سے معلوم ہوا کہ جناب یزدی میں دعا کرانا
 مقبول نہیں ہے اور مکر و فریب کسی کامروانا حمل نہیں پس محمد حسب فیوفات دعا بازی و کینہ
 لی تھی اور وہ اوجیلہ سازی و شکر سی دی تھی و اگر نہ ممکن ہین ہر کہ او تعالیٰ کسی سے انتقام لے
 او اس پیغمبر کو اس کا انتقام دے شخص مورد کلا آسمانی ہنودے اور ہر بخیر اعلیٰ ناگہانی
 ہنودے قطع نظر ازین ابو رافع تاجر کے قتل کا اول محمد حسب فیوفات نام نہیں کیا اور کسیک
 پیغام نہیں دیا بلکہ قبیلہ خزرج کے مسلمانوں نے خود ہی توحید کی تھی اور محمد حسب فیوفات
 مطابق اس کو توحید کی تھی البتہ آتا ہو کہ شاید ابو رافع کو قتل کی نسبت قبیلہ خزرج پر
 وحی نازل ہوئی ہو و فضیلت حضرت زائل سیط ابو بکر نے اسود غسی کو مکر و فریب سے
 ہلاک کر لیا اور وقت مسلمان اس کا اموال و املاک فرمایا پس اس کو بھی یہ بات متبادر
 ہوئی کہ ابو بکر پر وحی صادر ہوئی اگر ختم نبوت فریب مکر پر محصور ہو تو عائد ابو بکر پر ضرور ہو
 کہ اس کو فدع و مکر سے ایسے شخص کا خون کر لیا کہ جو نام میں شریک مجر اسود و اور کام میں ہر
 مکر و فریب سے ہنودہ فقط حسب مدارج کی غفل ماری گئی اور عیاضرم ساری گئی اتنا
 ہنودہ چنانکہ خود محمد حسب فیوفات گئی گوارا کرتے تھے اور مسلمانوں کو اس طرف اشارہ چنانچہ پیغمبر
 میں ہر کہ مکر و فریب سے ہنودہ کیا اس کے بر خلاف چہ یک مسلمانوں کو اشارت فرمائی اور دعا

بین مدارج النبیوت فہم سبوح علیہا من سیرہ کراہین جلد کردن در
 قتل کعب بن الاشرف و بدنگشتن یہ لاین در گاہ نبوت بود و این ناشی از عدم فہم
 است چہ وے واجب قتل بر حق تعالی قتل و کراہ کردہ و حد سے باہر نبود و بہر وجہ
 اور اسے باہر گشت و اگر در جنگ گشتہ میشہ نیز ازین باب بودہ لہو بہ حد و قتل اہل
 شرک دفع فساد ایشان بقصد اصلاح عالم میدہ قتل شاخہا زاید و نقصان است
 برائے اصلاح شاخہا کہ سیوہ دار اند کہ تا آنہا را نبرند و سخت سیوہ نہد **جواب** اگر
 منہوم حسب مدارج بدینہ الامنام و غیرہ میں موجود بود بقرق ریزی قلم حق رقم مردود
 مگر ہم بہر بھی بیس خاطر میان محمد علیؐ رکرتے ہیں اور غائر خوف شہادہ کو اسکی تکذیب
 نے نامزد تاکہ فاسر ہووے کہ تقریر حسب مدارج سے ناشی ہر کہ محمدؐ نے دغا کی ہر جگہ
 شکار دغا باز ہیں تو کہیں نہ کہ غیرہ حسب اعمار ہیں مسلمانوں کا دیدہ باہن کو بڑا اور بازو
 محل جزو کراہل مکر و دغا کہ رسول جاتو ہیں اور سنگ غار کو بچول ماکر ہیں ان تحقیقات
 و لائل حسب مدارج ہوتی ہوا اور ایک ایک دفتر صحت خارج **قول** چہ کہ واجب بود
 حق تعالی قتل و کراہ کردہ قطع یہاں سے ظاہر ہر کہ خداے مسلمان آمر ہو فائدہ نہیں ہر کہ ہاک
 کعب دس ہر صنادہ ہیں اگر مسلمانوں کا قول باطل نہوتا اور دغا خدا پیرایہ قدر سے مال
 منہوتا تو مگر غضب سر کوب چو چو کرتا کہ واسطے اسکی قتل پر محمدؐ کو مامور نہ کرنا قطع نظر ازین حد
 تعالیٰ پیر کو کشمی شخص کے قتل پر اوی صورت میں مامور کر بیگا اور اسکا قتل پسند نہ طور کر بیگا
 برین تقدیر اوش شخص کا قتل بالضرر ہوگا اور اسل پیہ بلاشبہ شکور و گناہ تعالیٰ مجبور و پایسا
 اور اسکی قدرت کا ملہ میں ضرر آشکارا بیگا مالا نہ کہ محمدؐ نے ہر چند بعض اشخاص کو ساتھ
 مکر و دغا کرنے کے لئے مجاہد کو تاکید کی اور صحابہ نے حتی المقدور کوشش مزید کی مگر وہ انہما
 کا حافظہ حقی نگہبان ہوا اور مکر و دغا کرنا بلا ضرر در گریبان مسلمان محمدؐ صاحب ذی عہدین امیر کو
 مکر و دغا یا دکر اگر اسل قتل ابو سفیان ابن حرب کے ارشاد فرما کر بطرف مکر راہی کیا

ہیں لہذا اسے محمد علی برسرِ آب پیر ہوا اور دعوتِ مذکورہ محمد علی بدعہ دیون کا کسی طرح پہنچا نہیں **قول** یہاں مفت مودوں ششم پتا منہ ذالٰخ یو آچک ششم پتا پر تہمت ہو فقر پر داری میں معروف نہایت دالٰ نہایت جو کسی پر تہمت طرازی جی نہیں ہو اور فقر پر داری جی نہیں **۵** کہ جوٹ پر با دعوتِ دنیا رہا و روم آدمی را کہ تہمت ہو جو کہ ششم پتا نے چکا دہانے کے باب میں گفتگو کی ہو ششم پتا کے اویسا چکا نہ ہو میں جو ہو چکا ہی ہے۔

यहो हि देवेश जगन्निवास बमोस्तु ते शार्ङ्ग गणसिपा
यो प्रसह्य मां पातय लोकनाथ रथोत्तमाद्भुत शरवसं
रथे ॥१॥ त्वया हतस्येह ममाद्य कृष्णमेव परस्मिन्नि
ह चैव लोके संभावितोऽस्यं धकल्लि नाथ लोकै
स्त्रिभिश्च प्रथितप्रभाव ॥२॥

میں نے تعالیٰ کے ہوئے کرشن کو چکر ششم پتا نے کہا کہ اسے دیوتوں کے ایشور اور
مکینا اس آؤ اور شاربنگ شش و گد او تلو مارا تھو میں رکھنے والے تھو نہ سکا رہو
خداوند جان اسے جانداروں کے باب پناؤ تم لڑائی میں زور سے مجھ کو اپنی تہمت سے
کہاؤ اسے کرشن اب تمہارے ماتھ سے مجھ کو قتل ہوئے کی دنیا و آخرت میں پہلائی ہو فقط
یہاں پیدا گفتگو ششم میں وطن سے بڑا ہی بلکہ عین سلیم و رضا کیس تقریر محمد علی
عین شربت ہو اور برخلاف منسلے جاہلارت بیان تک فاطمہ خواہ جواب لازم دیا گیا
اور مخالف فقر پر داری سے انتقام لیا گیا اب پھر وہی قصیدہ شروع کرتی ہیں یعنی بطرف
قتل کعب بن اشرف رجوع کرتے ہیں شیخ عبدالحق فی دارج النبوت میں نسبت قتل
کعب کو نہایت پیچ دکھایا ہے اور ایک جواب پیچہ ترا جوا بیا ہے ہم مل عبارت
ماتھ منہوت داخل کتاب کر دین میں بعد فقرہ فقرو کا دھروں کا سوا ب کرتے

دشمن تنگ کی برآمد یک کر توندید سے کسی دشمن یا دشمن کو قتل کرانے یا اس قسم کے
 کشت و خون کے جو زمین کو کسی گنگو قتل فرماتے تو ایشہ مولوی جی کا اصرار تھا کہ اگر آتا اور
 اوکو کھانا کھتا رہا دہی سے چار ناچار برانا چو نکا یا سا مل نہیں ہو مولوی جی کی بکر فکر نہ
 راستی سے مالتھیں حاصل آنکھ نہ دہ ہونے دشمنوں کے ساتھ جھگڑا کہ کشت و خون
 کیا ہو اور چار پنجو تخت باطل میدان میں کیا کرادنا نام شجاعت جو انہوی جہان پر
 اگر محمد صاحب ہی کب بن اشرک میدان میں بیجا کر کر اور کر و فریبے مار کر تو متاظم تر
 نہیں تھا اور جن سوا عرض نہیں **سورۃ النجاشی** شری کرشن بیسکیم پیارے ہست کہ
 برنو پکر خود و جنگ خواہم بدوشت چون بیسکیم پیارے جن ماہ جنگا جن کہ پردہ و فادید
 بر سے چکر شید ہان وقت سورہ طعن بیسکیم پیارے شند بیسکیم پر بجا بہارت ملاحظہ
جواب چکر شیدین سنسکرت مالون سے سورہ ہے نہ ماری خوانون کا سورہ
 سنسکرت میں چکر گرضن و بدوشت ہست مال کیا جاکھس و سرماضین پامال کیا جاکھ
 شری کرشن نے ہیشم سے کھیلے کا عہد کیا اور نہ اس کے برعکس اسلامہ کی بیکرشن پر
 آپ کی تہمت بندی پر علت سورہ فی سے عادت مسلمان کی گندی ہو مسلمانوں کی سرشت
 میں نہ کہتی سے انکار کرتے ہیں اور کتبہ شرم و عیسا مار **سورۃ** شکران چون مدین شرم و
 عیسا ہرم زندہ تہمت آلودگی بدوشت پاکان نہند ہ اول سے آخر تک جہا بہارت
 ویکہ لکھو کہین نہیں ہو کہ کرشن نے ہیشم و عہد بیان کیا اور بظاہر او کو سامان کیا
 ایشہ اور دیوگ پر کے ہیشم و عیسا میں ہر کہ جہوت و دار کا میں کرشن سے دوریوں کو کھیا
 کہ آپ اس لڑائی میں ہنگامہ گار ہوئے اما جن نے کہا کہ ہمارے طرفدار ہو جو کرشن
 نے سو ہی جواب یا کہ میں جنگ نہا میں بے ہتیار ہو نکامی مختار ہو پکارا جو ہنگامہ ہتھیار
 سے غرض یہ کہ میں بنات خود نہ ہا جنگ کر دیا کہ اسکا خون سے خود تلوار کنگ نہ
 پس ویسا ہی ہوا کہ شری کرشن کو کسی اور لڑائی نہیں کی اور عہد و بیان سے بے پر حاشی

سلمہ ہر جسے حسن و خوبی کے روبرو ہر عجز اور ہمدردی و جامی کا شہرہ مثل زہرہ آسمان
 زبان سے گرا ہے اور بگوشتیاں میں ہشتاد و نفعی شہرہ ہر قدم لسان و دہان
 سے پہرہ ہر بان میں (نے) کے بعد ایراد کا فخلان محاورہ ال فن ہو اور ایراد کا کوئی
 آپ تو اپنے تئیں ماہر فنون شمار کرتے تھے اور علم کا کچھ یہ کہ طعون اکثر ہاشرم نہیں آتی کہ
 باوجود استعداد شہرہ انصاری کے کسی امر میں محمل کی کسی مشکوٰۃ نہیں ہو اور یہ چارہ کو ادنیٰ بات سمجھنے
 کا شو نہیں **۵** پختہ سخن جن جن آج گنتا تھا تو ہم تو دیوانہ ہیں جرات اس
 خیال خام کے بہر تقدیر کلمہ فرحت نفی ہو اور مانہ کلمات عطفی اگر پہلے جملہ کو اول
 مذکور ہو تا ہو تو دوسرا جملہ ہی مقصد رسالت کے ضرور ہو تا ہی چنانچہ **۵** نے فکر قید
 وارم و خواہش را می دہنے تا بصل وارم و طاقت جدائی و آرد وین بھی اس طریقی پر تھا
 نے ہے نہ شکاف کفنی سے پیالے ہے **۵** نے کیا خالق کو سجدہ فریضہ شبت کی کی
 و عاشقوں کی سگ عالم سے جدا ملت رہی و عجب مانہ کہ ہر شخص سماج کے چہ چہا روا نہ ہو
 باوجودیکہ مولوی جی ناگری و آرد و کا قوت نہیں رکھتے اور تینہ لباس و صورت نہیں سکت
 و فارسی میں سخن رانی کرتی ہیں اور علم و نظم و شعر میں کار دیوانی و رباعی خدا کی تقدیر
 دیکھو عجائب جو لہے ہو گئے انیسویں کے نائب و نہیں طائف قلم کا دیکھنا و حکمت و ہرگز
 راسے صائب و اب بخت معافی ہو اور طرہ علم جادوانی و ہا ہا ہا کے بار ہوں پر بین
 اس بیت کا ہرگز نشان تو یہ نہیں ہو اور بیان و نتیجہ نہیں لہذا صحیح حوالہ دیکھو اور ترجمہ کی
 فوٹ امانت پر آہ و نالہ کی جو ترجمہ ہے اصل کا نام ہا ہا ہا نہیں ہو نامروی کا نام نہ
 نہیں جو وقت آپ صحیح حوالہ داخل کتاب کر سکیں ہم ہی آداب میں شباب کر سکیں و آئینہ
 حقد و غائب الزام لکھے ہیں بالکل بیوقوف و مقام لکھیں کیونکہ و سب تعلق بینک میدا
 ہیں اور ملک فرہنگ استخوان ہیں ہنگام ہر ہر دین کسی کو مکر و فریب خون مخالفت
 غائب نہیں کرایا اور اپنے تئیں طعون کو زمین نہیں بلکہ میدان میں جنگ کی اور ہر

سے ظاندان اور تکذیب سلطنت سے ملنے والی اس طرح حال فریدون ہوا جسے سے
 ممکن ہوں مہا ملی ہذا قیاس اکثر لوگ بڑا سامان ہوئے ہیں اور بقوت عقل سلطان پہنچ
 ہیں کیوں کہ کوئی مقبول و مگاہنہین ماننا اور رسول اللہ نہیں مانتا یہ تو مسلمانوں ہی کی خواہش
 فہمی ہو کہ بڑو قزاقی سلطنت پانے کی جہت محمد صبا کو پیغمبر مانتے ہیں بلکہ انبیا بنی اسرائیل
 سے برتر مانتے ہیں اگر اسی بات پر رسالت محصور ہو تو پیغمبر ننگہ وغیرہ کا کیا تصور ہو کہ
 پیرایہ رسالت عاری ہووین اور صرف نونہال باغ شہریاری ہووین اگر مولوی محمد علی
 سیوہی وغیرہ کبھی رسول قبول کریں اور اونکی خاک پر پی پیہل و ہین تو دورانا نفا
 نہیں ہو اور مسلمانوں کی عادت کے مطابق ہیں **قول** و اصل دین باب اینست کہ ہنگامیکہ
 رسالت انبیاء پر خاست الخ پیغمبر محضر ہے اہل ہوا اور برکت نقل کیونکہ محمد صبا کو جب
 وغیرہ کو سرگزار الہی کا پیغام نہیں دیا اور اپنی سیست اعلام نہیں کیا اگر کیا ہوتا تو حالہ
 کسی جگہ پہنچا ہوتا مطلقہ تواریخ و تفاسیر سمجھے اور کسی مقام کی نظیر دیکھے ہم مولوی
 جی سے نصیحت کہتے ہیں کہ تازہ سیت ترک لغو گوئی کریں اور یہ اس سری میں غلطی کا
 کام کوئی کریں **قول** لغو گوئی سے نہیں پاک کوئی اوج و تار پکا عذاب دی بہت خوف لیکن
 زینبار **قول** پس یہین رفع مصالحت و اعلان معادات تنبیہ است الخ اوس رفع
 مصالحت کا اعلان کچھ اور نقصان دیکھو کہ قرآن و حدیث میں مرقوم ہے یا تواریخ و تفسیر
 سے مجزوم ہے اگر محمد صبا کو ب غیرہ کو رفع مصالحت و اعلان معادات سمجھو دار کر تو لازم
 ٹھٹھین و منتشرین کچھ تذکار کرتے حالانکہ کہیں اس بات کا ذکر نہیں ہو لہذا قابل نظر ہوگا
 جی کی بکری سک نہیں ہم نواد کو چہ پہا پاک لغو گوئی سے کنارہ کرو اور خرقہ سانس پاؤ
 پارہ ایک نہیں مانتا خواہ حقیقت بدو نیک نہیں پہنچا سزا ب ہم و لکھو ایک پند کرتے ہیں آمینہ
 کو زبان نصیحت بند **قول** تا مذال کہ سخن میں موہبت گمراہیچہ دانی کہ دیکھوے جواب
 است کہ **قول** ہر مقابلہ و مقابلہ الخ اگر محمد صبا مقابلہ وغیرہ میں جی کر تو ہم

مناسب نام کارنا بر زبان آوردن میں بلہی است صاحبان تدبیر یا بنیادیکہ باوجود
 اینقد بے سامانی و بنوعین اسکو کارنا بر بخت عقل رسا و توفیق خدا صدانگہ زمان
 و ہر طرف کوس سلطنت زندہ اصل و ریلین بلین است کہ ہنگامیکہ مصالحت اسیان
 برخواست و اعلام و اعلان حرب از ہر دو سو داد و ند پس ہمیں رفع مصالحت و اعلان
 معادات تنہہ است برینکار از جانبین بطریقیکہ دست خواہد داد و در مقابلہ و مقابلہ و تفریق
 بصحبت و ناخوشی و خون کسین تصور کرد و خواہد داد و ہر یکہ بحال خود ہوشیار باشد پس بعد
 ازین اعلان و ظہور معادات اگر کسی غفلت در زد و تصور است و برین تقدیر اطلاق و غا
 بازی میں حماقت و جہالت است **حوا** بلاشبہ جہالت کا نام شہ جہالت نہیں ہر
 اور جاہل و شجاع میں مناسب نہیں مگر اس میں ایک مطلب حاصل نہیں ہو سکتا اور رکرو
 خدع و شہ جہالت و سیاہی میں داخل نہیں مگر حساب فرگوئی شجاعت کا کام نہیں کیا
 کیونکہ قتل و زنی پر مکر و خدع حرام نہیں بلکہ یہی فرمایا کہ جہاد میں خدع و ہوا و مختار
 و معمول الی فتح لہذا عبادت اسلام سرسبز ہو مسلمانوں کو آج تک جسے فخر ہو اگر محمد صاحب
 تدبیر صاحب رکھتے یا کوئی شہنشاہ صاحب کہتے تو میدان میں کارزار کرتے اور مکر و ہوا
 سے مار کرتے جو کوئی اہل عقل و جوہرین وہ خدع و تیر و ہر سے نفوزین علانیہ میدان میں نہ
 سے جنگ کر تو ہین خون خوش و بیگانہ سے جائز شجاعت گلزار کرتے ہیں کیونکہ مکر و فریب
 سے قتل کرنا خلاف ایمین سلطانی ہوا و ہر کس دین حقانی کسیکو ذلالت سے مارنا و غارتن
 ہے اور قتل پر جہاد نہیں اب بیان محمد علی کی ابکار و حکما جملہ مگر موتی ہیں اور در و قبول
 سے سیکر کہ موتی ہیں **قولہ** صاحبان تدبیر یا بنیادیکہ صاحب تدبیر یا بنیادیکہ
 بے سامانی کے مالک میں ہو کر او عمدہ سلاطین بہت شخاص ہیں انکے عوام و خواہ ہیں
 ایک نہایت نگہ عالی لاہور ہو کہ عمدہ عدالت ہدین اتفاق اسد و نور ہوا مسلمانوں پر
 ملے آسانی ٹوٹی نہیں سکھوں و مساع نہانی ٹوٹی دوسرا سید احمدی سرسبز کا ماجا ہو سکے گا

کی عادت ہو کہ گاہے آسمان سے کہتے ہیں اور گاہے کیسان سے مابل و مابعد سے نام لیتے
 فقرات لاتی ہیں اور جا بجا مات کہاتے ہیں **قول** فیہ کلیلہا تجربت کہ در حالت صفت
 آرائی دشمنان قسم تدبیر الخ یہ فقو بھی خارج از مباحثہ ہو اور فقط و فقط زائدہ
 مولوی جی نے بنگ پی ہوا اور اسکی ترنگ میں ننگ و ناموس ہو جنگ کی ہو کہ تحریر آتا
 نام لیتے کہ تو ہیں اور اعتراضات کہہ کن مضبوط یہ فقرہ اوی صورت میں کر لشی ہیں ہوتا
 کہ ذکر صفت آرائی نہیں ہوتا کیونکہ کتب فقیرہ و غیرہ صفت آرائی نہیں کی اور ہر دو آرائی
 نہیں اگر کہیں اسکا ذکر ہو تو بطرف حدیث و قرآن اشراج کیجئے و نشان سودہ
 و پارہ و دیگر جگہ ذکر صفت آرائی خلاف نقل ہو تو اسکی کیا اصل ہو کہ محمد حبیب کی کوئی
 ایسی تدبیر کی ہو کہ جس سے جماعت مخالفین سیر کی ہو کہ ائبہ حضرت نے کر و ذیہ عجیب
 کر آیا اور ناحق خون روستا بوسا یا اگر مولوی محمد علی جواز کر و ذیہ میں کچھ کاریگری کر کر
 تو ائبہ اپنے پیغمبر کا ذمہ بری کرتی چونکہ اون سے یہ کام نہیں آیا جواب اعتراض ذرا ختم
 نہیں پایا **قول** وار میں است کہ شیخون و ہمینہ و سیرہ و پاشندہ سیرند فقط یہ فقرہ بھی
 اس مقام پر مربوط نہیں ہو اور نیز اید مباحثہ مشروط نہیں کیونکہ اگر محمد حبیب شیخون کر کر
 اور اس جیل کو کتب غیرہ کو زندہ کر کر یا سیرہ و ہمینہ مارتے اور میدان نہر دین خان شہر
 و بیگانہ بار تو ائبہ فقرہ ہذا کی سہائی تھی اور جملہ اعتراضات کی صفائی کر چکا اس بنا
 کا مذکور نہیں ہو مولوی حبیب کو دن اور رات کا شور نہیں اسکو بعد مولوی محمد علی ذیل خود
 کو دشنام دی ہو اور سرخسین کلاہی کی شام کی ہو لہذا ہم اونکی وہ عبارت تحریر نہیں
 کر تو مولوی حبیب کی تحریر نہیں دشنام کی عوض دشنام نہیں دیا اور انتقام نہیں
 لینے **۵** میں جہین زنجش خیرس نیمر صدہ و ریادلان جواب گھر آرمیدہ اندھا آ
 میان محمد علی مخالفت تقدیر تحریر کرتے ہیں اور رسالت محمد بالاطاق عقل و تدبیر و ہر
 ہیں **سوط الحبار** انحضرت نام جہاں نیت بدون عقل متا و تدبیر

سلیم کہے اور اپنی ہدیت خاطر شہین شریف و مدح کے حالانکہ محمد حبیب کی خلاف کلیہ
 اہل مثل کیا کہ مکروہ و زیب کے کتب غیر کو مثل کیا لہذا وہی نہ اہل تدبیر اور نہ دیوانہ
 کے دبیر بلکہ مکروہ فریب میں ہر شہسار بخور عیار و شکستہ قوئل و سہم اگر از روئے جمہوریت
 دشمنان تغزو اقتدار محمد حبیب کی جمہیت اعدا میں ہرگز تغزو نہیں ڈالا اور مذہبان ہمسایہ
 سے گاہے عقل و دہش کا کلک نہیں نکالا البتہ ویرانہ مکروہ فریب کا اجارہ لیا اور راہ
 راستی سے کنارہ کیا اگر محمد حبیب نصائح ہمیشہ پیامبر قانع ہو تو اور صحابہ کو مکروہ فریب
 سے مانع تو ہم انکو حبیب تدبیر گان کر ڈی اور گفتگو سے ہذا سوار غاص غیان کر ڈی مگر کیا
 کہ انہوں نے مخالفت اہل تدبیر کی اور مکروہ ضد سے جان برنا و پیرلی قوئل نصائح
 بیکہم پیامبر پر ۱۲ مہابہارت بیند فقط ہمیشہ پیامبر ہرگز نہیں کہا کہ برعکس قائل
 و فاکرہ اور گوگون کے ساتھ و غاکر و بلکہ یہی کہا کہ تقدیر سے ڈرو اور تدبیر سے لڑو
 پس نصیحت ہمیشہ پیامبر محمد حبیب ہرگز قانیم نہیں ہوئے اور تائب از مکروہ فریب غیر ہر گز
 نہیں اگر محمد حبیب ہمیشہ پیامبر کی اطاعت کرتے تو کس واسطی یاروں کو مکروہ فریب کی ہدایت
 کرتے یہاں سے واضح ہو کہ حوالہ نصائح ہمیشہ پیامبر بیکار ہو اور پیالہ میان محمد علی
 شہاب غفلت سے ہر شہسار بخور قوئل صاف ہو گیا کہ ناؤ اندہ تغزو در شکوہ دشمن اندازہ الخ
 یہ وہی لفظ صاف ہو کر ہذا اختیار آئے وہاں سے نکلتا ہے جیسے کہ ابلیس جان سے نکلتا ہے
 یہو آہی کی زیادہ گوی برکنایہ ہو جو کہ بیوقوفی و نادانی کی آیہ یو اب جوٹ خوشی ہو جس
 خطر زندگانی ہو بتقدیر یک کتب غیرہ محمد حبیب سے لڑنے کے لئے لشکر لائی یا ہواہ چند نفر
 آئے اور محمد حبیب او کے مقابلہ کے لئے بطرف میدان جاؤ جو ہر تیر و سنان و کھلا
 یا کوئی ایسی تدبیر خوش آئندہ کہ تو کہ جس سے جمہیت مخالفین پر انکہہ کر ڈی تو اس گفتگو کی
 گنجائش تھی اور عقل مخالفت کی آڑ میں جو نہ ان میں کوئی بات نہیں ہو گفتگو و عقل
 سے انہی بات میں کیونکہ جو کلام خلاف اعتقاد تمام ہو نہ بلکہ غلط علم ہو وہی ہوا

سلسلہ ملاقات ہو **مصلحت** فقیر پیشہم زندگانی ان مجلس عامہ ہر کار و نشان علوم
 میداند و جواب ہر چار و چہرے آن بود کہ بہت و اشارت و بکند پند سے بچنا نہ اس سے
 و دسترا پر پوئی جی کی کلمہ تصور یہ رقم کیا ہو اور دست مبارک سے صرف وافی حکم کیا
 ہے ہر بان بن تصور یہ کنوئی معدن بن ہر مستعد اہل فضل و نحو نہیں کسی ہل زبان فی
 استعمال کیا ہو کہ اور انکی طرح خیال محال کیا ہو کہ تو نام کتاب لیمجو اور نشان بانی ہو
 بحث فغلی اتنی ہی ضروری ہو اور سیدہ کو مخالف کو مخالف باطنی و موری ہو اب بحث
 معنی سر کرتا ہوں اور پیشانی مخالف عرق نہ اس کے تیر جو لوگ از مے عقل کے شہر و دیار
 کی سخن کرتے ہیں اور میدان کارزار سے دشمن کے فرا کی تدبیر سے شاہ آفاق ہیں
 یار انہر و فراق ہیں سخن اول کی مثال ہیں الجہت شہر ہو اور شبنم کی مثال سیوا جی
 مرشد و نجیب نگ و غیرہ کا حال مذکور ہو کہ بند عقل و فراقی و راہرنی سے سلطان ہو کر
 اور وبال ملک مال مسلمان تمام سلطنت اسلام چین لی اول سے آخر تک مسلمانوں
 کی زمین لی اس قدر نعم تر و دالا اور جو ہر شد و نکالاکا کثرت اہل سلام و خراج دینا قبول
 کیا بلکہ نذر زن و دختر کا سہول کیا اگر اسی بہمدار رسالت ہے تو پیغمبر کی نجیب نگ
 و غیرہ سے کیونکر بار ملت ہو جا تجب کہ شہر ایک ہی صفت کو ساتھ موصوف ہو کر
 اور ایک ہی حیثیت سے مشہور و معروف و دونوں میں سے ایک سے رسالت پناہ ہیرا یا جا
 اور دوسرا صرف بادشاہ اگر محمد حبیب نے بکر و فریب اپنے دشمنوں کو جو معصا ملک اور
 ملک و قوم و شہر لیا تو وہ پیغمبر نہیں ہو سکتا اور ہر دین و تہذیب نہیں اب بکار افکار
 مولوی حبیب انڈور اشک نظر اعتبار سے کرتی ہیں اور زار و زار عدم اتفاقی خریدار
 بھرتی ہیں **قول** کہ اگر اعدا اندوختہ بغیر قتل و صفت آمائی رام نہ ہوں گے اگر اپنے
 اس فقرہ کے معنی پر خیال کرے کہ چارنا چار محمد حبیب کا ابطال کر دے کہ کہ فقرہ ہذا
 ہی ثابت ہوئے کہ کلیہ صاحبان تدبیر انیساکا زندہ عقل بغیر صفت مائی قتل اعدا کو

اپنا حربہ کھسب کے شکم پر کیا اور منہ خون ناحق چکھا اور سکا پیٹ بیاہا اور لیس ہستی
 سے نقش صنع الہی ہکا بواہیں کو کبک سرکاٹ کر محمد حبیب کو رو برو ٹیکے محمد حبیب فریاد کیا
 ہو کر کہا الحمد للہ فخطہ یکو حضرت ذبیات چند روزہ کے لئے کیسے کیسے ظلم و ستم کراؤ
 کتنے خاندان مکر و فریب سے کا اودم کر لئے اگر بچہ ہی انجام پیمبری ہو اور بچہ ہی مقام
 رہبری تو زینت و زیبائیں فریق نہیں ہو اور پلاس و دیبا میں فرق نہیں مگر کا انجام
 خور کے ہیکر منضوب رون حساب ہے یہ **۵** من در وادی مکر خیل کا مہ کہ در علم
 بلافتی لیس نام بآپ نقل جواب ولف سوط التجار ہے جو کہ موجود ہوتا الا صنم کا رینہ چہیز
 و فضلہ خوار ہے چونکہ اس شخص کو اکثر مطالب ہوتا الا صنم وغیرہ و ایراد کئے ہیں اور بعضی
 مضامین اودہا و ہر سے ایراد کئے ہیں لہذا اسکے ابدال میں اسکا ہی ابدال ہوگا
 محمد علی کے زوال میں تمام اہل اسلام کا زوال ہوگا **سوط التجار** رینہ و صبا
 تدبیر کہ تدبیر ملا و قتل سالہ و دید طولی و از ند کلیہ اینست کہ اگر اعدا از رو سے تدبیر بغیر قتل
 و صف آرائی رام شوند جہاد سنا نیست و ہم اگر از رو سے تدبیر و جمعیت دشمنان تفرقہ
 افتد کہ سبب آن تفرقہ اعدا از مقابلہ تقاعد کنند مقابلہ ضرورت نیست نصاب ہیکم ہم تیار
 و در صبا بہارت بنیند کہ صاف بیگوید کہ تا تو از تفرقہ در شکر دشمن انداند و نیز کلیہ اہل تجویر
 است کہ در حالت صف آرائی دشمنان ہر دم تدبیر کہ موجب ہلاک جمعیت کشید و دشمنان
 و مخالفت خود باشند و آن تدبیر زیادہ اندہ باید کہ شدید و از ہمیں است کہ دشمنوں
 و ہمینہ و سیرہ و پاشند نیزند **جواب** کلمہ نزد کے ساتھ باوجودہ زایدہ کی
 احتیاج نہیں ہے یا زار فصاحت میں سماع کا سدہ کار و اج نہیں نقد معانی و بیانا
 سے مولوی جی کا کہہ خالی ہے اور صف جوہر یاں بلاغت میں گدیس کے لئے چیت
 کا سہ سفالی ہے بیجا ہی کا اگر گرم ہو گا نئی تہا گرا نا یہ چاد شرم ہے کہ ہمارے
 اصناف صحیح پر اعتراض کرتے ہیں یا بیانی غلط فصیح اسے اغماض کرتے ہیں یہاں عقل و در

تمام کر پس محمد بن مسلمہ دابونا یلہ و عباد بن بشرہ و عیوبہم اٹھائی کر کے واسطے مل کر کر کے
 کے روانہ ہوئے نہیں نہیں و مدد ملوئی و فیض ہی کے ساتھ فساد ہوئے کہتے ہیں کہ محمد بن
 مسلمہ دابونا یکے کعب کے بھائی تھو یعنی برادر رضائی تھو جبکہ یہ لوگ حصہ کعب کے قریب
 پہنچے اول بحسب تادونا یلہ پاس کعب کے کئی کعب بتواضح پیش آیا اور دابونا یلہ کی تعلیم و
 مکرزیم بجالایا شریط ضیافت ادا کر کے طعام لطیف تیار کیا اور نذر برادر بزرگوار کیا بہر ذوق
 نے لذت طعام لی اور شراب کھلا عام بی جبکہ شراب طعام سے فارغ ہوئے اور نایلہ فری
 محمد حسب کی شکایت شروع کر کے کہا کہ اس شخص کا مکہ سے یہاں وارہ ہونا ہمارے حق میں
 باہر کہ تمام عرب درپے مجاریہ و ایذا ہے راہ تجارت بند ہو اور فقر و فاقہ سے جان بلب
 و فرزند کعب اس بات پر قدحے خوش ہوا اور وقت دابونا یلہ فری کہا کہ فلان و فلان ہی
 میرے بھرا ہیں اور محمد و سلام کے حق میں بدخواہ ہیں ہم سب کی راہ سابق ہو اور جو
 برس در راہ سابق ہو کہو بطریق قرض کچھ طعام دیکھو اور جو چند روز دامت و امم کچھ کہنے
 کہا اپنے فرزندوں کو بہن کر و تو معافیہ نہیں ہو دابونا یلہ نے جواب دیا کہ یہ بات جیسا
 ملائکہ اس واسطے اپنے سلاخ کر و کرتی ہیں مرضی ہو دے تو رات کو بے آدین کعب نے
 قبول کیا جبکہ یہ سب نظام ہوا او قتل کا سر انجام ہوا رات کے وقت یاران پیچھے نے
 دروازہ کعب پر جا کر ندادی نہیں پہنچاں رستی یا کچی پر غذا کی کعب دیکھی اور سنتو ہی
 سہلہ باہر آیا محمد بن مسلمہ فری کہا اے کعب تیرے کو سر سے خوب خبر آتی ہو اجازت ہو دو
 تیرے بالوں کو ہتھام کروں کعب نے رخصت دی پس محمد بن مسلمہ فری کعب کے بال ہتھام
 پکڑ کر اپنے بھرا ہیون کو کہا کہ میان سے باہر اپنی تلوار نکالو اور اس دشمن خدا و رسول کو
 مار ڈالو پس انہوں نے ہر طرقت شو مشیر زنی کی نامزد و نجات تنہا چھوٹی کی لیکن کسی کا
 حربہ کارگر نہوا بن کعب پر غم کا اثر نہوا کعب دابونا یلہ کے زانو پر آویزاں ہوا کہ شاید
 اس کو رحم آئے مگر وہاں محمد کھان تھا شویش ظلم سے بے نام و نشان تھا محمد بن مسلمہ فری

میں حکم دیا کہ جس مذہب کے لوگ مسلمان ہوئے ہوں ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور ان کو
 دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں
 سب کی دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں
 یہاں تک کہ ان کے پاس نہ رہے اور ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں
 قرآن میں ہے کہ ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں
 لیکن اور نشان مقام دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں
 اور ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں
 عبادت الہیہ کیونکہ مسلمانان حبیب و جہاد کو عبادت مانتے ہیں اور سرایہ سادات باختر
 زمین جبکہ وہ خدع و دکر ہو تو اہل اسلام کو کیونکر دین محمد پر ناز و فخر ہے کسی دین میں کون تو
 عبادت الہیہ کیونکہ زمین پر مسلمانان کیسی بلاوت نہیں انجام کرتے براہی اور سکار سنو
 ہے اس بات پر کہ پادشہ کیونکہ نہادہ عاقبت سر ہیا و خواہ داد و جلیلہ داریت کو دھر
 دار و دھر ہر تہی گوناگون خطر دار و دھر آن سر از غصم مکنند دل شیش بہ این رساند ضرر نصیب
 خوش و میان تک دینہ الامناص کی بلاغت باطل ہوئی اور اس کو ساتھ ہی محمد علی غیث
 کی مکتبہ بھی فراغت حاصل ہوئی کیونکہ سب لوگ مولف ہدیہ کو خوشہ سین ہیں بلکہ
 فضلہ خرامہ مند اکثرین زمین پر محمد حبیب مسلمانان کو دروغ گوئی کی ترغیب لاتے تھے
 اور جن ماضی کی ترکیب بتلاتے تھے چنانچہ بن غزوہ بدر کے کعب بن اشرف یہود کو فریب
 دے مائے قتل کر آیا یا بان ظلم جل میں آجئے عدل و قتل چرایا میل میں جلال کی بھ
 ہے کہ محمد حبیب نے صاحب کو کہا کہ زمین کو کون ہے کہ کعب بن اشرف کے قتل پر کہہ کر
 اور ہر نگار کہ اس فرسول خدا کو تکلیف دی ہو اور مذمت و اذیت فریب کی ہو پس
 محمد بن سلیمان کہ جو اذن دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں
 نے کہہ دیا کہ جو اذن دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور ان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ مسلمان ہیں

اور غلام کھڑے تھا اور وہ ان بہت سرائے شہسب و سونگین جو غلاموں کے لئے تھے
 لکڑیوں کے گھرانوں کے پرندہ خیزین بلکہ غنچوں کے گھرانوں کے گھرانوں کے گھرانوں کے
 غلاموں کی بیچ کیا اس واسطے دے لاکھ ہنگامہ ہنگامہ ہنگامہ ہنگامہ ہنگامہ ہنگامہ
 اما مگر ہر قدر یکدہ لوگ جو حجاب کے ساتھ مکہ و مدینہ کے کاراۓہ کو اور غلامانہ
 و غلامانہ پہنے پیار میں وہ بھرتے تو صاحب حضرت کو فریب میں نہ آنے اور غلامانوں کا
 وہ کھانہ کھاتے کہ نہ جگر کوئی سکا ہو وہ اہل تہذیب کے بھیسے غلامانوں کی رولی
 میں شامہ صریح لہو اور میدان میں شامہ بھیل جو قولہ سا بھاو راجہ امین کا
 مذکور شد الخ ہم نے بھی سب بھاو سا کہ مولت ہند میں نفاذ غلامانوں کا ابطال کیا
 اور اس سال خدمت الہی میں شامہ و غلامانوں کے آپ نے بھی جو وقت اس میں نظر آئے
 ڈالے اور اپنی جہالت میں سے جہالت پالی تو بہت پیچ و تاکیا پا اور جہالت پالی
 اعتبار سے یا علاوہ اسکے جنگ جہل باعث املاک دین نہیں ہو سکتی چنانچہ ایش خد
 و دین نہیں دین و ایمان کہ دل کی بات پر مشعل بتا لیت قلب ملکات کے کین پیکار
 خلاف ایمان و دین جو اور برعکس ہیں اہل ہند و چین جو سب جگہ کہ جہل و جنگ جو اور
 و فریب رنگ رنگ بان سرا بیان برنگ ہو اور پاک دین رنگ البتہ جنگ جہاد سبب
 سلطنت و دولت ہو اور وہ جب ترقی شکوت و مولت باعث املاک دین و غلامانہ
 و پندہ اور اندازہ لکھت نصیحت ابجد ہو سکتا دینی میں وعدت قہری کا کام نہیں ہو
 سکتا وعدت کہ اس کے انتظام نہیں ہو جہل ملک منظر نے وعدت قہری سے ممالک سلام
 تاج کے اور اپنی خواہش کی موافق احکام شامہ کے لیکس سلمان اوکی اعلاویہ قائم
 جانتے ہیں اور شیر فداوت تانتے ہیں نہ کہ سلو مہنیر کہ بعد مرنے محمد صبا کو عرب کا کام
 بکشتہ ہوئے اور سرکش و قزاق گیری پر گزشتہ اگر اعتقاد دل سے سلام تھا تو کوسر سلطی
 انعام کا طرح غلامت سے تمام کا قولہ از قلم و دست الخ اگر محمد صبا میدان جنگ

ماہیہ جواب شکستہ ہو یہ اعتراف ہے جس سے سرشاران اسلام پر طعنہ لگایا گیا
 ان سوزیان و دیگر قیدیہ اذہی آن سرور و جی کہ دن و شکر عمارت کردن و نیزہ سرور
 برودن آنحضرت بدست دفع شر و ایذا دہی آن سوزیان و شکر اسلام بدان فرمودند تا قتل
 و زنا کنند و اوشوند آن سوزیان را قتل و عمارت نمودند و قتل نمودی قبل الایہ اشوہیں
 کلام قضاوت لازم آما اگر اوشان و رایذا دہی اہل اسلام قدم نہ بستند و نہ جیہ تیر
 شکر و نہ آنحضرت رسالت پناہ و قتل و عمارت آنہا قدم کردن شکر اسلام جائز
 میفرمود آنوقت تجاہش الزام ہی میشد مگر بعد از آنکہ سفاد را بجا آیین کشا شکستہ شد
 کہ او تعالیٰ جہاد کردن را با کفار سازین سبب طبری برآ اعلیٰ دین نمود و است
 از قواعد حربت کہ قدم دشمن و جنگ نمودن خود این بنی را کہ و مل الزام خود آمد و ایجا
 کہ نیکو لمحبت شد جواب شکر خدا کہ حسب وجہ الاعتراف نے کا عظیم کیا محمد ص
 کہ فراق سلیم کیا مگر جبکہ وہ فراق ٹھویرے او فراق فدا نگری میں طاق نور مل نہ ہے
 رسالت کے پھول نہ ہے پس بطلان نبوت محمد و پیرو اور اعلان جہالت حضرات سنا
 اب ہم ملا طلب الدین کی سانی باطل کہتے ہیں اور او کی ابکار و حکما سے کام لانی حاصل
 کہ آن سوزیان و دیگر قیدیہ اذہی دفع حاصل تقریر آنکہ محمد حسب ذی ملکی عرض کر
 کیا اور خلافت رضا میر کیا پس سید المسلمین اوراد کے مخالفین میں تفاوت نہیں جلاور
 و دونوں میں کسی کو قتل و گناہ نیستین اگر طوفان سے کوئی بھی دانا ہو تا و صبر و توکل پر پڑنا
 ہوتا اس بات وہ قاتل رہا باشد کہیں و پیکار نہ نہ و انائے ستیزہ پس سیکارہ اگر
 ہادان و جہالت نہ گویہ و خود ہندش و خرمی دل و بچیدہ و دو صاحب دل نگہباز نہ ہوئے
 و حمیدون کفرش و آرزوم جہتے اگر ازہر و جہان طیلان نہ اگر زخمیر باشند بگسلانند
 و بگو صاحب دین کے کلام میں کلام ہے بلکہ جا الزام فام فام ہے کہ کلام صاحب
 کے دشمن نہ را و کہ کہنے خود سے اخلاص و تاراج پر خود کلامیہ بیان جنگ میں

شکر کہ حضرت علیؑ کی عیبت کیا جتنی ضرر پہنچا ہے عیبت پہنچا ہے
 محمدؐ نے جو تیک کے پانچوین سال شتا کہ مارٹ بن خروارہ کو شتا کے لئے قبائل حب
 حب کر کاہو اور ماہی کے تہ سے گنا بگنا کی طرح کر تاہو میں بریدہ بن الحسب سلمیٰ بجا
 کرواؤں جہاں کی خبر لائے کے واسطے نامزد کیا اور اذن خاص دیا کہ جتدرہ روز غلوی و
 فریب ہی کا کام ہووے اور جتدرہ شتا وقت و چنگام ہووے بجا لا اور جماعت عارٹ
 کا حال شہا شپا لاپس تہیہ و ذخائر خون کے پاس جا کر انماں کیا کہ اگر حکومت کے ساتھ لادو
 کارزار ہے تو بندہ یہی تہا یا رعد و گلاہ ہے و سہریدہ کی باتوں میں آکر کہنے لگے کہ ہمارا
 ارادہ مہم ہے کہ محمدؐ سے جنگ کریں اور مسلمان فی کارنگ بینک میں تہیدہ سے روزاڑہ
 سکاری بھول کر کہا کہ اجازت ہووے تو میں ہی اپنا لشکر جمع کر لاؤں اور اس طرح شتر
 محمدؐ کے جلد شراؤن فی الجملہ تہیدہ اس بہانہ سے رخصت ہو کر پیش محمدؐ آیا اور اس گروہ
 کا حال نیک بنڈ لایا پس محمدؐ حسب ہمارا وجود انصار مہٹے اور واسطے قتل و غارت اول
 تو گون کے سوار مہٹے و درمیان راہ ایک شہر کو خیال جا سوسا مارڈو الا شہر کہ میدادی
 وہ بیان یار و انبیار ڈالامیج بخاری سے سلوم ہوتا ہے کہ محمدؐ صاحب نے اس قوم کو ایسے
 وقت قتل و غارت کیا کہ وہ سرست خواب تھو اور ناقص از فریب رسالت تابہو
 اہل تاریخ اس شتا کہ کو غزوہ بنی المصطلق کہنے میں یہ تمام روایتیں مضامین و مطالب
 روایت الاحباب و مدارج النبوت و معارج النبوت و سواہب میں محسوب ہیں اور محمدؐ شتا
 کی طرف منسوب ہیں ہر ایک روایت سے ظہور ہے کہ پیغمبر اسلامؐ غارتگر ہی سلوم نہیں کرلی
 اسلام کو نہ لکھ فرق نشیب قرار کرتے ہیں اور کفر و فساد و زون سے محمدؐ صاحب
 کو ممتاز کرتے ہیں اگرچہ ڈاکذنی سے مل وند محمدؐ صاحب کے گھر صحت ہوا اصنبت یون
 بلند گروہ سلام و نبوی سے کیا عیب ہے نہیں ہوتا اب اس فریدہ سے مؤید جنی جن نہیں جتنا
 غرضی از دولت دنیا نگاہ و عیب کس نایل بہ کہ زندہ محمدؐ از دوسے ملک تہہ و تہا

دن کو کین ہوا کہ اس کے پاس ہوتی تھی اور وہ اس کی اور یہ بھی تھا کہ
 غرض یہی کہ پیدا اور اس کے پسر کو قتل کیا اور اس کی سرشتی اور بار بار یوں ہی
 کیا قریب ایک سو کے عورت و چہرہ قید کئے اور صلہ بکروندہ کئے غلط چہرہ کی ساری
 میں محمد حبیب بنی سعد بن بکر کے قتل و غارت کے واسطے علی بن ابی طالب کو باڈ
 وہی اور علی نے اقامت حکم رسالت کی رات کو توجہ تیز رفتاری ہوتا تھا اور وہ
 کی شہار کو مہارین ستواری ہوتا تھا پس ناگہان اس قوم پر حملہ کیا بنی سعد بن بکر
 نے نہایت اختیار کی اور اپنی مشاع مسلما فن کی غنیمت قمار دی اور نہایت سبقت
 اور پیڑ بکری کئی ہزار تھے غلط ایک بار محمد حبیب نے حج کرنے کی نیت پر کہ کو جانیکا راہ
 کیا اور اپنے ساتھ خیل سوار و سیاہ لیا قریش نے جو ہر شکر کہ سے باہر گئے اور قبائل ملکر
 دھوانہ پیو اپنے ہر اہل شکر لائے کہ زیارت کہ جسے حضرت کو ایس کو ہیں اور زندہ
 حرمان میں مجھوس کہ حضرت کو دشمن مانتے تھے اور برق خرس مانتے تھے لہذا قبائل عرب
 اقامت چاہی اور محمد و اسلام کی امانت جبکہ حضرت نے اس طال سے وقوت پایا اپنے
 یارہ ان کو ترغیب دینے لگے کہ مصلحت وہ ہے کہ ہم ناگاہ غامان ان لوگوں کا جو مدخل
 استقامت قریش کے جہوم لائے ہیں اور آستانہ خصوصیت اسلام چوم آئے ہیں تاہم
 گرین اور خواب لا باقتل و غارت بیچ کرین تاکہ جو کو شکستہ دل ہو کہ قریش ہی ناخوہید
 اور حالی بیت الحوامہ سے مشافہہ قریش سے بھی جنگی سانی ہووے اور چہی طرح
 پر عورت کا سانی ہووے محمد حبیب کا یہ حکام شکر ابو بکر نے کیا کہ اس کو محمد نوہ اسطی طریقہ
 کے نہیں آیا ہی بلکہ زیارت کہہ کے لئے تشریف لایا ہے پس اس کی ارادہ پر ثابت رہا کہ
 وہ وہاں سے ساکن ہو محمد حبیب نے ہجرت کے روز سن بن قبط بن عامر کے ہمراہ نکلیں
 گئے اور اس کے قتل و غارت قبیلہ شہم کے سردان کے اول طرفین سے گزری ہجرت کا ذکر
 ہوئی انجام کلام تاہم آسانی شامل چہا چراغ انصار ہوئی اور کچھ دن و فرزند کا سبک کیا اور

کہ جو سب کو اس لیے پہلا دن میں تھوڑی سی کھانسی اور دلالت و غاری ہوا
 جو عید نہ ہو سکے کہ دن سے آٹھ گھنٹے پہلے کیا اور اس کے چار پانچ کو تالیف
 کیا اور حسب ذیل غنیمت لیا اور باقی کو اہل ہریہ تقسیم کیا غلط پیراویں میں
 محمد حبیب نے عکاس بن کناسی کے ساتھ کچھ سپاہی کے اسد اسطو ماتحت لافونی
 اسد کے ماہی کے بنی اسد اول ہی اسی جگہ ناگہانی سے خبردار ہوئے اور متوجہ ہوا
 کو کو ہمارا ہوئے بنی اسد کے گھر خالی رہے غم کو زہرے والی رہے جبکہ مسلمان
 اور کچھ منازل میں داخل ہوئے کچھ عیسیم قزندہ پایا اور کئی نظر نظر آ یا کچھ شش تمام
 ایک شخص کو گرفتار کر کے امان دیا اوس دن میں بیان کیا کہ بنی اسد کی مویشی و
 تمام خانی جگہ میں مسلمان دمان ہی گئے دو تین سو تیرا تھو گئے اوس غنیمت کو غنیمت جانے
 بطرف مدینہ مراجعت کی فقط چھوڑی سال میں محمد حبیب نے بنی سلیم کی ویرانی چاہی
 و ذرید بن حارثہ کو ایک جماعت کے ہمراہ بہت موضع جو م نصحت ازانی فرمائی جبکہ
 محمد سیلوگ مان پتھر بنی سلیم کے چار پانچ لوٹے اور ایک گروہ کو بندی پکڑا پس مدینہ کی
 راہ لی فقط چھوڑی سال میں دوسری نوبت محمد حبیب نے زید بن حارثہ کو شتر سوار کے
 ہمراہ کیا اوس وقت تک تمام قریش موضع میں تباہ کیا تمام مال و متاع
 قریش چھین لیا اور یمنون کو اسیر اور یمنون کو سپیند زین کیا کہتے ہیں کہ اوں اسیروں
 میں محمد حبیب کا داماد ابوالعاص بھی حاضر تھا فقط پھر زید بن حارثہ کو سپیند زہ آدمی
 کے بنی غلبہ کے لوٹنے کو طرف کی جانب بھیجا اور طرف نام ہو ایک پانی کا جوڑی پہنچا
 اور مدینہ سے چھپیں اہل ہریہ جبکہ زید بن حارثہ نے حالی آب مذکور میں نزول کیا بنی غلبہ
 نے گریز قبول کیا پس نید نے اس کے چار پانچ لوٹ لئے اور پانچواں حد سپیند کانکال
 کر سلا فون کو حرا لکبری اور اسد و نٹ کے فقط پھر زید بن حارثہ وہ حیدر بنی کو پانچ
 غنیمت کے ہمراہ بنی غلبہ کے غارت کو فون کے لئے نصحت کیا رات کو غارت کرتے تھے اور

کے کوئی بانی نہ پایندہ حضرت نے وہاں لاکھ ہول کی اور بارہن کو پورے محل و مکان
 پر غول کیا پہلی سال میں کسی شخص نے مینہ میں خبر دی کہ بنی ثعلبہ بنی انمارہات ان کا
 مجمع ہیں اور مدینہ کا قصد کرتے ہیں پس محمد حبیب نے ساتھ آدمی ہمراہ لیکر غلات اراکھان
 کی راہ لی جبکہ وہاں جا پہنچے تو سیکڑہ پایا مگر بنی عویین میں کیونکہ اکثر لوگ محمد حبیب کی خبر
 لشکر جبال و تلال میں چپکے ہیں حضرت نے وہاں کا مال و منال تاراج کیا اور عورت و
 بچہ کو حوالہ افواج کیا پہلا دسی سال میں محمد حبیب نے واسطے ہلاک کرنے بنو لحيان کے
 غرمہ ناگاہ کیا اور وہ تو جو جہاد افسار کا گروہ اپنے ہمراہ لیا برنظان اسکے ظاہر کے
 کچھ اطراف ملک شام جلتے ہیں اور غایب تجارت سے تمام کہتے ہیں اس فریب سے ملک
 ہی تھا کہ گہان بنو لحيان کو مار ڈالیں اور بنی عویین کی بار نکالیں گروے لوگ فضل الہی
 اس بجائے اور ہوئے اور تو جوہم فراس و دشمن چونکہ جوہم بان باشندہ دوست و بھروسہ
 سال میں محمد بن سلمہ کو تین مسلمان کے ساتھ واسطے تاراج کرنے بنی کلاب کے موخر
 صریح کی طرف روانہ کیا اور کلام قرائت کیا کہ اذہر علیک ایک کراؤ قتل جلد بینک کہ لہذا
 بن سلمہ دن کو فحشی ہوتا تھا اور رات کو رہی ہیں بوقت شب دن پر تاخت لاکر چند
 فقرہ مار ڈالا باقی نے فرا کیا محمد بن سلمہ کو بھی لخت اور بکریاں غارت کر کے ہمسو
 مدینہ آیا محمد حبیب نے شتر و گوسفند و بظور خمس چھوڑے اور باقی غارتگوں کو بانٹ دیے
 قطع ہوا دسی سال میں محمد بن سلمہ کو دس آدمی کے ہمراہ واسطے لٹنے یعنی بنی ثعلبہ کے
 کیا ذوق تیرا مل کافشا کیا رات کا وقت تھا کہ محمد بن سلمہ دن پر تاخت لایا بنی ثعلبہ ایک
 مروئے سبب جمع ہو کر کچھ دیر تک وہ دنوں طرف سے سرگرمی ہنگامہ کارزار رہی گلستان
 جسمین گل غم سے فصل نو بہار سی بنی ثعلبہ نے حملہ کیا کہ اذہر علیک بنی ثعلبہ تیرا
 پاکیا میں کل تسمان مارے گئے اور گل کے تن سے لباس جان اوٹار گئے جبکہ بنی ثعلبہ
 نے یہ کار مرواد کیا تو محمد حبیب نے واسطے ہلاک کرنے کو ابو عبیدہ بن الجراح کو روانہ کیا

حضرت سید عالم و مقام مدین سلیمان کا بندہ ہوا اور اس کو وہ راستہ بتایا گیا
 اور راہ عراق اختیار کیا اس کا طالع میں تلاش نہیں ہو طوفان اور تھکان اور سببوں میں
 عرب و سواحل میں امیرہ غیرہ میں کہ کسی حاضر ہے محمد حبیب خود اسطے غارت کر دے
 کا طالع کے تلو سوا کہ ہمراہ زید بن حارثہ کو راہی کیا اور قرآنی و اپنی بن ساعی ساعی
 کیا وہ حبیب الحکم کا طالع قریش غارت کر لایا اور حضرت کو سامنے تمام مال و دنیا با محمد حبیب
 نے فہم سلسلہ میں مال کا آپ خود و تبرک کیا اور باقی حصہ از زید بن حارثہ اور اس کے
 یاروں کے سپرد کیا روایت ہے کہ وہ مال ہوازی میں ہزار درم تھا نہ زیادہ نہ کم تھا بلکہ
 مسلمانوں کے ہاتھ اس قسم کے مال کو نہ لانے لگے تو یہود و نصاریٰ اپنی مروی محکم
 مسلمانوں پر زانی لگے پھر محمد حبیب کی گوش کیا کہ بنی سلیم و غطفان قرقہ الکد میں قلع رکھتے ہیں
 اور ارادہ فرما رہے ہیں حضرت نے اپنے ہمراہ دو تلو سلیمان لئے اور تیل و غارت بنی سلیم
 و غطفان کو سامان لئے جبکہ اس جگہ شکر اسلام آیا تو صرف شتر بان و دیار نامہ غلام
 پایا محمد حبیب نے یہاں سے دریافت کیا کہ بنی سلیم و غطفان کہاں قیام کرتے ہیں اور کیا کام
 کرتے ہیں اس کو جواب دیا کہ کانگال کرتے ہیں اور پانی کو کنارہ بگاڑ کر دہرتے ہیں
 اب معلوم نہیں کہ کہاں ہیں نیز زمین آیا بالآسمان ہیں پس حضرت نے اس کے شتر غارت
 کرنے کے واسطے حکم دیا محمد بنی سلیم و غطفان کے شتر مدین کی طرف گام
 لئے روایت ہے کہ وہ شتر یا تلو تلو محمد حبیب کو حصہ میں آئے اور فی انفرود و شتر
 صحابہ کہلے یہاں غلام ہی محمد حبیب ہی کو لیا غلط بھی جو شتر کے چنے سال محمد حبیب کو
 حصہ الحمد للہ کے لوستے کا ارادہ کیا اور اپنے ہمراہ شکر سر اور پیادہ دیار رات کو روانہ
 ہوتے تھے اور دن کو نہان ماہ سے خوف ہو کر نزل کاندھے تھے اسطے قلع راہ
 ساز بدل گئے تھے جیکہ ایک دن کی ماہ باقی رہی جاسوس نے خبر دی کہ وہاں کے لوگ ان
 کی مویشی و نامانہ دیکھتے ہیں محمد حبیب نے تلو تلو مویشی پر چھوٹائے اسامالی شتر پر

کو شہ سکت لیتے ملا وہ اسکے جس محدث بن مولوی صاحب کی مولف ہدیۃ الاصنام
 خلافت الہیہ و عیو کو اپنا امام قبول کیا اور انکی تائید میں کلام طول میں تو او کو مسلمہ
 مضمون سے کس واسطے انکار کرتی ہیں اور کیونکر اپنے پیروں پر اتر کر تے ہیں مولف ہدیۃ الاصنام
 و عیو نے مضمون شہ ترشی اپنی کتابوں میں تحفۃ الاسلام سے بھجپہ رقم کیا ہے اور کہتے ہیں کہ
 ردو ظلم کیا ہے اور اصلاح و چراہین کیا اور غزوہ جلیہ مذہب میں ہم کیونکر اپنے پیروں کی
 تکذیب کرتے ہیں اور کس واسطے او کو حقیقہ کی گشتگی کی ترکیب کرنے ہو مولوی صاحب کا جواب
 حال ہے کہ امر مذہب کو مروج ہیں فردا کو مروج ہیں اب یہ امر ثابت کیلئے کیا کہ محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم بن جنس کو واسطے مارا اور لوٹ کے انصاری کی اور عبداللہ نے تصدیا ماہرام
 میں قاتل و غارت دی اگر حالہ عبداللہ کما ازراہ شہنشاہ ہوتا تو آیت مرقومہ میں یہ
 ہی ذکر نہ ہوا ہوتا کہ تجربہ سے مشتاک کرتی ہیں اگر ماہرام میں براہ شہنشاہ قتل و غارت ہوتا
 تو اسکی کیا کفارت ہو مے حالانکہ آیت میں کشت و خون ماہرام کی نسبت سوال و جواب
 ہے اور مطابقت مطالب مذکورہ بعد ازہذا جواب ہے چونکہ آیت میں ذکر شہنشاہ نہیں ہے بلکہ
 چراغی الضمین بن جانب اللہ نہیں سو اسے اسکے جو وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن جنس کو ہاتھ
 میں نامہ دیا ہو گا اور اس کی یہ کلام کیا ہو گا کہ اسکو آج شہنشاہ بن کر رہا کہوں اور میرا
 میں میں میں میں فوٹا تو باغزوہ اوس میں تاریخ بھی تحریر کی ہوگی اور شہنشاہ تیار اور پیر کی
 ہوگی پس غدر شہنشاہ ملک ہے افساد دینیت محمد و عبداللہ بید رنگ ہے اب اس روایت میں
 اختلاف کیا ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ طریقی قرآنی کا بیان تفصیل وار جلد دوم مدارج النبوت
 میں ہے کہ ہجرت کے تیسرے سال محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مناکہ قافلہ قریش عراق کو راستہ سے راہ
 بطرف شام ہو اور او کو ساتھ مال و منال فام فام ہو اگرچہ سابق میں قریش حجاز
 کی راہ بطرف شام جاتی تھے اور اسی راہ اپنے گھر کو نہا م تے تھے کسی کا خوف نہیں
 امداد اللہ علیہ عمر بن خطاب بعد الرحمن بن عوف بنین جبکہ محمد و قریش کے درمیان فتنہ

طعنہ زن پختہ و اصحاب ہوئے کہ محمدؐ کو ماہِ جب میں جدال و قتال کر لیا احرام کو طاق و قیام
 کیونکہ عرب و جب میں قتل و خونریزی کو برا جانتے تھے اور مسلمان بھی مخالفت حکم خدا ملتے
 تھے جبکہ محمدؐ میں نفس و فتنہ گشت کیا عبداللہ بن جحش پر خروش کیا کہ میں تو تجھ سے نہیں کیا
 کہ احرام میں لڑائی بھیجی اپنے سر پر بانیِ دین محمدؐ تو میرے کہ محمدؐ جب ذوالحجہ کو اسی کام
 کے لئے روانہ کیا تھا اور اسی مہینہ کا اوکو کا تھو میں چر دانہ دیا تھا جبکہ اپنے اور الزام
 آیا تھا اس پر اتہام لگایا کہ تو نے خلافت ائین کیا اور یہ کہو بدنام بیان نہیں دے گا فرمایا
 اسی و الحمد للہ اس مال کے غسلیں سے اجتناب کیا کر لینگے اور حکمت عبداللہ بن جحش
 کو ناموافقہ کر لینگے عبداللہ اس بات سے پشیمان ہوا نہیں نہیں کار و با حضرت میں جہاں
 ہوا پس حضرت نے سورہ بقرہ کی ایک آیت بنائی اور ساری شکایت مٹائی حاصل آیت
 یہ کہ اگر ماہِ احرام میں قتل جنگ گناہ کبیرہ ہوا و غیرہ اسے تارکیت تیرہ سکن مسلمانوں کو
 کعب سے نکال دینا اس کو بھی زیادہ گناہ ہوا و مخالفت کتاب اللہ ہے جو حکم خدا و سنت الاحباب
 جو کمالِ شہادت کے نزدیک سیرت کی کتاب ہے ہم نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں بنائی
 ہے البتہ لکھیں ہیں گفتگو عبارت آرائی ہے مصنف اعجاز محمدی و ہدیت الامام و طبع النبی
 و غیرہ ہر ایک مخالفت اسی بات کا قائل ہے کہ عبداللہ بن جحش براہِ اشتہار ماہِ احرام میں قتل و
 غارت کا قائل ہے کہ اس سبب عدم رویت ہلال کے جادوی والا خیر کے قتل و گنہ
 اور واقع میں آویں دن تھو اس واسطے ماہِ جب میں جنگ کی اور قدح غفلت سے جنگ
 پی اس امر سے کہ محمدؐ جب ذوالحجہ کو نامہ دیا تو قتل و غارت پر آمادہ کیا اور عبداللہ بن
 اپنے ہمراہیوں کا سر ملدہ پایا اور اوکو فریاد ماحی بنوایا سو اس کو سی محمدؐ ملی گو کہ
 ابابہ بن ہر او کوئی اور کئی بکر فکر پر خدائیں فی الحقیقت معذور تھے تاشی سے انکار چاہیہ
 اور کہ رویت الاحباب نے نہایت نہیں جس شی مسلمان کو صحت رویت الاحباب یہ صحت ہر وہ
 ایک طرف ہے صحت رویت الاحباب میں اس قدر ثبوت دینگے کہ سوری محمدؐ علی چار ناچار

کے ہوا اور انکیا اور اسکے ساتھ میں ایک مرد یا کذا آج سے تیس برس سے دن اس خط کو بھول کر
 چھوٹا اور کچھ کم کر اس میں کچھ ہوا پس عمل کرنا عبد اللہ نے تیس برس سے روزہ خطا پڑا اور اس کے
 معذرت کی مطابق عین غلطیوں پر بار بار تین چار قافلہ قریش کا انتظار کرنے لگا صیاد بڑھ
 جس جوے طیل نثار کرنے لگا اس انتظار میں طاعت کی طرف سے ایک قافلہ لگا یا گیا وہاں
 اس وقت میں ماویا جیوت اہل قافلہ کو یاران محمد نظر آئے جہاں سے تھوڑے
 پس میں کچھ لگے اسی جگہ سراسے مقام نہیں ہوا جس کا اس و آرام نہیں جلد اس مقام خط
 سے چلنا چاہیے اور جاہک سے نکلنا چکا ایسا نہ ہو کہ مسلمان ہم پر حملہ کریں امدت جلد
 کریں مسلمانوں نے براہ قیاد معلوم کیا کہ اہل قافلہ ہمارا ذکر کرتے ہیں اور بھاگنے کی فکر
 کرتے ہیں پس انکو فریب دینے کے لئے عبد اللہ ابن جحش نے اپنے ہمراہیوں کا سر ہنڈوا دیا
 اور ایسا ظاہر کرایا کہ یا حج کو جائیو اے ہن اور یہاں بقدر ضرورت فروکش ہن اور
 روزہ رجب کی تاریخ اول تھی یاران محمد انکے سناؤ کے لئے باہم کہنے لگے کہ حج
 رجب کی پہلی ہے یا ہادی الاول کی پہلی ہو تاکہ وہ مسافر ہمیں کہہ سکیں کہ حج پیش ہے
 اور ہمارا اور انکا ایک ہی کیش ہے چنانچہ حال دیکھ کر اون لوگوں کی خاطر جمع ہو گیا
 اور مسلمانوں کی طرف سے تشویش مندرج ہوئی پس مسلمانوں نے قتل و غارت کو نہایت
 جانتا مسلمانوں کی قیمت مانگنی قریش میں سو ایک کو نشانہ تیر کیا اور وہ جس کو اسیر
 کر ایک بھاگ گیا جس کا نفل نام تھا کہتے ہیں کہ یہ تینوں قریشی بڑے غرت و انتہا اور
 نامور دیانت و غرور ملک عبد اللہ بن جحش نے مساع قافلہ قریش غصب کی اور عقیدوں کو راہ
 شرب لی جبکہ مدینہ کے نزدیک یا تو اپنی رائے کی موافق پانچواں حصہ مال غارت کا حق
 موشیہ دیا باقی مال اپنے یاروں تقسیم کیا اور یہی قاعدہ مصنف قرآن کو تعلیم کیا کہ اگر
 آج تک محمد صبا کے لئے خمس قرآن میں داخل نہیں ہوا تھا اور بواسطہ جبریل نازل نہیں
 ہوا تین وچ قرآن ہوا اور شمس مسلمان جبکہ قریش حکمت عبد اللہ سے خبر باب ہوئے

کہان میں بالکل ان کی یاد سے کہ جس سے اس میں از خود کسی سبب سے نہ ہو
 ایک چیز ہے جو کہ سب سے پہلے پر نہیں آتی ہے بلکہ جو کہ غلط فہم کرنا ہو کہ اس کی
 تہذیب میں باہم مل نہیں ہو لہذا آج کے چار مضمون میں نہیں جو کوئی ان چند امور
 پر کہ برائے اندر دیوتا میں کہ خوب کئی گھر میں اور حلال عبادت میں محسوب نظر ہو
 کہ یکا باغ و زمین کر لگا کر نیت حضرت بدی اور دل میں جو جس حسد ہو کہ نہ کہ جس وقت ہو
 نے دیکھا کہ جھکو ترک لذت کی طاقت نہیں ہو اور اس قدر عبادت و ریاضت کی قیامت
 نہیں تو واسطو احوالے مجاہد کو تعمیل آئے اور اپنی عدم استطاعت کو دلیل لائے
 اب بیان محمد علی کی زبان پر گالی ہو جو کہ بیت الخلا سے سقط گوئی کی نالی ہو۔
سوط الجبار لاجرم سخت احمق ہو عدم استطاعت کا لفظ حدیث میں کہاں
 ہے جواب نمبر کن حق کو کہنے سے آئندہ نہیں ہوتا شک و شبہ نہ ہو کہ جو
 پروردہ نہیں ہوتا **۵** میں کیا علم جو حق بد زبان سے بگٹل جو کہ نہیں نقصان
 خزانہ اگر تمام باتوں کا الفاظ ہی پر مدار ہو گا تو اس افق حدیث مسلم کے ہر ایک بیان
 زنا کا ہر گاہ کہ حدیث میں نطق و بعد کو بھی زنا نہ لکھا ہو اور بولنے والے اور دیکھنے
 والے کو زانی قرار دیا ہو وہ حدیث بھی جو (اصحیٰ ان زنا ہما النظر والاذان زنا
 ہما الاستماع واللسان زناہ الکلام والید زنا ما یطش والرجل زنا ما یخطی یعنی
 دونوں آنکھیں زنا افکا دیکھنا اور دونوں کان زنا افکا سنا اور زبان زنا
 افکا بات کرنا اور ہاتھ زنا افکا پکڑنا اور پاؤں زنا افکا چلنا فقط اگر الفاظ
 ہی پر ساری باتوں کی بنیاد تو بھر و نطق وغیرہ بھی سامان زنا ہی ہیں کوئی مسلمان
 زنا سے بڑی نہیں ہو کہ وہ سیکھ لے بہتری نہیں البتہ جو کوئی مغلوب کسی دوسری ہو گا
 وہی زنا سے بڑی ہو گا پس نمبر اسلام کہ تمہاری آئین صحت ملک ہو کہ کہ مذکور
 پاک ہے کہ وہ اندازہ پر انہیں تھا اور صبر و سحر سے دیر انہیں برتنہ دیکھ گینت

میں کلام ہو اور تا قیامت اور نیز ہمارا الزام ہو **سوط الخ** اور یہ کہ جو شخص
 ہی خیر میں نہیں ہے اور کابرہ ہندی اس کی تائید کرتے ہیں چنانچہ بہرین بنی انجلیہ میں اس
 دعا کو مل گیا ہے کہ ریاضت کرے کہ کو چاہیے کہ ہر فعل میں حفاظت اعتدال کرے اور فطرت
 و فطرہ عمل میں نہ لاءے **جواب** اگر اوپر مذکور ہیں کہ میں یہ مطلب کہ ہر تو کو
 یہی ہو گیا کہ عبادت سے عبادت میں فعل اعتدال ہو مگر نہ ہر اور بلا سے افراط و تفریط
 سے محفوظ جبکہ کسٹل و کسٹل کا نکل ہو اور عنایت یزدی پر توکل تو عبادت شاد کا
 اختیار ہوا و سنیاں اور ہاں پرستہ کا اور ہنگامہ اگر دیدہ حد میں سب کے لئے عموماً تیار
 ویراگ منوع ہو گا تو برہمچریہ و سنیاں کس کے لئے شروع ہو گا ایک گروہ ہندو آخر میں
 فاطمہ ربیکا ادنیٰ و اعلیٰ بستر غفلت پر نایم و مکیا ملائکہ بدن برہمچریہ کو گروہ ہندو کا
 وجود ناممکن ہو جیسے کہ بغیر آتش کے ظہور و دو ناممکن ہو خواص کو عبادت شاد سے منع
 کرنا کیسا و تیرہ نہیں ہے جو محض حساب کی مانند کسی عقل و ذکا تیرہ نہیں کہ اوہ ہون و عبادت
 کو عبادت و ریاضت سے نفور کیا اور شراب ہوا و ہوس سے غمور قطع نظر ازین مولوی
 محمد علی حدیچہ ہارم سوط الخبار کے صوفی شخصیت و چارم میں خود کہتے ہیں کہ نفوس قدسیہ
 کو اس عالم کے عیش و عشرت کی پروا نہیں ہے اور سرخ و تکلیف سو زبان پروا نہیں
 اصل عبارت آپ کی بلفظ یہ ہے جو نفوس قدسیہ کا اس عالم کی لذائذ و نعمتوں کو حقیر و حقیر
 ہیں اور نیکے نزدیک عیش و آرام اور نکالیف و آلام غیبیہ سب برابر ہیں بلکہ بسا اوقات
 اس سے متنافر ہو کے خدا تعالیٰ سے آرزو فقر و سبکدوشی کی کرتے ہیں انتہی اب آپ کی
 کی زبان سے ثابت ہو گیا کہ حضرت و صحابہ نفوس قدسیہ میں شامل نہیں تھے اور جناب
 کے اس قول پر محال نہیں ہے کہ آپ نے جو شروع الیکہ نامی کا حوالہ دیا ہے بلکہ ہاں میں
 پر کالہ پر کالہ کیا ہو رہا ہے نہ ہیکہ عالم نہیں ہے اور محمد علی کی طرح اس کی رسالت میں
 چنانکہ وشت غلات میں آپ کا ہر ہر سوط اس کی رسالت آپ کے نظریہ سے

یہی ہے جو
 نبی کریم

بہت سے مشرت بدلے سے حضرت کو کچھ بھی یاد نہ رہا اور معلوم نہ ہو کہ یہ کون سا
 سیدہ ہیں۔ مگر اس خود حضرت باہر فرما رہے ہیں کہ یہ حضرت سیدہ ام سلمہؓ کو کہتے ہیں۔
 آئینہ اختیار کیا ہو۔ **۵** ان دنوں دل بہانے جانی ہاں کہ سب سب سے بڑی برکت قسم آتی کہ
 یہ نعل نظر انہیں یہاں تک ظاہر ہو کہ جیسے یہ یہ قبلہ کر پاب میں خود حضرت نے سوئے تھیں کی ہر
 ہی یادوں کو ہی امامت محمدؐ کی دینی مگر وہ دن میں جس کو کسی کو کھانا نہیں دیا اور اولاد
 گناہ نہان و آشکارہ نہیں کیا شاید کہ اسے خیر و مہربان ہو کہ کبھی وہ مہربان بنی گناہ نہیں
 کہ کھانا حضرت صاحب الزماں تا ماہی کوئی آگاہ نہیں ہے جو وہ سے درشت و مکتا پیش
 کیجے اور صاحب کم پوش و بیکو **۶** اندر و بخت تو ان کے متفق ہوا الخ خود حضرت نے تجربہ
 کیا یا صحابہ نے یہ تقدیر اول محمدؐ صاحب کو تحمل فرموا وہاں ہیں اور مرض تعلق سے اخافہ ہو گیا
 نہیں یہ صورت اول ریاضت شاق و شہوان نہیں ہو اور اس کا شاق گہر کا نہیں
 در صورت ثانی حضرت نے صحابہ کو اپنے اوپر قیاس کیا اور ارادہ اضلال عوام انہاں
 میں حالانکہ ہر انسان یکساں نہیں ہوا مگر کس مخلوق کا دل دور ان نہیں **۷** آدمی
 آدمی میں انتر ہے کہ کوئی میر ہے کہ کوئی بہتر ہے پس البتہ خاطر حضرت میں یہ بھی غلط
 گذرا ہو گا کہ اگر صحابہ شعل ریاضت و عبادت ہو تو بیکو فیضیاب نیکبختی و سعادت ہو تو بیکو
 لہذا او کھریاضت سے مانع ہوئے اور عارج و صرفت مصالح اس کا نام نہ لے کر بیکو
 محمدؐ صاحب پر ہمارا الزام نہ لے کہ یہ تقدیر وہم اگر صحابہ ایمان میں کامل ہو اور ریاضت
 شاق کو حامل تو حضرت کس واسطے او کو مانع ریاضت شاق ہوئے اور کس واسطے فرام
 برداری ملیس پھر شاق ہوئے کہ نہ کسی کو ریاضت ہو مٹا نا طریقی ملیس ہے یا بیوہ اہل
 ملیس اگر نہ صاحب محکم ایمان پہنچے مٹا نکلا تھا مقدم حضرات راو شہر میں خیر
 باب یہ مٹا تھا تو حضرت کو یہی لازم تھا کہ یادوں کی بے تکلیفی کر تو اس کا حق پیری
 دیکھا و کھو حجاج عبادت گزارنے اور تلاش پر اس نفس میں در بند ہوا تو لہذا نہایت حضرت

۲ فرشتوں پر سحر نازل فرمایا اور جیسے اونکو اکثر لوگوں کا ایمان نازل کیا یا پس خود
 قہاری زبان اور آیت قرآن کی ثابت ہو اگر خدا سے اسلام حکم اضلال دیتا ہو اور نبی اکرم
 کو تہرہ اہل ایمان جو نکال دیتا ہو اگر اچھا قرآن پر اعتقاد ہو تو حکم اضلال کیونکر نکال سکتا ہو
 بہرہم کہتے ہو کہ حضرت سواقی حکم تشرعی کو غفلت سے غور کو کاغذ شمار کیا اور اسکے سینہ سے جو
 آداب پار کیا بہرہم کہتے ہو کہ عزرائیل خشنہ مطالبی حکم تشرعی کے تمام نبی آدم کو مان ہو
 مارتا ہے اور انا اللہ واد اپنے دمان سے پکارا تلے بہرہم کہتے ہو کہ محمد حبیب فی سواقی حکم
 تشرعی کے مکر و فریب سے ابورافع تاجر و عیو کا خون کرایا اور اپنے تئیں درمیان مجرم
 عرب ملعون کرایا یاروں کو قتل و غارت پر مامور کیا اور مادہ تاراج نزدیک دور
 کیا خون ریزی شمشیر باندھی ڈاکہ زنی برکمر بنا دیر باندھی بہرہم اسی طرح موصوفی
 روم شمر تشرعی کہا کہ بھتا ہو کہ ایک ولی اللہ حضرت آگاہ و حسب حکم تشرعی کو زگر گرفتہ
 سے لگی جینے تک غل ناکارہ کرایا اور بیابان نادانی میں بیچارہ کو آوارہ پہر اپا پر
 مولوی محمد علی کس منہ سے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے حکم اضلال نہیں فرمایا اور یہی
 کا استعمال نہیں کرایا عنکہ اب آپ ہی کے قول سے ثابت ہو کہ شریعت محمدی تشرعی
 نہیں ہو بلکہ دفتر جہالت ہو اور سرسبب اضلال ہو کہ دمان اضلال خاص عام جائز ہو
 اوس پر خیر سلام فائز ہو کہ اوں حضرت فی صحابہ سے عبادت و ریاضت ترک کر گئی
 خوب حقیقت حق و باطل درک فرمائی سموط الحجاز بعض صحابہ نے یہ عہد کیا کہ
 مدت الحروزہ رکھیں اور تمام بات جاگین اور عورات کے پاس بخاؤں تو چونکہ یہ
 امر شارع کو پسند نہیں اور از روئے تجربہ متواتر کے تحقیق ہو ہو کہ انجام ایسی ریاضت
 مشاقہ کا اچھا نہیں ہوتا جواب زیادتی نے مولوی جی کی سرشت میں ملو کیا
 ہے نہیں نہیں اندھون دخل کیا ہو کہ جلد بجا افظا نامہ لاؤ ہیں اور نقب بواضغولی
 اپنے اوپر عائد کرتے ہیں شاید کہ ترنگانہ جو ہے و گرنہ بخاؤں کے بعد لفظ کو کسو سطر

ہی ہو اور وہ ہر امر میں تابع ہے جو کوئی اس کے الزام دیتا ہو وہ راہ انتہام لیتا ہے ہر ایک کو
 کے حکم کا یہی حال ہے ہر ایک کو جو اس کا ارادہ ابطال ہے وہ جہاد پود اسطے فنا میں مگر دنیا
 صفت و فنا میں جس میں کہ خوشنودی کبریا یہ فخر ملائکہ انبیاء و دوم آنکہ ہر ایک کام میں
 مقصد ہر فرد کی کریں اور قانون حسد و خد عبادی کریں چنانچہ محمد مصباح و اپنی عرض کر کے
 اکثر لوگوں سے چوٹ تلوا یا اور اکثر کے منہ پر باب فریب کہلوا یا حضرت نے قتل حصو حکم کیا اور اپنی
 گردن پر خون مظلوم لیا مگر کیا کچھ کہ تم لوگ ان استغاث کو نہیں جانتو اور انکو احوال و افعال
 قابل رد نہیں تیرا و ن و کنس کے افعال و اعمال کو یہی ان ہی حضرات کی گفتا و مذاکرہ
 خیال کچھ و او را ایک ساتھ سب کا ابطال کیجئے اندر دیوتا و دانا سراسر اٹھانی ہو اور تاج
 حکم پر دانی ہر دم خوف خد سے ڈرتا ہے اور ہر ایک کام میں ہر وقت رضا کی کرتا چنانچہ کمالی
 اور پست میں ہے۔

भयादस्याग्निस्तपतिभयात्तपतिसूर्यःभयादि

द्वश्च वायुश्च सृष्टुर्धावति पंचमः

مازل آنکہ اندر دغیرہ جو کہ دیوتا و دانا کے خوف میں پرمانا کے خوف سے اپنے اپنے کام میں
 معروف ہیں فقط یہی مطلب تیرہ ہی افیشد میں بھی آیا ہے چنانچہ۔

मीयास्माद्वातःपवतेभीयोदेतिसूर्यःभीयास्माद

ग्निश्चेन्द्रश्चसृष्टुर्धावति पंचमः

سقوط الحجار اتی رہا یہ امر کہ آیا یہ سول اندر سے مطابق حکم تشریف کے ظہور یز
 آیا تو یہ ہر گز ممکن نہیں کیونکہ تکذیب و سخی خود مباہارت و فخر کہ منشا اس کا قصد تہانہ
 حکم تشریف علاوہ بران کسی شریعت میں خدا تعالیٰ نے ایسی بھیجائی و اضلال کا حکم نافذ
 نہیں کیا اگر آپکی شریعت میں کافین کو حق میں یہ امر جائز رکھا گیا ہو کہ مخلوق کو عبادت
 سے ہٹا کر ضلالت و فتن و مجرین ممالین تو باقیین سمجھ لیں کہ وہ شریعت نہیں ہو بلکہ دفع جہالت

خدا سے محمدؐ کا مکمل حرام پر مامور کرنا ہوا اور بدعت منکرات میں کثرت شرک سمجھ کر ناہمو جس
 مذہب میں سجدہ انسان کے لئے حکم شرع ہو وہ سب جہالت کی فرغ ہو یہاں تک مخالفت
 حکم کو اپنی دشمنی کا ابطال ہوا سخت و اقبال کہہ کن کو مشاطہ مال ہوا اب جواب متواضعیہ
 جاتاہے اور پروردگار باریک بین حوالہ مقراض کیا جاتا ہے **قولہ** جو شخص کہ موجب گمراہی
 و باعث منکرات ہوگا الخ اندر دیوتا و اصلاسیہ گمراہ نہیں کیا اور کوئی حکم مخالفت کتاب اللہ
 نہیں دیا عبادت کے مٹانے اور گمراہ کرنے میں بہت فرق ہے جو تہذیب شرق ہوا اندر دیوتا
 بشور و پیر و غیرہ کو عبادت ریائی سے مٹایا اور محمدؐ نے صحابہ کو جو اسے نفس کا گھر چکایا
 پس خود سچہ لہو کہ جو رتکا سبحان یحون کون ہے امتناع شیطان ملعون کون **و**
 رستان و کا زبان میں فرق ہو چکر گس چشم بتان میں فرق ہی ہو پھر ہی مولوی صاحب
 کی بیدینی ہو کہ باعث منکرات کو مرد و ماننے ہیں اور مستقبل و غارت و زنا کو محمود جان
 ہیں جیسے کہیں موجب منکرات و شرارت ہیں ویسے ہی خضر و محمدؐ و مستقبل و زنا
 و غارت ہیں جسکی ولایت ثنوی شریف میں مذکور ہے وہ وسیلہ فسق و فجور ہے کہ اس کو چپہ
 مہینے تک زگر سے فعل حرام کر دیا اور اسکا نام الہام و مرہایا حیل قتل و ما یاد ہی خضر
 و عزرائیل ہیں کیونکہ ممتاز از ابیس عزرائیل ہیں محمدؐ صاحب باعث راہزنی و قزاقی و کشت و
 خون ہیں بہت پہلے تہذیب طین تاج فخر دون ہیں اگر مولوی صاحب کو نیکے بد کی تیز ہے
 تو سو گند محنت غریزہ فرما میں کہ حضرت وہاں میں تفاوت کیا ہوا و فیما بین منہب دوستی
 و عداوت کیا ہے **قولہ** پس اگر اندر کو شیطنت سے اس بنا پر چلتے ہو تو راون و غیرہ غلہ
 کو کیوں بڑا بتاتے ہو فقط عمل کر نیکے دو طریق ہیں اور عاملون کے دو طریق ہیں اول انکے
 رہنا خدا سے دوستی پرچا نہیں اور حقیقت نیکی و بدی تہذیب جانین چنانچہ اندر دیوتا کا کوئی کام
 بغیر رضا جوئی نہیں ہوا و سو اصلاح و نیکی نہیں جو حکم کہ درگاہ ایزدی کو نزول کرنا ہو
 و چشم قبول کرنا ہو و حد سے بری ہو اور بشر از خودی و خود سری ہو اور کو ہر ایک کام میں

الیٰ اور حکمت شیطانی آدم و حوا بے یار و مددگار ہوئی کہ خدا نے خبر سے بجاہ اسطبات کی اور حکمت
 نورانی وہی پہلے آدم و حوا بے یار و مددگار ہوئی کہ میری پیدائش سے کتنی
 مدت پہلے نورانی مرقم ہوئی ہوئی کہ میری پیدائش سے کتنی برس پہلے نورانی مکتوب
 ہوئی اور اس میں تیری طرف علانیہ نافرمانی منسوب ہوئی آدم و حوا کہ پس مجھ کو کس واسطے
 ملامت کرتے ہو ایسے امر کی نسبت کہ جو خدا تعالیٰ کو منظور ہوا اور میری پیدائش سے کتنی برس پہلے
 نورانی میں مذکور ہوا فقط یہاں ہی معلوم ہوتا ہے کہ امر شرعی میں امر ٹکونی ہو اور غلطی غلطی
 یقینی ہو معنی امر ایسے سے ثابت ہو گا کہ دوزخ و بہشت کا امر ٹکونی نہ رہا ہو امر شرعی
 محض بیکار ہو چنانچہ ہماری و مسلمین روایت ہے کہ قال رسول اللہ ان العبد لیسئل عمل اہل النار
 و اہل الجنۃ و عمل اہل الجنۃ و اہل النار و انما الاعمال یعنی محمد مصطفیٰ نے فرمایا کہ تم
 بندہ کہتا ہے کام دوزخ و بہشت کے اور تحقیق وہ ہوتا ہے بہشتیوں میں کہ اور کہتا ہے کام بہشتیوں
 کے اور تحقیق وہ ہوتا ہے دوزخیوں میں کہ اور نہ میں اعتبار عمل کا فقط یہاں سے جانا جاتا کہ
 کہ امر شرعی کوئی بات نہیں کہ اور اس کو کسی امر کا اثبات نہیں بہشت و دوزخ کا امر ٹکونی
 پر قیام ہو اور مؤلف سوط الجواب جو ٹون کا امام ہو بندہ مذکور بالکل تقدیر کا قصور ہو
 اعمال نیک و بد کی احتیاج نہیں کہ اور مقصود محمد مصطفیٰ کا علاج نہیں **قولہ** در امر
 تشربی مصیان ممکن مست بل واقع خط جبکہ قبول آچے امر شرعی میں مصیان واقع ہوا کہ
 امر ٹکونی اس کی تعمیل کا مانع ہو تو خود سمجھ لو کہ عاصی کون ہو اور بائی سابقی عاصی کون ہو جس
 صورت میں خدا خود جانتا ہو کہ میں ذلک کی سرشت میں بدی کی اساس ڈالی ہو اور عمر کی
 قبل میں روح خناس پالی ہو پس کیونکر کہہ دو کہ مکمل کرنا ہو اور کس واسطے دشت مکاری
 میں میرا کتاب ہے عرض کہ جس حال میں دخول جہنم سے مخالفت امر ٹکونی دشوار ہو تو امر شرعی
 محض محبت و بیگانگی ہو **قولہ** چنانکہ دشمنان بظہور آمدہ فقط جبکہ مولوی صاحب نے مکرم
 آدم و حوا امر شرعی قرار دیا تو شرک مرتکب ملائکہ مسلم پر اقرار کیا اس کو بھی لازم تھا کہ

۹
 ہرگز نہ کہہ سکتا ہے کہ

غلام کیا اور بعد ازاں آدم سے انکا بیٹا کیا اسبطر خاں آدم کو مخالفت مکر کہ مکر کی اور کلمہ
 شیطان اختیار کی شجرہ منورہ وغیرہ کیا یا اور کلمہ عصمت پر یا تم سے ڈرنا یا غرض کہ اس آیت
 سے آپ کی مراد نہیں آتی کہ پہلے تشریح امر تکوینی نہیں نظر آتی **قول** اور بظہور آیہ بہشتیہ
 آنست الخ یعنی جو کچھ کہ بندہ کو صادر ہوتا ہے تمام حکم خداوند ہوتا ہے خدا جیکہ نیکی و بدی
 حکم خدا کو کہ کسو اعلیٰ بندہ کے لئے جزا و سزا کیونکہ جو کوئی مجبور ہے وہ ہر حال میں معذور
 ہے مجبور کہ جزا و سزا دنیا عدالت سے دور ہے اور خدا سے محمد یہ کہ علم و عقل میں فتویٰ کی کہ اول
 بندہ سے فعل خوب و زشت کرتا ہے بعد مستحق دو نفع و بہشت فرماتا ہے اگر عادل ہوتا تو
 خود دو نفع و بہشت میں داخل ہوتا کیونکہ جس کو فعل نیک بد سرزد ہو گا وہی سزا و انعام
 و حد ہو گا **قول** چنانکہ در بہا بہارت ست ہر یہ تقدیر بود وہاں پیش جو آید نقطہ سہاری
 کسی کتاب میں نہیں ہے کہ بے سلسلہ اعمال تقدیر ہوتی ہے اور بغیر نیکی و بدی کی تنظیم و تخییر
 ہوتی ہے ہمارا یہی اعتقاد ہے اور یہی ہے و یہ مقدس کا ارشاد ہے کہ جو فی تقدیر باہم
 ہے اور ساری کو تا ہی تدبیر باہم ہے پس سند بہا بہارت آپ کے حق میں باخ فہمیز
 ہے اور نزاع سلوک کی ہرگز دفع نہیں **قول** دوم امر تشریحی کہ بندگان را فرمودہ کہ
 چنان کنند و چنان کنند نقطہ تعلیل و مدغم تعلیل امر تشریحی تقدیر میں شامل ہے یا نہیں اور
 مانند امر تکوینی لوح محفوظ میں داخل ہے یا نہیں بر تقدیر اول امر تشریحی امر تکوینی وغیرہ نہیں ہے
 اور نیامین تعادلات مانند کعبہ و غیرہ میں بر تقدیر دوم یہی حاصل ہو گا کہ صحاح ستہ کا
 باب بیان بالقدیر باطل ہو گا کیونکہ وہاں یہی مذکور و مسطور ہے کہ بندہ مجبور و معذور ہے خدا
 تعالیٰ نے پیدائش انسان سے پہلے ہی اور اسکا جلا مال رقم کیا ہے بعد جلاہ گریبان
 آدم کیا ہے صحیح مسلم میں روایت ہے کہ در بیان عالم روحانی آدم و موسیٰ میں بحث و تکرار
 ہوئی اور تاخیر روح موسیٰ خلوت شوسا ہوئی اور وہ میں حاصل یہ ہے کہ موسیٰ کو
 آدم سے کہا کہ خدائی مخلوق اپنے ماتم سے بنایا اور باع جنت میں بسایا ہے تو نہ مانا تو

پہنچائی ہو کہ عورت چڑھی مروئی ملوک نہیں ہو سکتی اور نہ ملوک کسی مانند تسلیمان جملہ ملوک نہیں
 عورت متمتع ملک مرد پر یا نہیں بر تقدیر اول متمتع ہرگز حرام نہیں ہو کہ کسی وقت نہ اس و الاثم نہیں
 جیسے کہ عہد حضرت بن روا تھا اور میں شہوت کی دو امتحا ایسے ہی باب بھی سباح ہونا چاہیے
 اور نو از نکاح بر تقدیر دوم ہر وقت زنا ہے اور قامت عصمت کی انحراف نہیں مل سکتا
 بلاشبہ زنا تھا اور عقلاً و حضرت کو مثل الملیس سولہ انوار اگن نا تھا مولوی صاحب ذرا اور
 وہ بیان کریں اور از روی ایمان بیان کراد ہوں (خصوصہ چارم سلطان مجاہد کے منہ فہم
 میں کس طرح صحبت طال میں ملوکیت عورت کی ضرورت سمجھی ہو اور ملت زن متمتع کی کیا
 صورت سمجھی ہو اگر بغیر ملک ہونے عورت کو متمتع کو ملت ہو تو نوک کیونکر ملات ملت ہو اگر
 عورت متمتع ہو کہ ملوک ہوگی تو شہوت متوفی زنا کیونکر متروک ہوگی اگر ملت کا حکم متمتع
 ہی پر ماسی تو ایسا کس صحبت کر نیا لاکھ کیونکر زنا کا ہو حال آنکہ مولوی صاحب کی راہ میں
 بغیر شہوت ملوکیت عورت کے جماع داخل جواز نہیں ہو اور مرد متمتع زانی سے متمتع نہیں ہو
 لاکلام حضرت ذی شکر اسلام میں فوجہ بوائیں کو کونشک روح صحابہ و ام زنا میں ہوا میں
 لہذا بلاشبہ شک حضرت و شیطان کا ظہور میں آیا یا فوجہ آپچی اور اک دشور میں آیا
 کہ مکمل شارح پر حکم کرے ہو اور شہوت پیغمبر پر حکم **وطالب الخاریت** پکا عقیدہ ہے جو
 کہ ریاضت و عبادت ہٹا نامرد ہمد گاہی کے اختیار ہو تو جو شخص کہ موجب گمراہی اور
 باعث ضلالت ہو گا لامحالہ حکم تکوینی اسی حاکم مطلق کو ہو گا پس اند کو اگر شیطنت سے
 اس بنا پر جو تو کنس و راون وغیرہ اشارہ کیوں مہربان ہو وہ وہی جو کچھ خیال کرے
 اور اضلال کے کرتے دے اور خدا کی عبادت سے ہٹا دے حکم تکوینی ہی تھا اور نکو او اضلال
 میں اصلاً اختیار قبل نہ ہو **جواب** قرآن و حدیث میں حکم تکوینی و تشریحی کی تقریر
 حنی و جلی نہیں ہے کہ کسی امر سے انہی پر عمل نہیں ہو بنا و سے کام نہیں نکلتا نطفہ
 حرام و نام نہیں چلتا اگرچہ اپنی بات کا پاس ہو اور بغیر غمات ذاتی کامیابی بحث

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں بھی ملک کی سزا میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 است ہی ملک میں ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 کہ کہ وہ ملک کی سزا میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 فرشتہ جو کہ بی بی سے ہی ہے اس کو ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 ہو کہ وہ ملک کی سزا میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 سے جاری کر چکا اور کہ ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 ہے ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 وہ ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 اصل عبارت تہذیبی ہو کہ ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 اللہ تعالیٰ ہذا ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 وہ ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 میں ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 کہانی میں ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 میں اگر ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 نہ ہو کہ اس ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 کہ ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 ہوتا اور ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 کہ ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 سے ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے
 کہ ملک میں سے حال کی بہت سی ملک میں ملک کی سزا میں سے

کہ انصاف سے انعام کر لگے اور اندر دلوں میں باعزت اور عزت میں رکھیں اور اب
 سخن خاص حق و دل ہمراہ دیکھ دو ورق **سوط التجار** دوا دوم پر بہ مہابہارت
 مذکور است کہ چون بشور و پ عبادت غفلت خداند و پرتا تا از قریب کہ ساد از کمال عبادت
 پرستی شوی شود و خواست کہ اور از ان عبادت باز دارند و نشان حسب حال پریشان و غفلت
 سبحان اللہ قطع ازینکہ و گمراہ کردن و باز داشتن از عبادت گوید سبقت از پس بدو
 این شاہنشاہ دینا بیان دین دلالی و مشاطہ گری ہم نے نظیر دین **جواب** اس روایت
 کے شروع میں یہ بھی مذکور ہے کہ تو تیار چاہتی ہے اندر دلوں کی خصوصیت بشور و پ کو جو وہ گمراہ
 کیا تھا اور اسطرح مخالفت فائز جنت کے خود بخود یا تھا بل اس فہم پر ہی اندر دلوں
 کی دشمنی بیکر باندھی اور بیکر عبادت و ریاضت لڑنے کے کشیدہ و پیر باندھی اہل عبادت چاہتا ہے کہ

स्यष्टा प्रजा पतिर्ह्यसौ हेव श्रेष्ठो महानपाः स
 पुत्रं वै विशिरसमिन्द्रो हा किला सजन् ॥ १ ॥

एतं संप्रार्थयन् स्थानं विश्वरूपो महाद्युतिः तैस्त्रि
 भिर्बद्धनैर्घोरैः सर्वैर्दुज्वलनोपमैः २

اس صورت میں اگر اندر دلوں کی بشور و پ کو قتل کیا تو جو نکم خلافت شرع و عقل کیا جو
 کچھ بیان آپ نے براہ عناد و ادبانه گفتگو کی ہے وہ محض اتہام ہے اور اسکا براہ انجام ہے کہ
 چون بشور و پ عبادت شغل شدہ قطع بشور و پ کا فعل عبادت نہیں ہے اور زماوت نہیں بلکہ
 اسکا آغاز عبادت ہے اور انداز شقاوت کہ وہ ایک منہ پر وید و خان تھا اور دوسری سے
 مے کشان تیسرے منہ سے جوشان و خروش تھا اور ہر طرف بنظر قہر نگاہ بھینہ
 عبارت مہابہارت اس پر ہے۔

वेदानेकेन सोऽधी ते सुगमेकेन चाग्निनयके
 न च हि शः सर्वाः पिवन्निव निरी सते ॥ १ ॥

کے واسطے بنائے عبادت ڈالتو ہے اور پانی عداوت نکالتے ہے اس قسم کی عداوت کو سب سے
 بڑا مانگا نہیں ہے جو اور بڑا نہیں بلکہ میں صحت اور سلامتی کے مسئلہ پر خدا کا حکم جاری
 مقام ہرگز کرنا ایسے مقام کا اور نہ رہا بیت الحرام کا جس شخص کی سرزد ہو گا وہ سزا و حد ہو گا
 لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ دشمنان دین کو قویٰ بنیادیں ملانوں کو اذیت اور سزا کا ناچار نہیں ہے جو
 اور اگر ناظم میں چنانچہ تفسیر سورہ توبہ میں مرقوم ہوا دین کی شریف میں مظلوم کہ محمد حبیب نے
 اس قسم کی ایک مسجد کو جلایا اور وہاں بول و برا زائل دینہ دلویا ہے پس نبی فرمود
 کان را بکینیدہ سطح خاشاک نہ کسے کینیدہ گیتا کہ شہر دین ادھیکا میں ہے کہ جو کوئی دوسرے
 کے سجادے کے لئے تپ کرنا ہو یا بنائے جو میرا ہو اس کا فعل ناس ہو اور عذاب جہنم ہو کہ
 دینے دینے کی عبادت اور یا صفت کسی کو چنانہ نافرمانی نہیں ہے اور رسائی حکم مانی
 نہیں دکر نہ جو مقام خجستہ نیربائل کا ہو گا دین قیام غیر عربی کا ہو گا کہ مسجد ڈالو میں دوڑنا
 نے نظیر میں بلکہ محمد حبیب بخت نصو کے بھی پر میں کہ اوہوں نے مسجد کا بیت الخلا بنایا اور وہاں
 مردوزن سے مراد ہو گیا دشمن کو ڈرنا اور خوف کرنا ظاف ہو گیا سی نہیں ہے اور برعکس
 دینداری نہیں خواہ اس کی دشمنی عیان ہو کہ خواہ اوپر دشمنی کا گمان ہو کہ کیونکہ اندر تہ
 غیب دان نہیں ہے اور اس پر ہر ایک کا ہر عیب عیان نہیں ہے جو بھی معلوم ہو گا کہ جس وقت
 فرشتے دائرہ کے بالا خانہ پر اوڑھنا کو دیکھ کر اس کی خاطر میں کیا کیا خطے گذر کر دشمن
 اور راہزن مانا کر مولوی محمد علی کو قرآن و حدیث سے سرور بھی آگاہی ہوتی تو کیونکر اس کی
 تقریر اس قدر مادی ہوتی اس واسطے ان کو لازم ہے کہ کسی عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر مطالبہ
 قرآن و تفسیر کریں بعد ہر ہر سانسے بیان و تقریر کریں اب چاہیے ماننا کہ جو کوئی اندر دینا
 کہ باعث ملامت کی جاوے محمد حبیب کو بھی سبب ملامت کیسے گا کہ انھوں نے خانہ خدا سے ہٹا
 کیا تھا کہ کیا کہ اس کو ضرر پہلے اہل مدینہ قرار دیا کہ کوئی کہو کہ اس مسجد کی بنیاد شیخ ترمذی
 کہیں گے کہ بشورہ پت غیر کی بنا یا صفت بھی خدا پرستی لہذا مخالفت سبب باطن کو سبب

اور مانند ہر دوسرے کا پیدائشی شکل گیتا کا یہ مطلب ہے جو کہ شری کرشن کا یہ مذہب
 نہیں کہ کوئی حکم غلط فہمی کے لئے نہیں ہے اور نہ شنیاس کی کہستی و فانی نہیں کہ شری
 کرشن صرف کچھ تہذیبی و دہرم پر کھنکھاتے کہنے کے واسطے شنیاس کی ہدایت کرتا تھا بلکہ
 گیتا میں کئی جگہ شنیاس کی تشبیہ کی ہے اور اس کو سب شرمون پر ترجیح دی ہے حاصل آنکھ
 شری کرشن نے یہی حکم دیا کہ ہندی اہتہ اگر گین میں مہاندروں کے آغاز سے کچھ اور افراط و تفریط
 سے احتراز کرے تو زیادہ محنت و بیداری نہ چاہئے قبول صیام و افطار پر نہ شب روز
 بھوکا مہرے میل و نہاد چٹ بھجے ہیں ہدایت شری کرشن و وہ ایت حضرت میں نہایت
 نہیں ہے اور وحدت و کثرت میں مشابہت نہیں ہے کب بڑا ہون کلیم و طیلان و
 ایکسا کیونکر چکا و کھکشان ہے کیونکہ شری کرشن نے کوئی حکم نامناسب نہیں دیا اور مانند حق
 سولی حق نفس واجب ہیں کیا راہ عبادت و ریاضت مسدود نہیں کی اور اجازت نقصان
 و مہر نہیں دی بخلاف محمد حبیب کہ انہوں نے صحابہ کو زہد و ریاضت سے روکا اور کل حق نفس
 خاطر خواہ چھو کا صحابہ پر ناز و روزہ کی مانند حق نفس لازم کیا اور انکو سہولت سکنی یہاں
 ع بین تفاوت رہا کہ کجاست تا بجاہ امل وہی ہے کہ حضرت کو دل میں حسد و خیر
 مارا اور انکائیت بدنے ہوش بگاڑا لہذا یادوں کو ریاضت سے سیر کیا اور غلط فہمی
 پر دلیراب مولوی محمد علی اپنے ہمنام کی تعریف کرتے ہیں اور سر راستی حوالہ خیر کرتے
 بین سوط الجبار خصوصاً مرتبہ خاتم النبیین کہ جسے حاصل شد فی نیست دین
 ملو مرتبہ منہر ریاضت و عبادت نیست بلکہ حسن و بہت و اہل بہ عبادت جواب
 محمد حبیب بھی اپنی تعریف کرتے کرتے مر گئے اور اسی مضمون ہے اور اراق قرآن و حدیث بہر
 گئے تہذیبی جب تک جیسے رہو گا مام یوہی خیر متی رہو گے جس کی تعریف میں تم اس قدر غور
 کرتے ہو کہ زہد کا تہذیب کر کے چھوڑے ایسے ہی بدعت تھے کہ اپنے اور تمہارے انجام میں خیر
 ہو چنانچہ صحاح ستہ میں خود انکی زبانی ہے کہ تو کہ میرا انجام مسلمانانہ ہو عبادت بکد

جائے اور صبر قرار تو دراز نہیں ملے **۵** اہل دل انا عظمٰن رہیدہ نیست کہ کد
معد صفت کو را دیدہ نیست کہ بکو صلیح کل حاصل ہو اور پہلی را کہین حق حق او باطل
باطل جو مولوی جی کی زبان اور ہی کو حق بین تلواری بلکہ تیز تر از خنجر آبار **۵**
بہوش باش کہ سرور پُر زبان مذہبی ز باغ سرسبز میدہ بہر بادہ ہمار پیشرواؤں میں سے
اکثر نے خود اختیار کیا ہے اور فقر و آشکار زنا را میں اور تار نے ہنوز عمدت کی چاہ نہیں کی اور
کوئے خدائی کی راہ نہیں لی گندہ ماہون پر بت پرست کہتے ہیں خست مذہب کر تو
ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں یوگ کے بل جیتے ہیں روز اول کو صائم الہم ہیں اور
سپہریشا کو ہم ہیں باون اور تار بھی بر سچا یون میں ہر نام میں اہل تہجد کو امام ہیں محمد
دپیوند سے بری ہیں اور زن و خرنند سے بری اکثر شیون فرح زن کی ہو اور راہ بن
لی ہے غلو نفس پریشیت پاماری ہو اور زہد و رعاع میں عمر گذاری ہو خور و خواست
کنارہ کیا ہو بے آب شراب گزارہ کیا ہے شہزادہ قلم جلالی پر ہو طبیعت لغویانی پر ہو کہ
سے کب رکت ہو واسطے سلام بل تجر و جکتا ہے **۵** ہو اعمال اہل ضیعت قمہ و جہکا
جن کی کورنش کو اپنا قلم کہ اب مولوی محلی نسبت گیتا گفتگو سے خلاف کرتی ہیں اور
دیدہ و دانستہ خون انصاف **مسووط الحیا** رشری کرشن و شلوک ۱۴۹ گیتا سیکو
جو بہت کجا کیا یافتے کرتا ہے یا بار بار کجا تا ہو یا بہت سوتا ہو وہ جو کہ لائق نہیں
ہے **جواب** تعداد شلوک خطا ہو غلط گوئی شعرا آپکا ہے **۵** غلط گو اپنی بدنامی
سے ڈرتا وہ خلاف حق سخن ہرگز نہ کرتا البتہ گیتا میں یہ مطلب کچھ کم و بیشی کے ساتھ
بیان کیا ہو اور اس کو یہ ہی عیان کیا ہو کہ جو کوئی خواب ویدارشی وغیرہ میں سیارہ روکی
اختیار کرتا ہو وہ ہی اپنے لئے یوگ کی ہزار اور کرتا ہے جبکہ راہ یوگ میں بڑھتا ہو اور ان
مسلحہ پر چڑھتا ہو وہ سبک لئے صائم الہم ہو نا اور نفس سرکش کو حق میں سوہو ہونا شکل
نہیں ہو اور بیکس مرشت آب گل نہیں البتہ ابتدا یوگ میں ترک خوردہ خلاف عمیرہ و ہوتا ہے

صاحب نفس پر مامور کی روحانیت بیت سیدی باغی ہوئی دنیا سے خلوت و خفائی مگر او
 کہ نہ ناشکس و خالی ہو چنانچہ کیا کسادت میں ترقی اما غم غالی ہو عبارتہ بکذا دنیا عبارت
 از خلوت نفس از مال و جاہ و غم و دل و پوشیدن و گفتن و نوشتن و با صوم و شستن و دینش
 مجلس رتبه و حدیث و ہر وہ بر کثرت نفس بود سہانہ میاست الا آنکہ مقصود او دعوت
 بود بخداے تعالیٰ ابو سلمان دارانی گویدہ مذکور بہ سہارنہ میام لکن نہ زندہ مان است
 کہ ہر چہ ترا از خداے تعالیٰ شوق کند بہ ترک آن بگوئی و گفت کہ بہ کجای و بسفر و بیجا
 نوشتن شوق شد کہ دنیا آورد فقط اب مولوی محمد علی خود انصاف کریں کہ جو شخص گویں
 کہ زہد و یار سائی ہو چکا اور خلوت نفس میں لگاؤ میں اویس میں کیا فرق ہوا و وہ
 میں سے کس کے لئے زرق و برق ہو **قولہ** چیت دنیا از خدا غافل بدن
 نے قماش و غم و فرزند زدن و فقط اس بیت میں بھی تفسیر نہیں ہو کہ یار سائی ترک خلوت
 نفسانی نہیں ہو بلکہ مقصود یہ ہو کہ خدا سے غافل ہونا دنیا ہو اور سداہ معرفت کہ یا ہر چہ کہ
 قماش و غیرہ خدا سے عین غیبی و غافل ہونا نہیں ہو لہذا مذات خود دنیا نہیں ہو البتہ
 ان چیزوں کی طرف شغولی خدا سے غافل کر یوالی ہو اور جنہم میں خصل کر یوالی ہو پس
 منہم بیت ہذا و بیت بالا میں اتحاد ہو اور مدنیہ برائت حضرت ابو بنیاد و ان میں یون کی یاد
 سے یہ بھی واضح ہوتا ہو کہ جیسا بھی قرآن و حدیث اپنا دعائیات نہ کر سکے اور کس طرح
 غیر اندر سن کو ساکت نہ کر سکے تو حقیقت منہوی و گلستان پر اقرار کرنے لگے اور ان کو کھد
 و قرآن کی برابر شمار کرنے لگے پہرہ کہنا گلستان مذہبی کتاب نہیں ہو اور بحث دینی پر
 و اسل حسب نہیں اب مولوی محمد علی غیر اندر سن کو دشنام دیتے ہیں اس خاق حق و
 ابطال ہال کی عوض یہی صلہ انعام دیتے ہیں **سوط الحبار حنفی** کہ سرفراز
 سفیر و پیشوایان خود ہم نظر نہ کنند ان کیست کہ زن و فرزند ہشتہ باشد و ان کیست
 سائیم الہ پروردہ آیا کرشن چنین بود یار چہند چنان **جواب** ہم سفیر کہنے کو برابر نہیں

سارے ہیں کہ پارسی ترک ہیں چنانچہ خطبہ شہرک لذت پارسی کی جو
 ترک نہت گدا کی ہو اگر آپ کو ترک لذات نظر نہیں آتا اور طبیعت جناب و نیت سے نہیں
 آپ ہی فرمائیے کہ پارسی کس کا نام ہو اور پارسیا کا کہاں مقام ہو یا ہنسی تقریر و خطاب ہو کہ پارسی
 کو کوئی چیز شہوت مگر ترک خط نفسانی سو دور ہو لہذا زبان صراحت بلا ہے اور بار بار دہن
 فرمائیے کہ وہ کیا چیز ہو یا جامع سنگو مکینز ہے یا اجتماع و دم و دنیا و فاسد و پستی و رازنا
 کاری و عیاشی ہے یا شر و خجاری و بدعاشی ہے بیان نفی و سنی نہیں چلتا یا فی سنی نہیں
 بلکہ الگ ہے ہو تو شیخ کہو کہ پارسی غلامی شکر ہے اور یہ بحث و مباحثہ اس طرح پر موقوف ہو جائے
 چنانکہ اور وہ ترک دنیا و شہوت و ہوس پارسی نہ ترک جائے وہیں و ہیت
 دنیا از خدا غافل بن و فرماش و فقر و فرزند و زن و جواب بیت اول کہیں ہیں
 بات نہیں کہ پارسی ترک لذات نہیں ہو اگر وقتہ سی آپ کا طریقہ ہوتا اور بیت سعدی کے
 سمجھنے کا جناب کو سلیقہ ہوتا تو ترک خط نفس و انکار نکرتے غرقہ و روشی و زہد کشی ہو مار بکھنڈ
 سعدی ذکر ترک دنیا و شہوت و ہوس پارسی تو راوی ہو اور قول اول حضرت کی باری تعالیٰ
 اختیار کی ہے چونکہ محمد حبیب خود ترک و پیرقا و نہیں ہو اور خط نفس ہونا و نہیں یاروں
 ابھی ترک دنیا سے باز رکھا اور خط نفس میں اپنا انبا زبکا کہ سبب و آفت میں تہ صحابی علی
 ہو و اور سہار علی میں و در باش لایالی ہو یا حضرت لگمان ہو کہ جس وقت صحابہ کرام
 و فرزند کرینگے اور گشت نہائی میں چین پسند کرینگے تو لوٹ مار کوں کرینگا اور یہود و نصاریٰ
 سے کا زار کوں کرینگا کہ رسول کوں جانیکا گلستان رسالت کا پھول کوں مانیکا گل
 مولوی بی ترک دنیا و شہوت و ہوس کو او معنی تہیرا تو یا سعدی کی جہالت و نادانی تہیرا
 بقول ایک بات تھی کہ بحث و مباحثہ کی کہات تھی جبکہ آپ بیت سعدی کی تصدیق کی اور ہر
 قول کی صحت و تطبیق دی تو نصیحت محمد حبیب خود ریائی تہیری اور مخالف پارسی کو بیکو
 دنیا و شہوت و غیرہ سے خط نفس مراد ہو کہ منشاء کل عباد ہیں جبکہ محمد حبیب ذہانت

دبا ز پلاس وہ پو مشید فقط پیراوسی کتاب میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام گفت ہر دما بر بندہ
 اگر سہو دارد پتا باشد کہ وہ کیا شام حق را بنید فقط پیراوسی کتاب میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
 را گفتند اگر کوستوسی وہی تاخا کہ کنیم چیدانکہ عبادت کنی بدان گفت بروید و بر آید نہ
 کہند گفتند بر آید نہ چون توان کرد گفت با دوستی دنیا عبادت چون توان کرد فقط
 پیراوسی کتاب میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام گفت کہ ہر کہ طلب فرمے دوس می کند اور احمد مدین ہا
 جوین نخستین در سرگین دان با سگان بسیار بود فقط یہ تحقیقات اما خضالی ہی حکما دل
 دوستی زن و نر زند سے خالی ہی محض حساب فی جیسے کہ مخالفت بھی ویسی اختیار کی تھی ہی
 ہی خدے اسلام نیت کا نہا کی تھی چنانچہ صحاح ستہ میں ہے کہ قال رسول اللہ اذ حب
 اللہ عبدا ماہ الدنیا کم ظل احدکم محی سقیل لما رینی کہ رسول خدے کہ جب دست بگھتا
 ہے اللہ ایک بند کو روکتا ہو او کو دنیا و غانی سے جیسے کہ جوتا ہی ایک تم میں کا کہ
 کہو کتا ہو یہاں اپنے کو پانی سے فقط اس حدیث کا یہ ہی مدعل ہے کہ او تعالیٰ جس بند
 سے محبت فرماتا ہو او کو دنیا سے نفرت کرتا ہی یعنی جو کوئی دنیا سے دست بردا
 ہوتا ہو خدا اس کا یاد و مدد کار ہوتا ہو نہ کہ حساب تارکان دنیا سے رنجور ہوئے مخالفت
 او تعالیٰ بالعرض ہوئے بر تقدیر یک حضرت مخالفت کہ ان شروع ہو کر تو یاروں کو جبراً
 دنیا رجوع ہو کر حاصل ہو کر کوئی محول ذات نافر و مخلوط نفسانی ہو وہ باقی رہائی
 نادانی ہے **رباعی** جسے کہ جواب خورچہ چو بان ماندند در باد یہ پیغمبر پیشان
 ماندند و نادیدہ حال حق در آئینہ جان و چون ریدہ زوید خویش پہنان ماندند و
 اب شکا مانا کہ جیسے نصیت محمد صبا مطابق عقل نہیں ہو دیسے ہی موافق عقل نہیں
 کیونکہ جس شخص کی عقل سید ہوا و سکا یہ ہی گفتا ہے کہ ترکے نیت سے مرتبہ کمال ملتا ہو
 اور تقریباً ہر وقت حال چونکہ مولوی صاحب کا چراغ عقل گل ہو اور قصہ پھر اون میں
 اندھیرا بالکل ہو ہر بات میں مخالفت عقل اختیار کر تو ہیں اور روز روشن کو شب قرار

انصاری صاحب کی حکایت مذکور ہو سکتی ہیں یہاں اس قدر بڑا کھارہا منظور ہو نہیں لایم ہمارے
 عمر و ابو ہریرہ وغیرہ اصحاب کرامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہ مہم
 لذات جوڑتے تھے اور جام خواہشات توڑتے تھے **قولہ** براہل انفسا پوشیدہ نیست کہ
 امین نصیحت سے حضرت معافی صبح مل و ملاقی خلل سے قطع خیال خام نہ بیکار ہو اور
 جمع مل کا زبان پر نام نہ لائے ہدایت حضرت خضر علیہ السلام سے ہر غلام
 عقیدہ بھی دینی علیہا اسلام کہ چنانچہ خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے و اللہ تو عالمون عالمون
 قلیہ کینتم کثیرا و مالتہ ذمہ بالنساء علی العزیزات و نحوہم الی الصادات بتجادون الی اللہ
 تعالیٰ یعنی قسم کہ خدا کی اگر جان تو تم کو کچھ جانتا ہو میں تو البتہ نہیں تو تم کہم اور رو تو تم
 بہت اور نہ لذت اوٹاؤ تم عورتوں سے بچو تو نون پر اور اللہ نکلے تم طرف ماہوں اور
 جنگلوں کی فریاد کر تو ہوئے طرف اللہ تعالیٰ کی قطع بیابان غابہ سے کہ جو کوئی اسرار حق
 سے خبردار ہو دن کو اس کھارا و رات کو ستارہ شمار ہو خطو انفسانی پر پشت پامار ہو
 اور شب روز خدا خدا بیکار ہوتا ترک فرزند و زن کر تلبے کہ خدا جس کتاب و گلدن
 کر تلبے جنگل کی راہ لیتا اور داور زیاد و آہ دیتا ہے ہر چند اس حدیث کے اکثر
 حضرات کی کچھ اصل ہو مگر یہ ضرور کہ (جو کچھ میں جانتا ہوں) سنانی عقل ہو کیونکہ اگر حضرت
 واقع اسرار ہو تو خطو انفسانی سے بیزار ہوتے **رباعی** خوش آنکہ تو ترک
 خطو فانی بکنی و تدبیر بقا جاودانی بکنی و کوشش بکنی و مہر یہ تو ان دانستہ و دانی
 پس ازان مہر یہ ندانی بکنی و اسب ندکیسا سوات ہو اور اس بات کی شہادت ہو
 کہ نصیحت محمد صلی اللہ علیہ وسلم طریقہ اسلاف تھی اور عقیدہ بھی ایسی کہ خلاف تھی عبارت
 کہندہ بھی ایں نہ کریا علیہا اسلام پاس پوشیدہ تار مٹی جا مہرین اور ابراہیم زائد کہ
 ان خطو انفس است پس سادہ از دعو و خواست تا جابر الشمین پوشیدہ کہ تن او ابر کا
 سوراخ شدہ بود و پوشیدہ پس دلی آہدہ سے کہ باہمی دنیا برین اختیار کردی بجز

ہم نے سچ و دروغ و حقیقت بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یار علی کا منہ کھل گیا
 سچو اور بیاض چہرہ میں و گردن اٹھ چبھو گندہ کرتے اپنے خواب کا اظہار کر کے کہہ نکلا
 نے فزیش پر تنک خواب کیا تھا کہ مطلق نوم کو جواب دے یا تھا اس واسطے اور کچھ کلام میں
 (و نام علی فراموش) ہے جس سے جب حضرت کی مخالفت فاش ہو اگر حضرت اس
 متوالہ کے لئے سو بلاستیاب لگے پاتے تو اس طرح جواب ہی فرماتے کہ میں بوز فاش نوم
 نہیں کرتا اور بے افکار صوم نہیں بر تقدیر یک صاحب کی مطلق خواب سے روگردانی ہوتی تو
 لکھتے نصیب حضرت با سعانی ہوتی چونکہ صاحب کا مطلق نوم سے مد نہیں ہوتا نہ نصیب حضرت
 بہتر نہیں **قولہ** میں ہر کہ باز گشت از سنت میں نیست از میں قطا اس کو لازم آتا ہے کہ گشت
 صاحب حضرت و اولیا است سنت پیغمبر سے دور تھے بلکہ ہدایت حضرت و غور تھے جس وقت
 مولوی جی سلطانہ صاحب سے کہہ گئے ہماری بات کی تصدیق التبت کہینگے اب بطرف بفر
 اما دیث اشارہ ہے قرآن رستی کا پابہ و از مرقوم میں ایہ ہم شاد صلیت فدعوہ فابی
 ان یاکل و قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیلو لم یسجد من خیر اشعور می تحقیق ایہ
 گندہ ایک قوم پر کہ اوکے سامنے ایک بکری بریان کچی تھی پس بولایا اوہوں نے ابوہریرہ
 کو پس اس نے کہا ہے سے انکار کیا اور کہا کہ پیغمبر نے دنیا سے کوچ کیا اور مان جو کچھ
 سیر نہوا حفظ استحقاقیو ما عمر فی ہما قد شیب بل فقال ان یطیب لکنی اسح اللہ عزوجل علی
 علی قوم شہواتہم فقال اوہنم طیبانکم فی حیو انکم اللہ نیا و اختتم بہا فافان ان مکن
 مسنا تاجلت لنا فلم یشر بہ منی یانی مانکا ایک دن حضرت عمر نے میں حاضر کیا گیا یانی
 ملا ہر شہد کا پس کہ تم میں سے کون ہے جو تم میں نہیں پیتا اس واسطے کہ میں نے سنا ہے کہ اللہ
 عزوجل فرمایا ایک قوم کو کہ انہی خود ہشون کا پس فرمایا اللہ نے ایسے تم خواہشوں میں
 زندگانی تو نہ پائیں اور خائفہ اوٹھایا تم نے ان سے پس اور تاہوں میں کہ ہماری نیکیوں
 کے ثواب بکر ملے گی کہ ہم میں سے کون ہے جس نے پیادہ پانی فقط ہر چند گشت مالوہ میں

ما یحب الاله کما یحب الاله یعنی کما رسول خدا را کما دوستی دنیا نیست کی گوی چو صفت کی گوی چو صفت
 چنانکه اوس میں جو مگر ذکر اللہ کا فقط قال ازہدی اللہ نیا چنانکہ اللہ واپس لیا خدا ناس چنانکہ
 اس ناس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی کر دینا میں دوست کی کیا حکم اللہ اور دوستی کر
 اوس چنانہ میں کہ لوگوں کے پاس ہو دوست کی کیا حکم لوگ خط نام علی صمدی خاتم قد
 اخذی جسہ فقال ابن سوریہ رسول اللہ حاضر تان ان منہ لک مثل فقال مالی مالہ
 واما ناد اللہ نیا لاکر اکب استغل تحت شجرہ ثم راح و ترکہا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سو گویں
 او شے اور حالانکہ نشان پٹے تھے بدن او کے میں ہیں کہا ابن سوریہ رسول اللہ
 کا حکم حکم کر دیکھو کہ چنانہ ہم بستہ ہم واسطے چنانہ کر گئے ہیں فرمایا چنانہ
 دنیا کے کیا چنانہ میں ساتھ دنیا کو مگر ناس اوس سوار کی کہ آرام لباسیہ دینے
 میں بھی ملا گیا او چوڑا گیا او کو فقط یہاں غامبر کی کہ جہوت حضرت سبی انصاف یاد کر
 تھے تو صحابہ کو ترک لذات کے لئے صاف ارشاد کرتے تھے اور جہوت مجزہ دنیا کو
 راز و نیاز کہتے تھے تو صحابہ کو ترک کلام باز کہتے تھے **و** زال دنیا تنگ کرتی
 تھی نہایت ہی انہیں وہ ہے مگر اوس پیرزن کا کیا بدن فواد کا **قولہ** میں فرمود
 چہ حال تو جہاست الخ یہاں کتاب کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور میں کیسے چوڑی کی تاب
 نہیں کہتو اور طاقت ترک خورد خواب نہیں اگر ترک لذات نفسانی کر سکتے اور اون
 اسو سو روگردانی تو یاروں کو عبادت کے مارچ ہوتے اور سدرہ مارچ ہوتو اپنی
 شکم پروری و شہوت پرستی کو بطور شیل نہ لاتی اور تعلیم شہوت رانی و لذائذ فانی
 میں دلیل نہیں آتی اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوشت دوزخ و غیرہ ایک سو ہی داس کش ہو تو
 او کے تارک سے پیرا میں پیرا میں خوش ہو تو حالانکہ وہ ہون در سب یاروں پر برابر
 صاب کیا کہنے کس کے کہی جو ترک زان کو کوشت خورد و خوابیہ مقصود حضرت یحییٰ تھا
 کہ کس کو دل میں خوبی عبادت و پابندی ہے کہ کس کی بہت ہے کیا **قولہ**

نسخہ
 نسخہ
 نسخہ

تو بھی یہی جواب دینے کے لئے کہ حضرت مسیح پر وہی وحی پرستی دونوں کے لئے ارشاد فرمائی ہے اور
 ایکس مرتبہ کاشاؤ نفس پرستی آباد کرتے ہیں فیما بین فرق باریک پر دونوں کی رائے پر
 اور ایک پر عیسائی کہ جو جو جس نے مسئلہ فتن پر خط ختم ہو گیا اور کفارہ ازا اطران و
 حریف کیا ہوئی مرتب خط ختم ہو گا ہی وہی اور بیان گوش وغیرہ سے کوئی ایسی کی تیر حج
 ملا مرتب مانہ پر اور بدلت کی را حضرت قائم ہے قولہ و نیز در مجمع مسلم روایت غالب
 بعضیم لا تزوج النساء الخ اس روایت سے ثابت ہے کہ اصحاب میں سے کوئی نصیحت ایک
 ایک امر پر عہد کیا تھا کسی کو ترک نکاح اور کسی کو ترک گوشت میں نہ کیا تھا اور یہی وہی
 نہیں کہ اور چند ان معصوب گذار نہیں بلکہ بہت آسان ہو اور باعث عزت و شان ہو و چونکہ
 ہے ترک لذات حرام تو ہر ادنیٰ و اعلیٰ کے لئے عموماً ضروری اور استعمال اور نگاہاً ضروری ہے
 جس کا نام دنیا مشہور ہو اور جس کی ترک بظاہر ایذا دینا مومن کو وہ لذت حرام نہیں ہو اور شرعی جہاں
 و زنا کاری وغیرہ پر کام نہیں بلکہ لذت طلال ہو مانند پلا و شیر مال ہو اگر ترک نیل سے مراد
 ترک لذت حرام ہو تو کون خاص اور کون عام ہو کیونکہ واسطے ترک حرام کے سب کے
 برابر تاکید پر بلکہ یہی تینہ و اکثر وعدہ و وعید ہے غرض کہ جو کوئی تارک لذت حرام ہو وہ
 داخل عوام ہو اور جو کوئی تارک لذت طلال ہو وہ اہل کمال ہو جو وہی کا نام ہے کہ لذت
 دنیاوی سے کنارہ کرے اور ہنگ و دخت و بچ گیاہ سے گزارہ خالص عارفین کو ترک
 دنیا کے لئے حکم ہے یا نہیں بر تقدیر اول دنیا سے مبرا و کلیل ہے اور اس باب میں تحقیقات
 عارفین و زما و کیا ہے بذات ترک دنیا خود ناممکن محال ہو اور مانند اجتماع اسات بار
 ہے اگر دنیا سے مقصود لذات فانی ہیں اور خواہشات نفسانی تو حضرت زوہارہ کو واسطے
 ترک دنیا سے روگردان کیا اور صحابہ نے کس واسطے اور نکاہ نامان لیانی ہی تحقیق و غور
 کی غلطی پر جہالت ظہرین پر عقل فہم دست انیسویں ملتی ہو بر تقدیر دوم یہی حدیثیں جو مسند
 نبائی ہیں کیا ہیں اور ان کے کچھ معانی ہیں کیا ہیں قابل قبول و عمل ان کے ان وہی حدیثیں

[illegible]

است و مطابق سنت و کتاب پس میگویند که در او در مخالفت خداوند چو در او در این چهارون در
 چار تا چار سوگند شکستگی او را زیر نو ذات نفسانی بیکر بسته کی نقطه عبادت بشا نا اور سوگند
 کرده و بهترترین چو اولی میترسین اب مولوی محمد علی قنوج طبع مسلمان کی در برین ایدیه است
 طاعت نفسانی **سقوط الحجاب** اصل این ریه از مسیح مسلم نقل میکنم بنا بر مخالفت و موافق
 و روزه گوی مقرر است آشکارا که در قتال الم اخبار آنک تصوم و لا تظن و لی الیل قتل فعل خان و تنگ
 و طاعت و تنگ خطا لاک خطا ضمیمه افطرو علی و نم پس فرمود حضرت عبید الله بن عمر و اماس که
 یا یمن خبر رسیده است که روزه میداری و اظهار میکنی و تمام شب نمایی گنداری پس کن آنرا
 چه بر اینچنان تو خطی است و بر آن نفس تو خطی است و بر آن اهل تو خطی است پس روزه دار و خطا
 هم کن و نماز هم بگذار و خواب هم کن و نیز مسیح مسلم روایت نقل میفرماید از رواج النساء و
 قال بعضهم ما کل اللحم و قال بعضهم لا انام علی فراش نعم الله انشی علیه قال ما بال قوم قالوا
 که از آنکه او کینی املی و انام و صوم و خط و از رواج النساء فری رغب عن سنتی فلیس منی پس
 بعضو گفتند که نکاح بازمان نماندیم بعضو گفتند که اگر شربت هم بخوریم بعضو گفتند که نمیخوردیم بعضو گفتند که
 شتا کت بر می پس فرمود که چه حال قوههاست که چنان چنین گفتند میکان من نماز هم بگذار
 و هم نخوریم و روزه میدارم و افطار میکنم و باز آن نکاح میکنم پس هر که بازگشت از سنت
 من نیست از من بر اهل انصاف پوشیده نیست که این نصیحت آنحضرت موافق جمیع اهل هم
 مطابق فعل است چه بیداری تمام شب صیام روزی یا ترک نکاح و ترک کولات و غیره
 مستحکم است یا رسائی ترکین چیزانیت **حوائص** آپکا مخالفت تو ایدیه هرزه گوئی
 سے کیسے جو البتہ شیوہ جناب ہر روزه گوئی خدا را یا تو غریب آپکو ادکی ہرنہ گوئی تسلیم
 ہوگی بلکہ شہور و منظور ہفت تعلیم کی اب آپکو ہٹ دہری کی پاداش دیجاتی ہے تو چھٹا
 جناب کی ہرنہ و ماسی فاش کیجاتی ہے اگر وہ ہرنہ و راہنہ تو ان کے حق میں زبان پر
 طبعی گستاخ نہ تو خود بچہ کہ جو کوئی تو گون کو خدا عبادت ہٹاے اور خطا نفس میں نکاح و روزه

جو جواب دیکھ لے کہ ایک دن وہ اپنے خاندان اور بہن بھائیوں کے ہمراہ نکلا تا نانی محل میں
 اور قابل دخل نہیں اکثر اوقات ان کا استعمال خود آرائی و معنائی ہوا اور برعکس شریعت عقل
 و انسانی بلکہ شیوہ زمان بازار سی ہر جنہوں نے سر سے چادریا اوتار لی ہوسے **۵** اللہ سے ہم
 عیسیٰ کی اوس جو کو خوشی بہ نشاء تہ امتدادت منبر تمام رات ہشماہل ترمذی تین اگر حضرت
 سرین گوندی ہوئی چار چوٹی تین نہ بہت بڑی نہ بہت چھوٹی تین چنانچہ من ام بانی بنت
 ابی طالب لقتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا کہ قد تہ دلار جعدا یعنی ام بانی بیٹی
 ابی طالب کی نے کہا کہ رسول اللہ ہمارے پاس مکہ میں ایک بار اور آدھے تین چار بیٹیاں
 گند ہی ہوئیں فقط اگر اصحاب حضرت ذکر دنیا کہ تے تو حضرت ہی ہی تذکرہ کرتے اگر اصحاب حضرت
 کہ تے تو حضرت ہی ہی جو چاہتے اگر اصحاب ذکر عالم کہ تے تو حضرت ہی ہی کلام کر تو چاہتے
 ترمذی میں چونکہ اذا ذکرنا اللہ نیا ذکرنا مسناد اذا ذکرنا لاخرة ذکرنا مسناد اذا ذکرنا السلام
 ذکرنا مسناد یعنی تو ہم لوگ جب ذکر کرتے دنیا کا ذکر کرتے اوسکا حضرت ہی ہمارے ساتھ اور جب
 ذکر کرتے ہم لوگ آخرت کا ذکر کرتے اوسکا حضرت ہی ہمارے ساتھ اور جب ذکر کرتے ہم لوگ کھانا
 کا ذکر کرتے اوسکا حضرت ہی ہمارے ساتھ فقط اس حدیث کو ثابت ہے کہ حضرت ولداری صحابین
 اوقات گذاری کرتے تھے اور ان ہی حیلون سے شکر عرب کی سپہ لاری کرتے تھے اگر اسطرح
 مداومت سکاری و عیاری نہ ہوتی اور خاطر خواہ ہر ایک کی ولداری نہ ہوتی تو جہا دین اس قدر بجا
 نشاری نہ ہوتی اور صورت کار براری نہ ہوتی تخت سلطنت و دولت نہ ملتا اور ملت ختم و نیست
 رہتا اگر صحابہ و تحصیل آخرت بقلع ہو تو تھے حضرت مانع ہوتے تھے کہ جماعت پر ہم نہ ہو
 اور خاتم نبوت کے کیونکہ جو کوئی جو حضرت پر عسکار ہو گا وہ لوٹ و لہو و فساد و ہرجا و مرجا
 ہو گا محض سترین کتاب ہر کہ ابوبکر علی و عیسیٰ و ذکر قیامت شکر اور سلامت و ہنر و گند
 کجائی اگر گشت و جوبی و جلع سے ذکر کریں اور جبات و ریاضت میں ہر سب کریں جیسوت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شکر کہ بہت خوش کیا کہ کچھ شرم نے صلاح کی ہے وہ موافق رہا و موافق

[illegible]

قتل کے جہان میں
 انسانیت کا کوئی
 قانون نہیں

کیا کوئی جہان میں
 کوئی جہان میں
 کوئی جہان میں

کہ جس نے یہ سب سہولتیں حاصل کیں وہ بیکران و کون کا وہی ہے اور یہ سب سہولتیں
 بہت محنت کا ہی پھل ہیں آئین تہا اور برعکس تھا وہیں تھا غرض اگر کہ حضرت کا وہاں
 شہرت بیکانہ عورت پر نگاہ کرتے تھے اور بیت الحرام محنت تہا کہ چونکہ رجب اول تھا
 میں نہ پڑھتے کہ انکے شہوت بطور میں نہ نظر کرتی ہو وہ راہ نہ سہ کرتی جو نہیں تو یہ ہر کسی
 عینک نظر آتی ہی حضرت اپنی بی بی سے بہتری کی اور دو اکا بتی بی بی وہ ایسی عورت تھی
 کہ جس کی خوب نگاہی کی ممانعت تھی شاید کہ خال خوشو و شہید و محمد بن جبر کو با آمد و علیہ
 خاطر میں ہو کر محمد حبیب او کی خوش نگاہی کرتی اور غائب و غل رخصت علاج تہا بی بی
 کہ نہ ہنگام دل نہ ترسا اور دیدہ باطن کو اشک فی میدی نہ پہنچا جو یکس عورت کی بطور خاطر
 حضرت رافع ہوتی تھی اور سہر اجابت واجب ہوتی تھی اگر شومہ دار عورت حضرت کو خط
 نفس منظور ہوتا تھا تو اس کا شومہ طلاق دینے پر مجبور ہوتا تھا بہر حال حضرت کی عمر تھی
 عورتوں کی خواہش میں تیر ہوتی تھی اور طبیعت مقدس کا خدہ محبت عائشہ سے سیر ہوتی تھی
 محمد حضرت کے چہ عیاشی میں گزری تھی تمام چہ عیش او نکو عائشہ کے ساتھ تھا لیکن
 مدام نہ جو کوئی استغدر پابند ہوا وہیں پہنچا او کی کدنی باطن لا وہاں زیادہ از حد ملائی ہو
 اور بدترین طلاق ہو دیکھ حضرت سچ نے باوجودیکہ کسی عورت کی پناہ نہیں کی اور تحصیل شہرت
 جانہیں لیکن ایک سوزن کہ محض ناچیز ہو اور کتنا زہر شیر ہو قہر الہی کی سداہ ہوئی اور
 باعث حرمان و گناہ حالانکہ سچ ذہن سوزن محمد انہیں لی تھی اور نیت کوئی پر انہیں نہ
 کی کیا حال ہوگا اور حسب کاجن کو جو رکے بغیر نعمت جنت کو از پیار ہو او کہیں آرام کا
 سہا نہیں بی بی کا تہو کہ سولہ نجات ہو دہن عائشہ ختمہ آجیا ہے یہ عقیدہ سرور کا ثابت
 مقام ہے یہاں تک جبکہ عائشہ پر ایہ پاک سو عاری ہوتی اور رطوبت حیض آگے انعام سو جاری
 ہوتی حضرت اس کے اپنے سر میں نشا کرتے تھے اور دست عائشہ حائل کردن و چاہیے
 شہادت تہا ہی میں جو حالت کنت اجل راں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اما عائشہ

بالکلیات
 و بہر حال

کی بیباک تھی یہ فریضہ شہ لگا کر تھی وہ ملا وہ اسکے مدینہ سے بھی مدینہ کی
 بیٹے محمد بن عبد اللہ کی رضا جوئی پر مرتب تھے ویسے ہی وہ غلوئی اکثر کرتے تھے بقدر
 حضرت کے میلند انداز نہوتی تو ان پر زبان عاریتاً طبع و راز نہوتی بیان عادت کی
 بات کا بہت اعتبار پر کردہ دختر یار مار او حضرت کی راز دار کو بیگیا سنا دین کہ ایک
 بی بی فضا ہو کر حضرت کی چاتی میں شکار مار او اس عورت کی مانجی اس کو دشتی کی کہ
 توبہ کے واسطے استغفر شومی کی حضرت نے فرمایا کہ توبہ بڑے اگر عورتیں اس سو زیادہ ملا
 کرین تو یہی ہم ساف کرین پھر فرمایا کہ تم میں پتروہ ہو کہ اپنی عورتوں کے ساتھ بہتر ہو
 مدینہ میں تم سے بہتر ہوں اپنی عورتوں کے ساتھ خطا اس حدیث سے لازم آتا ہے کہ محمد صلی
 کے خیر بشر مجھے کا باعث یہ ہے کہ عورتوں کے ہر اور حرکات و اسباب کر تھے اور اسخی خل
 میں تفسیح اوقات کرتے تھے پھر آداب علمین میں حدیث ہو کہ کوئی تم میں اپنی عورت
 حیوان کی طرح نہ کر پڑے بلکہ اول رسول راہی کہ سے صحابہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ رسول
 سے کہا و امم ہو فرمایا کہ بوسہ کلام جو انتہی اس حدیث سے منکشف ہوتا ہے کہ حضرت و ان
 نشیب فراز عیاشی تھی اور ماہر طرز و انداز و باشی پھر اسی کتاب میں جابہ سے روایت ہے کہ
 محمد صلی (ایک عورت دیکھی پس اپنی حرم میں جا کر حاجت روا کی اپنی عورت سے ہمبست
 اور فرمایا کہ جو عورت رہ بروداتی جو بصورت شیطان ہو ہو آتی ہو ہر گاہ تم میں کو
 کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے اور خوش آئے تو جا ہو کہ وہ اپنی بی بی سے محبت ہو و انتہی
 یہ حدیث دال ہے کہ محمد صلی بیگانی عورتوں کو دیکھ کر اند بلبل زا بہ قرار ہوتی تھے اور شل
 ابر بہا گھر بار بھی جانتے تھے کہ اسکے سینہ خندان و ناز پستان پہل کیا دین اور اٹل
 خیار لک یا دین شل جو اٹل جا دین انہوں جو کوئی حبیب جبریل تھا اور مدی سبیل اور بکا آ
 و کہ خراب تھا اور دل تہہ سیاتیا تھا **۵** محمد صلی از تو پلے وہ دل و بہنہائی
 ان صناعی نہ تھی یہاں تک ظاہر ہو کہ میرہ سلام حبیب اہل نہیں ہو بلکہ و کہ بہ جتنا نہیں

کی بڑی مشیہ کہ ہندو سالہ نو عروس ہی محمد بن کو ماتہ کی بھانجی تھیں اور پھر ان کی
 کا سہ ہر گز قتلہ زیبا نگارے ہستلہ لون (اوسو کھن) و جمال کا ذکر نہ کرے و سرور انعام کیا
 اور پھر ان کی انور جام عشق خون آشام پیا نہایت بیتابی کی لودہ او فطربانی دی
 درآید جلو حسن از رو گوش و زجان آرام بر باید ز دل ہوش و روایت ہو کہ مفید و حید کلیمی
 حسین نامی تہی محمد مراد (و حید کلیمی کو صفی کی عروس میں دوسری زن دی اور خود وہ مشک
 چمن گلبدن لی فضا کہ کن عروس کرتا ہو کہ حید کلیمی لیتا تھی عقل و اداسک نہیں ہو اور پھر خود
 سگ خوراک انسان پاک نہیں یہاں سیمین ہو کہ عورتوں کے لئے زیارت قبر کی رخصت پہن
 ہے اور پہلی زیارت قبر حضرت کے مہمانت نہیں فطو اوہ اوہ بعد مرگ یہی حضرت کا حق و عورتوں
 کے جسم سے خالی نہیں ہو سست است کو بدون شراب تکفام جمالی نہیں جلد اول دالہ
 کے باب فہم میں ہو کہ اجنبی عورتوں پر نظر کرنا اور اسکے ساتھ خلوت میں بسر کرنا حضرت کو لئے
 مباح ہے اور دوسروں کے حق میں مباح پہرہ راج البنوت کے اسی باب میں ہو کہ اگر
 محمد صبا کو کسی بیگہ مناکحت منظور ہوتی تھی تو اس عورت پر اجابت ضرور ہوتی تھی دوسروں پر
 اس عورت کی خواستگاری حرام ہوتی تھی اور ممانعت ارسال رسول و پیام ہوتی تھی اگر
 خاطر خاطر حضرت کسی خاندنہ الی عورت سے نکاح کی طالب ہوتی تھی تو اس کو تنہا اپنی عورت کے
 طلاق دینی واجب ہوتی تھی فطو فطو حضرت کو کس کس کی عورت پر نگاہ ڈالی تھی اور رو
 ہوا نفس کی کیا کیا راہ نکالی تھی آداب دعا میں ہیں کہ محمد صبا معاف نہ کر دینا ایک بات
 تھی اس مسئلہ میں ابو بکر آیا حضرت کو اس کو نکالت ٹھہرا یا پس عائشہ سے پہلے اول تو بات
 کہتی ہو یا میں کہون عائشہ سے کہا آپ ہی کیے مگر جوٹ نہ کیے ابو بکر نے عائشہ کے منہ پر اس
 زور سے طمانچہ مارا کہ اس کے منہ سے خون جاری ہوا پس عائشہ نے محمد صبا کی پناہ لی اور انکی
 پس پشت چاہی اور سوقت حضرت نے ابو بکر سے کہا کہ میں نے تمکو اسکا نہ بولا یا تھا انتہی
 اس حدیث سے صریح ہوتا کہ عائشہ ابو بکر کی سگی تھی اور حضرت کی شہنہ لگی تھی وہ بی بی حبیبہ

ملک سنی سب پر مشتمل ایک محل صبر و جہد میں تھا جس کی طرف سے ایک کڑا دیکھ بھال تھا۔
 قل نعمت خان عالی ہے جس (دیکھ کر) عالی بنی محل میں بالی ہو جائے کہ انہا ہی دوسرے
 پیادہ سہفت بائیں بدو آمد دست برداشت و گفت اعظم عطنی مرگیا تھی چند روز بعد کہ
 ماویان سوار عساکر سپاہ کوس نفس مرموم آزار بخورد کہ از ادبائش ہوا نہ زادہ نہ نکاہ
 از مقلد ماجرا تھا مدد نہ تھا بلکہ رحمت را بریز تا زیادہ کشید کہ زود کہہ را بدوش گیر و بالا
 دید چارہ میدید و باشک کہ مرده با کمر و تالیہ کہ اجرم نمی ماصوت من لعل عطنی مرگیا لعلی غالی
 کہ مرگیا حلقہ انہی بریاں کس کس کہ مرگ سنی سواری جانور جو بھی اظہر کہ خدا محمد
 از دل نہیں جانتا او حقیقت آت کل نہیں پہچانتا ورنہ زادہ کو سوار کرنا نہ کہ زیر بار کرنا نہ کہ
 صاحب فکر و عمر ہوتا تو کہ مرگ مومن دعا او سے اور موتا یقین تو یہ جو کہ امام حسن حضرت کی پشت
 پر سوار ہوتے ہو گئے اور حضرت او کے نیچے مثل راہوار گرم رفتار ہوئے ہو گئے کیونکہ من کی
 بسیت بڑی ہوئی تھی بلکہ عادت پڑی ہوئی تھی کہ گاہ بگاہے پشت حضرت پر سواری کرتے تھے
 کو بان شتر پر عاری و فیکہ تھے چنانچہ صحاح میں روایت ہے کہ ایک بار محمد حبیب نماز مغرب میں
 مسجد کوفہ کے لئے زمین پر چڑھنے انورا امام حسن او کی پشت پر چڑھ کر جب تک کہ اپنی راسی
 سے نہ اترے انفاس حضرت پڑے ہی پڑے گدھے خیال طلال از خود اذ نکا اوتار ناٹنا
 مہر و فاما بالکسین قبر و جانا مانا خدا جو کئی اطلع گرفتار آل و عیال جو اس کو خواب میں بھی
 خیال آتا وہی حال ہو ۵ اگر گرفتار پابند عیال و گونا گونا کی مہند خیال جن لوگوں پر
 حالت جہالت طاری ہوتی ہو ان پر گاہی فرزند گاہے زن کی سواری ہوتی ہو افسوس میں
 روز بندہ کہیں ہنگامہ یار و اسلام میں قدس ہنگامہ کون اس قدر تلاش کریگا اور عصمت میں کمال
 فاش ۵ ایک کہ تاہن اس غم سے گریان اپنا ہون کو لیکر تازہ تباہی رسیدہ
 اب بیان چند رہا مات عشق انگیز و مستی خیز ہے اور تنگدست قافیہ و رویت گریبے اطلع
 و غیرہ میں کہ کہ جس وقت محمد حبیب فرسودہ ان غیر کچھ روزہ رہ گیا اور طوطی شمشیر خجما اخطب میں

خیال کی کہ اگر کچھ ان کے خدو سال کے قدر میں ہوتی ہیں پہلے کے دیکھنے پر میں اور خدا کے ہی ہوتی
 در حضرت کی سیری خاطر کچھ سے پہلے عرض کی کہ تیرنگ تماشاد کھلایا کئے غلط سواری محمد علی کہ
 جواب معصام ہند میں اس حدیث سے انکار کرتے ہیں اپنی جہالت پر اصرار کرتی ہیں اگر وہ نہیں
 نے میری تسلیم و بخاری پڑھی ہوتی اور اویس کے دل میں محمدین کی بہت گفتاری گڑھی ہوتی تو انکے
 محمد و قرآن سے بیزار ہوتے اور وہ اسلام میں سہارہ دگا راب و کچھ یہی مناسب کہ حضرت کے
 ماتھ میں ماتھ دین اور اس کا خیر میں ان کا ساتھ دین جو کہ کا مذہب پر سوار کریں اور مجھ باری
 مردان کا حضرت کی طرح تاج حکم زن میں اور خوشنودی بی بی میں حاضر جہان و تن میں
 ۵ مکرم بی بی صاحبہ حکم خداست ہا پنجہ بی بی صاحبہ گوید سو۳۴ ترمذی میں ابن عباس
 سے روایت ہے کہ محمد صاحب ذی امام حسن کو اپنے دو ش پر سوار کیا اور بطور مرکب فدا کسی شخص نے کہا
 کہ اے حسن مرکب خوب ہے حضرت نے جواب دیا کہ راکب بھی خوب ہے ایک سلمان نے یہ حدیث مدد میں
 انظم کی ہے اور قطع نظر از حیا و شرم کی ہے ۵ او کچھ کا مذہب پڑ پڑ ماہر بارہ اونٹ بنتے تھے
 احمد بن محمد بن سواف ہدیۃ الامنام و اخبار محمدی نے ہمارا اعتراض قبول کیا اور نسبت امام حسن
 مہر ل کیا مصنف خلعت الہیہ و سوط الجبار کہتے ہیں کہ حضرت بطور مرکب تیز رفتا نہیں ہو کر
 اور محکمہ صغیرہ کبار نہیں باقی حدیث حق ہے اور بری ازوق کہہ کن عرض کرتا ہے کہ ہر خدا ان
 معنی و ترمذی خالی ہے اور خلعت الہیہ و سوط الجبار کی صدق معالی ہے مگر ہم نے بناو
 عقل خود ڈالی ہے اور حدیث ترمذی سے وہ چہ ثبوت معنی مذکور نکالی ہے کیونکہ اگر حضرت
 مرکب بی بادل نہ جلتے اور ایسا نیت کہ جو انیت سے مانند قال نہ بدلتے تو وہ سلمان او کچھ
 مرکب حسن کو راکب سمجھتا کہ ناگوئی تگ سے خلاف واقع اختیار کرنا قطع نظر ازین اگر محمد صاحب بطور
 مرکب رجواری نہ کرتے اور امام حسن او پر سواری نہ کرتے تو جنابہ سالٹ ماہ اپنے تئیں مرکب
 اوسین کو راکب تسلیم نہ کرتے اور اوس سلمان کہ جواب میں نامناسب تکلم نہ کرتے حالانکہ محمد صاحب ذی
 اپنے مرکب ہونے پر تیار کیا اور ذات باریکات کو اسے پائے قرار دیا کیونکہ لغت عرب میں

و باری بیخوام نیست ای اگر سواد می محمد علی ابن حسین بر اقصاء و سطر یکصد و سی و
سے پریم سا کی تو قر زیادہ ترک بگے سو یہ کہہ بھی تھامی میں کالی گندے ہیں دھند دھند
منزل بر مال چنانچہ تحفۃ الامین کے صفحہ ۱۲۴ میں ہے کہ محمد اللہ او اللہ بن علی سیاری و منظر
کی دھت کی سے تھیں کرتے تھے لون برنگ ایک در بیان تھیں کہ ہر بار چڑا اور غائب ہر بار
کتاب کے صفحہ ۱۲۴ میں ہے کہ ایک وقت اور کہیں بنان ولی و بدو تھیں میں شغل تھا اور ابو سعید
و سنک لی کرتا تھا پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۴ میں ہے کہ ابو احمد غزالی وغیرہ چند اولیا اللہ تھیں
کرتے تھے اور ابو سعید زری بیک بہت باقاعدہ کہہ الا وہ کیا صفحہ ۱۲۵ میں ہے کہ شبلی و زری چند
وغیرہ و ادیا سہر دکانے تھے اور نہ تھے پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۵ میں ہے کہ ابو اسحق ختانی و سطر
و تھیں کیا مختصر پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۶ میں ہے کہ شبلی چند شہداء روزیر و دھت تھیں کرتا تھا
اور ہر جو کہتا تھا کہ کون ذکر کیا کہ حال کیا ہو ابد یا کلاس دھت پر فاختہ کو کو کہتی ہیں اس کے
ہمراہ ہو جو کہتا ہوں جب تک شیخ خاموش ہوا فاختہ بھی چپ تھی ایسا سکھان کا ایک
پر طرقت و جو شبلی مونی با حقیقت کہی ہوا کی بھول کر است کہی دشتا و ناما کالیات بلکہ
یہ کہتا تھا ہو ہو و تجربہ فاختہ کرتی تھی کو کہہ رہا تھیں کہ کلاس رقا ص کو جوش و ہوشی و فاختہ
ہرگز نہ خاموش و دھت ہون پڑا دھت تھا کہ قمری و ادب شبلی ہوا شغل ٹھہری ہوا شکا تین پڑا
ہے سکھانوں کے لئے لہو و لب کی دایک و منہا حالت و اللہ تقدیر آیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ایقوم علی باب عرجی و الوحشہ بلعوان بالواب فی احمد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سترنی و
الانظر الی صبحہم بین اذنہ و عاقبتہ تم یقوم من اہل حتی اکون انا انما اتی انصرف فاقدر و اقدر ہما
الشیخ اسلم لہو و لب علی اللہ شوق علیہ حاصل حدیث یہ ہے کہ عائشہ نے تمہا سے ہوا اللہ کی دیکھا ہیز
نے پیر کو کہتے ہوئے اور پر روزانہ مجھ اپنے کے اور پیشی کہتے تھے ہنسا روک سمجھیں اور
رسول اللہ اپنی چادر سے میا پڑہ کر دیتے تھے تاکہ دیکھوں کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم کا لون
اور روز ہوں حضرت کیسے پیر کہتے رہے واسطے خاطر یہی کے یہاں تک کہ میں پیر ہی پیر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ
 فحشہ نظر دیا اور میں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اس وقت کہ اس نے اپنے
 منہ سے منیٰ نکلنے سے روکنا شروع کیا، میں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اس وقت کہ اس نے اپنے
 قدموں سے مٹی اٹھائی اور اسے اپنے منہ سے روکنا شروع کیا، میں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اس وقت کہ اس نے اپنے
 ایک شرمیلے اور ایک کون کی مٹی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ دھو کر دیکھا کہ وہ کون سا
 لڑکیاں گروہ پیش اس کے ہیں فرمایا کہ اسے عائشہ آؤ اور دیکھو تمہارا منہ آئی اور میں نے فرمایا
 کہی کا نہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو رہا شادی کیا پس حضرت نے فرمایا کہ اسے عائشہ میری بیوی میں نے
 کہا کہ نہیں اس عرض کو کہ دیکھو کہ کتنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو ناگاہ و غافلہ میں نہایت
 ہوئے اور یہ بیہوشی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہیں کہ شیا میں جن دنس سب میرے بیٹے
 ہیں پس میں حضرت کے کا نہ ہے سے اور آئی قطعی حدیث اس بات پر بھی دلیل ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کی نسبت عمر حبیب کمال ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اجتماع شیا میں کیا اور میرے اور کچھ نذرین کیا اگر
 معانین کی نصیحت نظر ہوتی تو کب صحیح بخاری تو لم پریم ساگ سے ڈر کر ہوتی ہرگز صحاح ستہ
 پر ناز نہ کر تو اور پریم ساگر پر زبان لمن دراز نہ کرتے اگر پریم ساگر میں ملاحت و بازی نہ رہی
 کرشن قدسی جناب مذکور ہو تو صحاح ستہ میں یا کوئی و قصص صحابہ رسالت مآب سے طور ہے
 امام غزالی و فیحیلے سعادت میں قصص صحابہ کی خوشین محسوس ہیں اور بزم موفیہ اسلام کی
 شمع کہیں ہیں چنانچہ اگر کسی از خود حالتے اظہار یکنہ و قصص کند روا بود چہ قصص صباح ست کہ
 رنگیان مسجد قصص میکند عایشہ رضی اللہ عنہا بنظارت رفت و رسول صلی اللہ علیہ وسلم با
 علی رضی اللہ عنہا گفت کہ تو از منیٰ من از تو علی از شادی این قصص کہ و چند با یکا بندہ میں زد
 چنانکہ عادت عربیہ شد کہ و شادی و نشاط کنند و با جعفر رضی اللہ عنہا گفت تو میں مانی بخلی
 و مطلق بدو نیز از شادی قصص کہ و نہ بدین عادت رضی اللہ عنہا گفت تو بہرہ و سوگامی او نہ
 شادی قصص کہ پس کہو کہ محمد و این حرام ست خطا میکند بلکہ عایت این آیت کہ بازی باشد

[illegible]

یہی پورولی صاحب کا مقصد ہے کہ طاعت و سادہ شری کے حق پر کثرت و کثرت پر حیلہ
مولوی محمد سرور انصاری کے تفسیر نبوت حضرت مسات کے یہ کہ نبوت محمد صاب پنجم
سالہ ہوئے اور دندان و دمان پیری کے ذوالہجرت تری بی عاشقہ کو اپنے کاہن پر بیایا
مردون کا لالچ پیٹ بہر کہ دیکھا یا چنانچہ کیا سادہ میں ہر کہ عاشقہ رضی اللہ عنہا یہ اسکی کہ
یہ زعفران رنگیان در مسجد بازی سیکر مذکور صلی اللہ علیہ وسلم گفت خواہی کہ مینی گفتم خواہم
و ایستاد و دست فراداشت تاسن زخندان بدست و نہاد و چندان نظارت کہ ہم کہند
با گفت میں نباشد گفت نہ و این خبر و صحیح است و ازین خبر پنج نصبت معلوم شد یکے آنکہ بازی
و لہو و نظارت چون گاہ گاہ بود حرام نیست و دبانای رنگیان رقص و سرود بود و دوم آنکہ در
مسجد سیکر مذکور است کہ حضرت کہ رسول اللہ علیہ وسلم در آن وقت کہ عاشقہ را آنجا برد گفت و نگہ
یا دنی ارفد یعنی بار مٹی شمول شوید و این فرمان باشد کہ اگر ہے نظارت کہ جو دیکہ عاشقہ
شد ہے روا بود ہے کہ کہ کہ یہ بخداست کہ اور ابر بخاند کہ آن از بد خوئی باشد چنانکہ خود و عاشقہ
ساتھ دران بایستاد با آنکہ فائدہ بازی کا مارا بود و باین معلوم شد کہ ہر اس وقت زنان و
کوہ کان تادل ایشان خوش شو چہین کار مارا کردن از خلق نیکو بود چہین کہ کن عرض کرتا کہ
کہ جو کچھ نام خالی کی دست گفتاری ہو وہ انتہا عبارت صحیح مسلم و بخاری پورولی سلام اللہ
نبیہ شیخ عبدالحق دہلوی نے جواز غنائین ایک سالہ بنایا اور محمد علی خان مراد آبادی فرادہ کا
عربی سے اردو میں ترجمہ کرایا ہے اس سالہ میں بھی نفس ہم کی حکایتیں ہیں اور زبان عشاق
سے روایتیں ہیں ان میں سے ایک یہ کہ کہ و ضعیف چند انخاص سیاہ رنگ پرویز و خود
بازی کرتے ہو ہیں حضرت و چہ سے فرمایا کہ آیا تو چاہتی ہو کہ دیکھی میں نے پہلے ہیں رسول اللہ
نے مجھ کو پس خود اسطرح استادہ کیا کہ میرا خسارہ او کے خسارہ شریف بہ تھا اور وہ خسارہ تو
میں نے ارفدہ تم کو چاہی بازی کو جانا ہر گاہ مجھ کو ملے ہوا فرمایا مجھ کو طاعت کرتا ہو چہین چاہے
پس ارشاد کیا تو رواد ہر خط مولوی سلام اللہ نے بھی مسلم و بخاری ہی سے یہ معنون کیا اور لکھا

کے سلطان بن احمد وادی شش طاعت سالانہ میں سے محمد بن اوسانی نے خلافت کی عہد
مستند ہو کر اور بانی کہندہ مسجد پر اب تک فغان عظیم و طاعیہ اور گوگرد ان کہیں کہیں
کے خزانہ میں کے مسجد شری بہا گت میں ثروت دیا بلکہ کس جگہ اور کس شری بہا گت میں
محمد بن احمد کہیں کہ اور کانٹا بڑا خزانہ اور غیر موقوف کوئی میں اونگی زبان پر کیا کیا کہنا
طاعت میں چین آسان کہ چارہ کا و شری بہا گت میں ان طاعت میں انسان جو قحط میں
چین را طاعت و توان کہہ کہ کہیں جسے گھوڑا امیر چیدہ و لیکن شری را طاعت نیست
کہ اور از و شری جو خیزندہ قولہ باضا و ترجمہ اللہ جل جلالہ اول تو بہا گت ہی لائق شری
میں کہ وہ دوسرے ترجمہ اللہ جل جلالہ میں ایک تو کہ لیا اور دوسرے ترجمہ اللہ جل جلالہ میں تو جو کہ جس کا
ہاں پریم ساگر کہ وہ قابل فرق تاب مرا ہے اسکو بہا گت سے مناسبت نہیں جو تلخی کو طاعت
سے مناسبت نہیں خیم کہیں کہ جو وقت مولیٰ محمد علی پریم ساگر کا ایک غریب بہا گت
سے طاعت کو تو ہم اس کے آئینہ آبرو کو بہت جلا دیگے تو بارہا کہیں کہ اگر ہم کہیں گے
میں خیل او باش تھا اور لڑکوں کو چھانا اور ساگنا نا اور سکا طریق شش شاعرانہ کہیں
ہو بہا گت میں کہنا تھا اور ترجمہ جھاگت کا ترجمہ میں یقین میں کہ میں شہم بہا گت کی کھڑا سکر
اور اس میں ہر قدر کہیں کہ اپنی طاعت ملکہ اور روح شریف قرآن جلا کہ پریم ساگر بہا گت
اور جلا کہ اور جھا کہ تو بہا گت پریم ساگر کی حقیقت جو سکی جناب میں مولیٰ
محمد علی کہ عقیدت جو قطع نظر ازین اللہ جل جلالہ نے شری کہ میں کے لڑکوں کی سر گذشت کہیں جھا کہ
عالم غیر سکونی کی سیر گذشت و مقابل الا ازم میں کہ کہیں شریعت ہند و اسلام میں بلکہ
شکست کی حرکت کسی مذہب میں بلکہ میں ہر مذہب میں جو کتنی اور طاعت حیا و شریعت تمام میں
ہندو کا اتفاق جو ازہ ہوا اتفاق کہ شری کہ میں جب تک کہ میں کہ جو یوں میں ساکن رہے
جیکہ تا ازہ شہت ساکنی کا طوطا کہ میں سے کہہ کہ نظر وہاں پر آج تک طاعتات نہیں کہیں
بلکہ زینت ملاقات میں اس کا کیا کہ کہیں کہ میں کہہ کہ زینت ملاقات او کھیل کہ ترجمہ

محمد بن احمد وادی شش طاعت سالانہ میں سے محمد بن اوسانی نے خلافت کی عہد
مستند ہو کر اور بانی کہندہ مسجد پر اب تک فغان عظیم و طاعیہ اور گوگرد ان کہیں کہیں
کے خزانہ میں کے مسجد شری بہا گت میں ثروت دیا بلکہ کس جگہ اور کس شری بہا گت میں
محمد بن احمد کہیں کہ اور کانٹا بڑا خزانہ اور غیر موقوف کوئی میں اونگی زبان پر کیا کیا کہنا
طاعت میں چین آسان کہ چارہ کا و شری بہا گت میں ان طاعت میں انسان جو قحط میں
چین را طاعت و توان کہہ کہ کہیں جسے گھوڑا امیر چیدہ و لیکن شری را طاعت نیست
کہ اور از و شری جو خیزندہ قولہ باضا و ترجمہ اللہ جل جلالہ اول تو بہا گت ہی لائق شری
میں کہ وہ دوسرے ترجمہ اللہ جل جلالہ میں ایک تو کہ لیا اور دوسرے ترجمہ اللہ جل جلالہ میں تو جو کہ جس کا
ہاں پریم ساگر کہ وہ قابل فرق تاب مرا ہے اسکو بہا گت سے مناسبت نہیں جو تلخی کو طاعت
سے مناسبت نہیں خیم کہیں کہ جو وقت مولیٰ محمد علی پریم ساگر کا ایک غریب بہا گت
سے طاعت کو تو ہم اس کے آئینہ آبرو کو بہت جلا دیگے تو بارہا کہیں کہ اگر ہم کہیں گے
میں خیل او باش تھا اور لڑکوں کو چھانا اور ساگنا نا اور سکا طریق شش شاعرانہ کہیں
ہو بہا گت میں کہنا تھا اور ترجمہ جھاگت کا ترجمہ میں یقین میں کہ میں شہم بہا گت کی کھڑا سکر
اور اس میں ہر قدر کہیں کہ اپنی طاعت ملکہ اور روح شریف قرآن جلا کہ پریم ساگر بہا گت
اور جلا کہ اور جھا کہ تو بہا گت پریم ساگر کی حقیقت جو سکی جناب میں مولیٰ
محمد علی کہ عقیدت جو قطع نظر ازین اللہ جل جلالہ نے شری کہ میں کے لڑکوں کی سر گذشت کہیں جھا کہ
عالم غیر سکونی کی سیر گذشت و مقابل الا ازم میں کہ کہیں شریعت ہند و اسلام میں بلکہ
شکست کی حرکت کسی مذہب میں بلکہ میں ہر مذہب میں جو کتنی اور طاعت حیا و شریعت تمام میں
ہندو کا اتفاق جو ازہ ہوا اتفاق کہ شری کہ میں جب تک کہ میں کہ جو یوں میں ساکن رہے
جیکہ تا ازہ شہت ساکنی کا طوطا کہ میں سے کہہ کہ نظر وہاں پر آج تک طاعتات نہیں کہیں
بلکہ زینت ملاقات میں اس کا کیا کہ کہیں کہ میں کہہ کہ زینت ملاقات او کھیل کہ ترجمہ

اس مولوی کو ایسا اندازہ ملا کہ وہ اس پر کچھ نہیں سمجھتا تھا۔ اس نے اس کو
 ستر میں کہہ دیا کہ میں تم سے افسوس کرتا ہوں کہ وہاں تک کہ میں نے تم کو یہاں
 دیکھا ہے۔ بالآخر یہاں پہنچا ہے۔ اگرچہ تشریح میں خدوہ و خصلتوں میں نہ کیوں نہ تھا۔
 لیکن ازراہ یہاں کہ اگر کتب متبرہ ہوں تو علم انبوت میں نہ تھا۔ بالآخر یہاں پہنچا ہے۔
 کچھ نہیں ہے۔ [آخر میں کہہ دیا] اچھی ترکیب برائی ہو جس کو خباثت کے مولوی پختا می دانا می کی
 جو بی سنجیدگی نظر آئی اگر مولوی صاحب عقل و دین ہو تو یہاں سے ہٹا دیا جائے۔
 یہ خدوہ و خصلت کے نشانی ہیں۔ ہر گاہ کہ اگرچہ اس میں ستر میں کہیں ہو گا کہ یہ دیندار ہو یا نیکو بہت اہم
 تاجدار ہو مولوی جی کو ترمیم نہیں آتی کہ اپنی اطلاع فاش سے غماض کرتی ہیں اور یہاں تک
 پر سنا حق انحراف میں اب بحث دینی جو اور مکرر ازراہی سے چھٹی ہوئی ہے۔ خباثت نفس شری کرشن منور
 ہے۔ مانند سچ کا ذہن بیرون ہے۔ دروغ اور مخالف مکرر بینا رہا۔ دروغ آدمی راکن
 شرمسار کہ کتب ہندو میں اس روایت کے اشارت نہیں جو اور مذہب بجا گوشت و جہالت نہیں
 پس مولوی صاحب کو لازم ہے کہ ہر مذہب کوئی سے اختلاف کریں اور بالآخر مذہب کلیہ پادار کریں۔
سابعی اسے ناسپاس دیدہ ادا کیا۔ زکین و ذواتہام و تہمت و کذب اشتراکین و کذب
 زہرہ کوئی اور بجا خود نشین و اندازہ کلیہ خودش پادار کریں۔ صاحب حسن و خوبی ابکا ادا کیا۔
 داخل کتاب ہوتی ہیں اور ہر ایک فرد مطلقاں ماوراء قباب ہوتی ہیں۔ **قولہ** آنا از یہاں کہ
 کہ اگر کتب متبرہ ہوں تو علم انبوت میں نہ تھا۔ بالآخر یہاں پہنچا ہے۔ کتب متبرہ و سوا آپ عرض کرتے ہیں۔
 ہندو فرس کرتے ہیں بر تقدیر اول آپ کی بات کا اعتقاد نہیں جو اور قبل و حال جان ایسا نہ تھا۔
 نہیں۔ یہی ہر ایک بات چوتھی جو اور سلسلہ کتب کے جناب کی راہ لونی جو بر تقدیر دوم میں ہندو
 پر اعتباری یہاں کہ میں استدعا کرتا ہوں کہ اس کے دین رسالہ طویل کیا گیا ہو جس کے یہاں
 تو استاد یہاں کہ میں استدعا کرتا ہوں کہ اس کے دین رسالہ طویل کیا گیا ہو جس کے یہاں
 میں استدعا کرتا ہوں کہ اس کے دین رسالہ طویل کیا گیا ہو جس کے یہاں

جنگ بختی سنی سعادت ہے مانده و کزین و جبر و سئل تقدیر کلا و تقدیر
 پس مددی ہیں ساتھ شریعت کے اپنے پاؤں پر پائی پاد پاد سلاسی پرین شریعت کی
 سے ہیں عیب فہم ہی میں مددی میں صفت کو جملہ ہیں پاد کو حضرت عیسیٰ فرمایا جملہ
 جانا بے اوس لڑنے مانے کہ ہے کہ پہلے تو مجھ سے بڑھ گئی تھی قول کہ دین خدا میرے نیست
 کہ غلام و غلام ہوسم باشد خدا اگر کچھ تقدیر سے عقل و اہد اک ہوتا و اہد قوت پاک ناپاک تو
 اس شخص کی حاجت معلوم ہوتی اور گندگی شلانی شرم ہوتی خدا آپ کے مال پر عنایت کرے
 اور شکستہ حاجت قول کہ بلکہ نہ آیا سیکہ بیشتر مہاربات با اشد پائیں کو آمدن امتیاد و شہادت
 حضرت لازم ہو و اے شکر الہی ہر کہ اب ہمارے مولو عیسا کو قول میں مطابقت ہوئی کہ اذیکو
 قبول محمد و عائشہ کی سہابت ہوئی گئی اب ہمارا اور مولوی جی کا عقیدہ سہادی ہو کر شہادت
 دوڑنے پر مادی ہے اگر اہل ہی آپ محمد عائشہ کا ورنہ قبول فرماتے تو کبھی بات بین
 میں قبول کرتے مٹا نہیں کا یہودی شہید ہو کر اول ہر ایک تقدیر سے انکار کرتے ہیں بعد چنانچہ
 قرار کرتے ہیں **۷** آپ خدا کا ایک کننا و ان و ایک بعد از ہزار سو اسی باب مولوی محمد علی
 حو و انصاف کریں کہ گھر میں یا سفر میں جو رو کو دوڑانا اور خود دوڑنا محمو یا مذموم ہے اور جو دیا
 محرم ہے قطع نظر میں بروقت نہایت سہولت کے لئے دوڑنا آپ ہی کی تجویز ہے یا حکم حدیث شریعت
 و صحت غریب ہے بر تقدیر اول آپ کی بات کا امتیاز نہیں ہر کہ جناب کہ نہ شہید واری اہل بکنا
 سے مانا نہیں ہو بہ تقدیر وہم نہ ہوم حدیث و قرآن آشکار کیجئے اور حوالہ سورہ و پارہ دیجئے
 قطع نظر میں حمار تائین دوڑنا نامردوں اور بگوشوں کا کلام ہے یا بگوشی انھوں نے کانٹا
 کہ حضرت بلالی کو علیم فرما کرتے تھے اور نہ آدمی و صفت آدمی سے مار کرتی تھی اگر غیر مذکور
 کہجئے وادیث و توفیق یہاں نہ ہائیں عائشہ کہ تیر زنی سکھلاؤ اور شہید نکسین ہلاتے تاکہ وہ
 بخوبی بہت یاد رکھتی اور حدیث میں سبب کار زنی گئی گمان اسکو تیر زمان بلالی اسکو
 رسول میں اسکو سبب مانا حضرت کریم خلیلانی اس میں کہ سبب گنگ نام مذکور

کہ حضرت عیسیٰ فرمایا جملہ
 کہ بلکہ نہ آیا سیکہ بیشتر مہاربات با اشد پائیں کو آمدن امتیاد و شہادت
 حضرت لازم ہو و اے شکر الہی ہر کہ اب ہمارے مولو عیسا کو قول میں مطابقت ہوئی کہ اذیکو
 قبول محمد و عائشہ کی سہابت ہوئی گئی اب ہمارا اور مولوی جی کا عقیدہ سہادی ہو کر شہادت
 دوڑنے پر مادی ہے اگر اہل ہی آپ محمد عائشہ کا ورنہ قبول فرماتے تو کبھی بات بین
 میں قبول کرتے مٹا نہیں کا یہودی شہید ہو کر اول ہر ایک تقدیر سے انکار کرتے ہیں بعد چنانچہ
 قرار کرتے ہیں **۷** آپ خدا کا ایک کننا و ان و ایک بعد از ہزار سو اسی باب مولوی محمد علی
 حو و انصاف کریں کہ گھر میں یا سفر میں جو رو کو دوڑنا اور خود دوڑنا محمو یا مذموم ہے اور جو دیا
 محرم ہے قطع نظر میں بروقت نہایت سہولت کے لئے دوڑنا آپ ہی کی تجویز ہے یا حکم حدیث شریعت
 و صحت غریب ہے بر تقدیر اول آپ کی بات کا امتیاز نہیں ہر کہ جناب کہ نہ شہید واری اہل بکنا
 سے مانا نہیں ہو بہ تقدیر وہم نہ ہوم حدیث و قرآن آشکار کیجئے اور حوالہ سورہ و پارہ دیجئے
 قطع نظر میں حمار تائین دوڑنا نامردوں اور بگوشوں کا کلام ہے یا بگوشی انھوں نے کانٹا
 کہ حضرت بلالی کو علیم فرما کرتے تھے اور نہ آدمی و صفت آدمی سے مار کرتی تھی اگر غیر مذکور
 کہجئے وادیث و توفیق یہاں نہ ہائیں عائشہ کہ تیر زنی سکھلاؤ اور شہید نکسین ہلاتے تاکہ وہ
 بخوبی بہت یاد رکھتی اور حدیث میں سبب کار زنی گئی گمان اسکو تیر زمان بلالی اسکو
 رسول میں اسکو سبب مانا حضرت کریم خلیلانی اس میں کہ سبب گنگ نام مذکور

ایک ایک وقت ہوا وقت اسرار کھتا ہوا کہ چند ہر مسلمانوں کی سوسطہ اعتبار سے نظر فرمائی ہو
 اور عداوت قرآن و حدیث کثرت نکالی ہو اور اس میں جو کسی کو ٹھٹھکا ہو سوسطہ اعتبار کی بات کا اعتبار
 نہ کیا ہو کہ وہی آدمی جو کلمہ کا مزیدار نہ رہا کہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ حدیث میں خیانت نہ کرے تو مسلمان
 آدمی کی نمانت نہ کرے **چوتھ** اگر آپسک برائی ہو تو ہم کے نزدیک اس طرح کہ وہ مسلمان و کوشال و اب
 مثل بعض حضرات محمد علی جو اس وقت راج اعظم علی محمد علی کو لے کر روزہ و سفر میں و جناب دست
 کتاب نیز تقسیم قسط تصور و ابو داؤد نیز زفاری نہیں ہو اور صدق و عوفی محمد علی خانگی و بار بار
 نہیں ایڈ اسلام کی ایک نام غالی ہو جسکی تحریر فل آج کو گھر سے غالی ہو اس کی کیا عداوت
 نہیں بل حدیث مذکور بہ سنو کہ ہو اور وہی محمد علی کو لے کر تجویز تھا جو نہ ہو کہ ہو عداوت نہ ہو
 ہو کہ اس اہل خود چندان طبیعت نہ کرے کہ رسول ملی اللہ علیہ وسلم تا آج تک با عائشہ رضی اللہ
 عنہا ہم دیکھ تاکہ و پیش شود و رسول ملی اللہ علیہ وسلم پیش شد و دیگر بار یہ دیکھ عائشہ
 و پیش شد رسول ملی اللہ علیہ وسلم گفت یہ کیلے این بان بشو و ہنی اکنون برابریم ہنخی
 یہاں بھی مذکور نیز زفاری نہیں ہو اور شکوفہ ناز علیہ سوسطہ اعتبار کے لئے با دہاری نہیں بلکہ
 غلط و دیدن مذکور ہو جبکہ تہ و و نا مشہور ہو جو کوئی دیدن و نیز فتن میں تمیز نہیں کر سکتا
 اور فتن شرف و طب تجویز نہیں و چو ان جنگی ہو خواہ شرف خواہ اسد علی ہو علاوہ اسکے
 مخالف و موافق واقع ہیں اور محدث و منکر کاشت کہ محمد و عائشہ تنہا نہیں کہہ کر تہ و اور
 بے لشکر کسی سرزمین نہیں گزرتے تہو پس اگر کسی سفر میں و و نا اختیار کیا تو عداوت کی تہا
 کیا کہ یہ لگا لگا سرد و لشکر سفر میں بی بی کے ہمراہ پایادہ ہو گا اور و و نہ پرا مادہ تو ممکن نہیں کہ
 کہ لشکر او کسی بی بی کو عداوت نہ کیجے شاید کہ بعض وقت لشکر کے حملہ عائشہ کی ہناسے یا دیا ہی نہیں
 ہو کہ تو سر نہ چاہی بی بی سنبھالی ہوگی سو وہی محمد علی کو لے کر چند جواب قرآن میں چاہا کہ بی بی
 اہم المؤمنین کو اعراض کیا حدیث ابو داؤد ہو جو مسئلہ فساد و ہجو جو عن عائشہ انہا کانت
 عند رسول اللہ فی سفر قال فسا بقیۃ قبیلۃ علی رضی اللہ عنہا قلت اللہم ساقیۃ خبیثی قال ہذا

مامورین کو مکان دیکھا اور کہا ہمارے جیل خانہ کا مالک اور یہاں والا کسی شخص سے
 تجویز جو انہیں محمد حبیب (دوڑنے میں استعداد و سرعت کی کہ قدامتائش سے کوی سبقت لی
 پس فرماتے تھے کہ اب درمیان ہمارا اور تمہارے مساوات ہوا کہ ایک بار ہلکا اور دوسری
 بار تنگوات ہوا غلط بیان سے ظاہر ہے کہ جب تک اوقات حضرت و اہلیات میں تیر نہ ہوتی تھی کہ
 طبع طبیعت عالی سیر نہ ہوتی تھی مخالفین نے اہل قراض کے جواب میں گفتگو سے حماقت کی جو
 اور میان محمد علی نے گل سے گوسے مسابقت لی کہ مولف ہدیۃ الامنام و الحما فی و
 غلقت الہند کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے ساتھ ملاعبت و بازی کرتے تھے یا اوج و شیر
 پر سرفرازی کرتے تھے محمد حبیب کے دوڑنے سے کسی کو انکار نہیں ہوا اور تکذیب فقیر اندر میں ہوا
 اصرار نہیں میان محمد علی نقد عقیدت صحابہ یہ بھیہ و پاک ابطال پر شمار کرتے ہیں اور اپنے
 پیران پیر کو کاوش مارا کرتے ہیں اب ہم میزان انصاف لیتے ہیں اور ہر ایک کا جو اسباب
 و مضامین ہیں اس قسم کی بازی و ملاعبت کیلئے بہترین ہوا اور ہرگز اسے اپنی نہیں کر سکتا
 یہ کہ بعضوں نے بخلان نے سوار ہوا روٹی بنی کے لئے باعث عار و علی انھوںں بحالت چہا
 ساگی زن و دازدہ سالہ کے چہا و مڈر نا اہل اور اک کی راہ میں ملاعبت و بازی نہیں کر
 اور کا خاطر ترکی و تازی نہیں ملاعبت و بازی و قسم ہر ایک متروک و ممنوع اور دوسری
 شروع و شروع اول حکمت حضرت ہر کہ معذراہل غیرت و خیرت ہر دوم اکثر کے نزدیک
 مرد و عورتین ہوا و یہی اہل اسلام و ہندو نہیں چنا چہ غلقت الہند میں ہر کہ گلے اپنی سنگھ
 کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالتے ہیں اور ساری گفت ایک ساتھ نکالتے ہیں گاہے اوس ملکوت
 پرست ہوتے ہیں اور شراب شوق و مست گلے اوسکے سینے سے سینہ ملتے ہیں اور ہر خوش
 و یہی نہ دلاتے ہیں گلے اوس سے خوش ہوتی ہیں اور ہر یک جو خوش علی ہاتھیا
 کہ کوئی اس قسم کی ملاعبت اپنی بی بی کو کہے تو مخالف متکا گریا نہیں ہوا و ہر کو سنا
 میکہ و ہاشیہ انہیں مگر انہیں نہیں کر کوئی بی بی کو ساتھ میکہ و ہاشیہ گانا و خوش

چنانچہ سورہ بقرہ میں ہے کہ حالت جن میں عورت کے نزدیک تھاہر کسی بات میں اور نہ کسی
 نہو مثلاً غرض انسانی فی الجہت ہوا نہ ہو جن میں علی طہرین قادی طہرین خانہ میں بیٹے کا کہ
 عورتوں سے حالت جن میں عورت باؤ نزدیک دیکھے یہاں تک کہ بچہ ہو جن میں جبکہ غسل
 کر لین پس پاس باؤ دیکھے خطا بلبل مدح حضرت گل عشا عائشہ پر اس قدر دل باختہ تھی کہ
 وقت مرگ ہی اویں سو کی فاختہ تھی چنانچہ مدارج النبوت میں موابہ لہ نہ سو نقل کیا کہ کچھ
 مسیحیوں نے مرض الموت میں عائشہ کو کہا کہ میرے لئے مسواک منکر اور اول تو او کو کہنے آپ ہیں
 ملا ہر کہ پس محکوم سے کہ لذت بر سبیر پیغام پاؤں اور بجزبت تمام چاؤں تاکہ تیرا اور میرا اختلاف
 اب وہاں ہو کہ او مجھ پر تلے موت آسان ہو کہ ۵ رشک بجا لگا سیری زبان در زبان
 ہو محکوم عاتب بن شریب اجماع ہے عائشہ کے شوک کی برکت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا صوت آسان
 تھا اور جلاد اجل مہربان مسندین عائشہ کو مروی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا کہ
 مجھ پر موت آسان ہوئی کہ سفیدی کف دست عائشہ محکوم معاند و میان خان ہوئی اس
 حدیث کے سنی شیخ عبدالحق ذکریا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عشق عائشہ بدرجہ کمال تھا کہ او کو بدو
 صبر حال تھا لہذا جنت میں صورت مدقہ بنائی گئی اور صورت رفیقہ لائی گئی تاکہ حضرت پر
 صورت آسان ہو کہ بلکہ اندام مہربان فیض سان ہو کہ کیونکہ دوستوں کے اجتماع میں لطفت
 زندگانی ہو اور ہر ایک بات کی آسانی ہو ۵ بہار عمر ملاقات دوستداران ۲۷۶ و ۲۷۷
 از عمر بادوان تنہا حاصل تغیر شیخ حبیب ہے کہ عائشہ کو بغیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انتقال کرنا
 ہلنتے تھے اور بخت غنبر برشت کو اس کے بدون ایک گشت عزت نہ ہوتے تھے ۵ بناؤ لگا
 بھی بخت کو بن بناؤ لگا اگر نہ ہو گا کوئی دان تمہاری صورت کا ہر گاہ کہ حضرت عائشہ
 کے پہلو دفن کرتے تھے اور عالم فطرت کا دور کرتے تھے صلح اہل سنت میں یہ تھا کہ ایک
 با حضرت نے بطرف ابو قتیبہ جمع کیا اور عائشہ کے ساتھ دفن نہ کر دیا کیا عائشہ اس
 سبب سے بیزگام ہوئی کہ حضرت کی تنگی تمام ہوئی ۵ بڑھ گئی وہ نوجوان وہ پیر پیر گیا

لیکھتے تھے کہ کمال لکھتے تھے اور اکثر اسکا استعمال کرتے تھے۔ مہرین کو کسی پرست
وہ لکھتے تھے اور ترکیب بتاتے تھے۔ سلطان مہرین سے مانع ہوا تو خود افسانہ لکھ کر حضرت
لکھ کر بیان کیا اور شہرت پر علم سے شہرت حاصل کی بروایت کرتے تھے اور اس
رہنما جوئی شایع تھے چنانچہ بلداول مارچ المہرین میں آیا کہ ایک باجمہر صاحب مائت
کے کہہ سچو کہ اس انشاء میں نام لکھ کر دے سکے تھے مہرین صاحب مائتہ فرما میں ایسا مانع ہوا کہ
کاسہ ٹوٹ گیا اور مہرین صاحب مائتہ سچوٹ گیا مہرین صاحب فرمایا کہ لکھتے جمع کر کے اور ان میں مہرین
مہرین کے مہرین کے سامنے مائتہ کی طرف سے مذکور کیا اور کہا کہ مہرین مائتہ کا غیرت تو نکل کر
مہرین مائتہ اوس فرمایا کہ مائتہ کو گھر سے دھت جام لاکر اور اس میں مہرین صاحب لکھا کہ
خادم کے حوالہ کیا کہ تاوان جام جام ہو اور تاوان مہرین صاحب مائتہ کی شیخ عبدالحق کہتے ہیں
کہ جو صاحب پتہ پویل ہے کہ اگر کوئی صاحب مائتہ غیرت میں کوئی حرکت نہ کرے تو اور مائتہ صاحب
مہرین سے وہ بی بی سپہ کے تھے مہرین صاحب مائتہ اور مہرین صاحب مائتہ جو کی غرض کہ مہرین صاحب
رہنما جوئی مائتہ میں مہرین کرتے تھے اور انکو حرکات واپس پیر و لہر مہرین انصاری کہ مہرین صاحب
دلدار مائتہ کے مہرین بازی کریں اور لوح بازیچہ نقش طرازی اگر مائتہ کسی مہرین جو پانی پنی
تو مہرین صاحب اوسکے مہرین کی جگہ پنادان لگاؤ اور مہرین صاحب وروشیہ جان پنا اگر مائتہ کشت
جو پانی اور مہرین مہرین میں دہاتی حضرت اوسکے مائتہ سے استخوان لیتے اور پیر مہرین میں بیگانہ
جس جگہ مائتہ کہاتی تھی حضرت کو ایک سیوند آتی تھی اگر مہرین صاحب کو مسواک کی ضرورت ہوتی
تو اوسکی ضرورت ہوتی کہ اول مائتہ پنا آتے تاکہ مہرین صاحب کو مہرین صاحب مائتہ میں گدتی پس
حضرت مسواک کرتے اور مہرین صاحب لکھا کہ جو دیکھ حضرت روزہ دار ہوتے مہرین صاحب مائتہ سے
مہرین صاحب مہرین صاحب نے مائتہ کو کاناچ پیر لایا اور مہرین صاحب کاناچ پیر لکھا کہ مہرین صاحب
مائتہ مہرین صاحب مہرین صاحب مہرین صاحب مہرین صاحب مہرین صاحب مہرین صاحب مہرین صاحب
مہرین صاحب مہرین صاحب مہرین صاحب مہرین صاحب مہرین صاحب مہرین صاحب مہرین صاحب مہرین صاحب

کہ یہاں سے کہ اس کا خطاب ہو بہا میں کہ اس کی شہرت اور اس کے
 لئے باعث سرانگہی کی تاہم حساب سے اکثر احادیث ہیں جو انہی خوش برداری حضرت پر
 ولایت کرتی ہیں اور وہ بطالت صاحبہ سالت لہذا ہم قلم معنون حدیث شریفہ کی
 ہیں اور قطع نظر از قافیہ درویش مدارج السنہ میں صحیح بخاری سے نقل کیا ہو کہ جب
 محمد مصطفیٰ با شریعت غبت کرتے تھے تو ایک لڑکی اپنی ساری عورتوں کی محبت
 کرنے شروع کر دی تھی اور وہ چلیا تھیں خط اس حدیث کے راوی ذوالسے سے دست لگایا کہ آیا محمد مص
 کو اتنی قدرت تھی اس نے جواب دیا کہ کیا جانہ رت تھی او کھو او تعالیٰ نے تیس مرد کی قوت
 مرحمت کی تھی احمد دست مبارک میں کلید فتح الباشہ ہوت دی تھی ابن سعد فرماتا ہے
 جب اسے نقل کی ہو کہ محمد ص کو جماع میں قوت چل مرد کی دی گئی تھی یعنی روایتوں میں آیا ہو کہ مرد
 بہشت سے پسند مرد کی قوت کہتے تھے ایک حدیث میں ہو کہ ہر مرد غبت کے لئے اکل نوز
 و جماع میں تو مرد کی قوت و بجائی ہے پہر ایک روایت میں ہو کہ محمد مص نے فرمایا کہ میرے
 لئے جبریل ایک طرح کا طعام لایا میں نے اس میں سے قدرے برا نام پیا یا پس جماع کرنے
 میں مجھ کو قوت چل مرعہ مل ہوئی پہر عائشہ سے مروی ہو کہ محمد مص نے بیوی جس عورت
 کی تمنا کی تھانے وہ ہی اویکے لئے عطا کی عورتیں حضرت کو بہت عزیز تھیں خواہ چہ خواہ کینہ
 تھیں خدا مال حدیث یہ ہو کہ بعد نبوت حضرت نے جس عورت کی شراب عشق سے صراحی طار
 ملا مال کی او تعالیٰ نے اویکے لئے وہ خوراک حلال کی دوسرے فقو کا حامل یہ ہو کہ حدیث
 کہ عورتیں بہت پراری تھیں خولہ بیابھی خواہ کنواری تھیں اس واسطے حدیث احمد میں ہو کہ
 رسول اللہ نے فرمایا کہ تم کو دنیا سے تین چیزیں پسند ہیں طعام و نسا و طیب پس پایاد و چہرہ
 اور نہ پایا ایک چیز کہ پایا نسا و طیب کو اور نہ پایا طعام کو انتہی مقصود حدیث یہ ہو کہ
 صاحب نے عورات و خوشبو سے خولے تہ اوٹھا لی اور دیدہ و دماغ کو خاطر خواہ طراوت
 پہنچائی کہ جیسا کہ چاہئے طعام نہ ملے اگر صبح ملا تو شام نہ ملا پہر حدیث ابن مسعود کہ کھانا

کہ سارہ دونوں کو اس واقعہ میں سوراخ حق و باطل کو سمجھا دیا اور کھیلے اس کے بعد
 سو گند پوری کر کے اور کھڑی کر کے سارہ کو حکم دیا کہ یہ سونے کی اور عنون سو گند بدل دیا
 قطعاً بایمان محمد علی محمد کریم کہ طریقی شری کرشن شیاہی یا قادیانہ موصوفہ ابراہیم چچا اگر
 قصیدہ پڑھیں دکان مبارک ہوگی اور مولوی جی کے گھر سے ستاح شرم ہوگی تو ہماری
 طرف رو کر نیکی بلکہ مقابلہ عام ہندو کو نیکی کے بر تقدیر یکہ مذہب ابراہیم و محمد ایک ہو تا تو محمد صاحب
 کے نزدیک وہی مہذبیک ہو تا اگر سو گند نہ توڑ تو دوبارہ ساریک پیوند نہ جوڑ تو سونہ ماد کی
 تفسیر زادی میں کہ جن دونوں ایوب خیمہ بتلا بلاتھا اور طبر مبارک آتش معیت جلا تھا اور
 ایوب دن رات فروری کرتی تھی اور کچھ ملتا تھا اس کی خواہات ضروری کرتی تھی اس ناشنا
 میں ابلیس نے شکل عیسیٰ کر اور بصورت طیب برآ کر اس کو کہا اگر تم کو اپنے شوہر کی منہستی
 منظور ہو تو اسکی دوا گوشت جو کھنکھڑا ہو جو صوفت ابلیس نے یہ تدبیر بتلائی وہ چار کی ہیں
 سے شراب نگور گوشت خنیر لائی ایوب نے یہ چیزیں دیکھ کر پیش خداوند فریاد کی اور سو گند یاد
 کہ جو صوفت پادنگا اس بی بی کے بعد چوب نگاؤنگا جبکہ ایوب نے صوفت کہا ہی پائی صفت
 حال سے آگاہی پائی کہ بی بی سعدو ہوا اور بالکل ابلیس کی تصویر میں اپنی سو گند شکست
 کرنی چاہی فی الحال آسمان وحی آئی کہ پشت زہرہ پر بیٹھ کر مارا اور اپنے سر سے بار
 سو گند اذکار مخالفت ہار کر اور شکست سو گند میں جہنک کر چنانچہ سورہ ماد میں ہر روز خدا
 بیدک صفحا فاعرب بہ ولا تخشای لے اپنے ماتھے میں جہاڑ دیں مارا ساتھ اس کے اور بت
 چوڑا کر قسم اپنی فقط مایا میان محمد علی انشا فائین کہ کلام شری کرشن پسندیدہ ہوا
 گفتار خدا سے ایوب بنیدہ ہوا اگر میان صاحب غیرت کہتو ہو دین تو سہاگ سانسے رو کر میں
 اہل حق سے ارادہ گفتگو کر میں کیا ہو کہ زماؤنگ ہوا اور عنون رنگا رنگ گدھی وقت
 لیک کا قضا طر خواہ تہذیب تفصیل ہر گاہ ۵ اشیم و رد دل تمام نشہ باقی داستان بھڑا
 شب ہر کچھ دہلادہ مار یہ قلیلہ خاضعین نے گفتگو کی تھی اور برائت حضرت جین تہجدہ محض نامور ہے

کیا اور شراب شرک کا نام ہے یا چنانچہ کفار میں سے ہیں جو ان کے خلاف ہیں یا مخالفین
 اللہ فی ملت ان قبل عبید بن جراح بن عامر بن لہی ان قبل وجہ الہدایۃ الی اللہ
 قل یا رسول اللہ انکم کنتم کما کنتم قبل ان یبعث اللہ فیکم رسولاً منکم فمما کان منکم من قبل
 اللہ و قبلہ الامم و الاخر قبلہ الہدایۃ الی اللہ و قبلہ الامم و الاخر قبلہ الہدایۃ الی اللہ
 پس کہا اوس نے یا رسول اللہ میں تو قسم کھا رہی ہوں کہ جو میں نے دیکھا ہے کہ وہ
 حرام ہیں کہ میں نے حکم دیا وہ حرام ہیں نے اپنے بچے کے ساتھ اور اپنی ماں کے ساتھ چلنے کے لئے کہا اوس
 شخص نے کہ اگر نہیں ان باپ و سسکے پس فرمایا کہ جو تم قرین ہو انکی اوس نے کہا اگر نکلتا
 ہو سے انکی قبروں کو حضرت نے فرمایا کہ بیچ دو خط ایک کو ماں کی قبر پر اور دوسرے کو باپ
 کی قبر پر چم اوں دو نوں کو اور گنہگار ہو اپنی قسم میں خط موافق تحریر بعد اللہ تو سلم کو
 قبر کا چومنا اور اسکے گرد گھونٹ کرک فطیح ہوا اور بدتر از چکر میج محمدؐ نے سو گند شکنی کے
 لئے جو مٹا بہا نہ کیا اور ہلا نوں کو تیر شرک کفر کا نشانہ چل آئے حضرت نے عہد و سو گند و خاک کا
 اور عدم لزوم کفار پر انکشاف و اگر علامات شریعت میں شمول کیا اور عہدہ توحید و ایمان
 ضروری ہے پھر اسلام کا طرز و انداز جو میں پسند انوں کو فخر و نام ہے مقرر انہ کو دل و جان
 مانند دل و دیر و ہن کہ مخالفت عدل و عقل کرنا کہ یعنی قرآن کے مقابلہ میں ترجیح دینا
 عقل کہ تاہو سہا کہ ترویک جہا بہارت فرمان یزدان نہیں ہوا کہ کتاب سنان نہیں بلکہ کتب
 ہندوستان ہوا و شریعت گد ارشاد باستان مقابلہ تاریخ و کتاب سانی لایق نہیں ہو گل
 خیز ہر و ہر نگ شقایق نہیں اگر مولوی جی عقل سنی رسا کو کام لیتے تو یہ یاد میں ہوا الام
 دیتے ملا وہ اسکو اہل عبارت جہا بہارت گفتگو نہیں ہوا و ترجمہ ہو ہو نہیں با فراط و تغیر طبر
 مادی ہو کہ سنی و ملا بہادری ہو مخالفت نہیں دیکھتا کہ جسے بھینہ عبارت حدیث و قرآن
 رقم کی ہوا و تسلانوں ہو گو کہ سبقت ہو گان قلمی ہوا میں نے کسی ہو عہد و بیان نہیں کیا اور
 وید ویران و بیان میں ہوا بلکہ نے دل میں کہا کہ جو کوئی یہ کلمات مجھ سے کہتا کہ وہ شرک

[illegible]

اور اودہ دلوئی میں خلافت نہ ہوئی وہ پیر نور محمد کے لئے تھا قرآن میں بھی خطا دیکھ لی ہے کہ
 کہ سورہ تحریم میں کہہ لیا ہے ایسا نہ کرو گے اور دشمنوں کو جو کچھ چاہو ایسا نہ کرو گے کوئی ایسا نہ کرو گے
 اور ایسی دلیل کہہ دی کہ اس میں خطا ہے نہ مانا گیا اگر کہہ نہ سکتے تھے تو یہی وقت نہیں گیا پھر فرمایا
 کہ مصنف قرآن نے سورہ تحریم کو کون سے خط میں انشاء کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ **قولہ**
 نہیں ہے مخصوص یا نہ ہے بلکہ عام ہے اگر کا ذکر نہ کریں فقط بلاشبہ جب کلام خیر استعمال میں
 ہے و ملت کے حق میں بلا کلام جائز ہے جس کی سبب سے کہہ سکتے تھے قرآن میں تو یہ دین کے لئے اس
 کیا الا یہ **قولہ** وہی کہ یہ عقائد و مہمیت فقط بلاشبہ کہہ سکتے تھے و بعد از غزنی عقائد و مہمیت
 رسولی محمدی کو کیا معلوم ہے کہ عقل و ہرچیز میں اور حرافت سے محمد اگر او کو عقل و دین میں ہوتی
 ترک ملت جبیل عرب فکا ایمان و دین ہوتی **قولہ** بعض دیکھتے ہیں کہ حق کہہ قتل یا
 بے نور و بیرون کہہ **قولہ** چہ درین نقض عہد نیست فقط نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقض عہد کیا
 قربت ماریہ میں کہہ کیا خواہ شریعت شہد پیا کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 اپنے اور چرام کیا اور توس نفس کو رام کیا و الدین ابداً غلامی خیر استعمال میں نہیں ملا و ملا
 اور فلا ناصید جال میں نہیں اہل مضمون عیسیٰ کو عہد کیا سو گند و نوں کا ایک غم جو ماند
 فقط غیل و کلیر شرم اگر آچو اس میں گفتگو نہ ہو عیسیٰ جو گان و گوہر خریف عہد و سو گند بچو و فیما بین
 افتاد غلبہ **قولہ** و بلما لا خرام اسم الہی آدا کا کلام واجب شدہ فقط اگر آدا کا کلام واجب نہ تا
 تو حضرت کے لئے بد بھلائی نہ سب ہو تا حالانکہ حضرت نے کلام نہیں دیا اور بدل سو گند شکنی
 کہ از نہیں کیا جبکہ حضرت نے اسم الہی کا احترام نہیں کیا اور بدل نہ ہی کا التزام نہیں تو آج بھی کہہ
 گفتگو نہ کا کارہ و اور نا سنا سنا کہ کلام بابرہم و ساہ اگر حضرت نے سو گند شکنی کا کلام دیا جو
 اور کسی حدت و حضرت نے اس کی جانب اشارہ کیا جو کہ تو حوالہ دیکھو جو شہیم راستی کو دنا لہو جو
قولہ میں بکا عرض باقی مانا فقط بلاشبہ جب تک کہ صاف و در و والد انسانی پر کی سو گند
 شکنی حضرت کی شکایت باقی رہی ہرچیز گفتگو سے طویل ہوئی و سنی آیت و حدیث میں تاویل

ہیں جس کے لئے یہ روایت حضرت خود حضرت اصل علی بن ابی طالب علیہ السلام نے
چنانکہ فرمودہ اور اباحتمد قضا ابنہ یہ آیت قرآن میں جو اوسہ کا حکم بیان میں اس کے
کریم میں اور آپ سے جو ہم میں اختلاف ہو مثل متاخر جو متاخر ہو کہ اس میں آج کا حکم
کے لئے اشارت ہے اور آیت (الم غفرم) میں سو گندگنی کی اجازت ہو سہیگا نام مستحب
ہے نہیں معلوم کہ قرآن کس کی تفسیر ہو دوسری کو دلی اور سو گندگندہ وقوع فرما دیا جائے
کو از ارد پاک کہ لکھ قرآن کچھ نہیں لکھا ہو کہ سو گند واجب الغص و واجب لا یجاء ہو کہ جو
پارہ و سہو ہو اور قرآن سے نیچے مطلب مذکور کیے اصل یہ ہو کہ ملک کھدیہ فرق قرآن کو کتاب
اسانی شہر کہنے کے لئے اور اختلاف آیات و حد کہنے کے لئے یہ بات بنائی ہو اور مطلق
آیات چسپائی ہے **قولہ** نیز وارد شدہ الخ فرمائیے حدیث قرآن میں وارد ہو گئی کے
کام عدنان میں کتاب کا نام لیجئے فصل و باب اعلام کیجئے نیز وارد شدہ انس کے فقرات
مہل کا تہمت نکالنا بہت آسان ہے اصل زبان و لسان ہے ثبوت و دینا دشوار ہو مانند زبان
جو ز غار ہو یہ سخن منقطع حدیث شریف و سخن عزیز نہیں ہو اور ریختہ کلک ملک با تیر نہیں
کام قاضی ہو کہ اصل ہے نہ نہایت حدیث کی کلی ہے یہ تقریر بطریق شریف سوط الجبار
ہے کہ بند کتب کھدیہ سے پہلی خبر ملے ہے کہ کئی آیات پارہ و نچس نہیں ہو ملو
گھٹکس بن چہی نہیں **قولہ** مذکور میں جانی جائزست کہ کفارہ وادہ سو گند بیکند غلط
اگر فرض کیا جاوے کہ محمد ص کی سو گند صحتی یا صحت ثانی ہو تو ہی سوط الجبار کی حیات
و ادائی ہو کہ لکھ کفارہ کے لایں کلام کہ ابھی شان نبوت و دور پر صحت کی شب
یہی ہو وادہ کے قرآن لکھ حدیث میں کہیں نہیں لکھا کہ جو صفت محمد ص با کارنا کارہ
کیا تو اس کے اہل کفارہ دیا بلکہ خبر سیدہ خدیجہ سے یہی ثابت ہو کہ محمد ص با خواہش
ادب یا شہد کی اور راہ مخالفت ہو گند و قبل و ان ملائکہ ذکر کفارہ نہیں ہو لکھ
ان بشارت نہیں **قولہ** چنانکہ سو خدیج واقع شدہ الخ ابھی غلط شدہ ہو کہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد کیا اور بعد از وفات اس کو بھی لکھا کہ میں تم کو اپنے نفس پر طعن کرنا
 کی تو یہ نصیح از شراب کلام عام کی چند ذریعہ یہ ہوتا ہے اور اس سے مشورۃ الفت جزا پر
 مولوی محمد کی نگاہ میں ہیں حضرت لایق الزام میں اصحابی سبائی غل جملہ **قولہ** دوم آنکار
 دو اور کہ داخل سباع باشند بر ترک کچھ قسم کہ فطاس غزوین و کی قید بیامدہ و بعض
 زائدہ اسے قد عبارت جاپا ہے کہ امر سباع کے ترک قسم کیا اور از غفلت شریعت الم او کھا
 چونکہ مولوی محمد کو جو گفتاری سے طال نہیں ہوا اپنی نقیض اوقات پر خیال نہیں لہذا
 او کا کوئی فقرہ غلطی صیح سے خالی نہیں ہوا اور اس کو بر غفلت کے گفتگو کی غالی نہیں **قولہ** و
 بعد از ان ظاہر ہو کہ وہ حقیقت امر یہ کہ بر ترک توہم آن ہو گند کہ وہ بہترین غلط بیان ظاہر
 ہوتا ہے کہ صہوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ماریطہ اپنے اوپر حرام کی اور تو سن شہوت کو کلام دی لا و کو
 بعد از کو معلوم ہوا کہ اگر ترک سے محبت پتیر کی بلکہ بر تاز کچھ اور اس سے پہلو مسائل حلال حرام
 آگاہ نہیں تھا اور داف اذ ملت درمت داہ نہیں ہیں اور وقت حضرت زواریہ سے جحدہ
 بنا سبائرت والی ہوگی تخصیص حرمت و حلال غالی ہوگی اسی علم فضل کے پیر و سرور انبیاء
 اور پیغمبر کبریا **قولہ** سوم اول واجب لایفاست نقص آن معصیت کبیرہ است فقط ہم اول ہی
 ثابت کر چکے کہ غل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اول میں داخل ہوا اور غل مولوی جی لا عامل ہوا رب حضرت
 معصیت کبیرہ ہوئے اور تاج کاتار یک تیرہ جو کوئی مطیع قول امام زادہ ہوا اسکے نزدیک محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم پر دونوں طرح کی سو گند شکنی عام ہو کیونکہ اول انہوں نے ترک شل کا عہد کیا اور بعد از عہد
 اس کے شریعت شہید استوار کی عہد کر کے سو گند اللہ بھائی اور غفر شکستہ دمانی جو کوئی تیرہ
 ماریطہ کر چکا وہ ہی مولوی جی کہ اسے طبع ملول کر لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد بر بنی ہی کی اور وہ
 سو گند شکنی بھی وہی امام زادہ فر کچھ عہد سو گند حضرت کی نسبت ترقیم کیا وہ ہی مصداق
 روایت ماریطہ نے تسلیم کیا ہر فرق بہت کم ہے البتہ سب کا عمل غلط ماریطہ اگر چہ عبارت
 المعز نامہ از تہذیب قوم زہدیت کے پاس خاطر تحصیل دار دو ہا بھی زیب تحریر عبارت لکھا چون

قرع است اول تا آنکه بایست عهد بندد هم آنکه اندام که در اصل سباع باشند بجز کی و غیره
 بعد از آن تا آخر شود که حقیقت امر کی بر شک و تحریف آن مگویند که ده است بهتر است قسم اول و دوم
 اولیاست و نقص آن سهیت گیر است چنانکه فرموده (او خوا با حقوق و غیره را بد شده) ان
 اصبه کان سؤلاً و انهم ان اذکاره تفسیح نشود و قسم ثانی بآنست که کفار و ادو مگویند
 بشکنند چنانکه در سوره تحیم واقع شده (یا ایها النبی لم تعص ما امل اللهک) و این معنی حضور
 حضرت نیست بلکه عام است بر آنکه کافر و مشرک و بیگانه و عدا و موم نیست چه درین قسم غیبت
 و بیگانه و احترام هم الهی و اذکاره واجب شد و پس پنج جا اعتراض باقی ماند **جواب** اگر
 مولوی حبیب کے نزدیک روایت ماری مخالف اسلام ہوئی اور بر عکس وحی و الہام قرآن بالحدوث و
 کتبہ کرے اور تکذیب محدثین و سرین و دود و چونکہ انہوں نے گوشہ غول لیا ہلدا انہوں نے
 قبول کیا اقسام مگویند شکنجی بیان کر دینگے اور اختلاف آیات میان سوط الثبار کے ہر ایک
 صفحہ سے تکذیب قرآن و حدیث نظر آتی ہے مولوی محمد علی کی تہہ چراتی ہے جو کہ انہوں نے فیصلہ
 دیا الا کہ یہ ہے اور مطلب مضمون قرآن تو بالابا و سکے کہ طریف زبان حق بیانی پر
 ہے اور عظمت سوط الثبار و راسخ کی طبع نظروں گرتی ہے **قول** کہ تیس قسم مگویند بدو نوع
 است الفح اگر این کاشا را ایہ پیغمبر کی مگویند ہے تو حاققت چند و چند و مقام شیعہ کی کہ چونکہ
 مگویند پیغمبرین تعدد نہیں ہے پس دو نوع ہونا و سکا خالی از تعدد نہیں شاید کہ محمد حبیب کی گئی ہے
 قسم تہری ہو و در صنف قرآن نے او کی تفسیر کی کلمہ چویری جو کہ اگر شاہا الیہ این کا مگویند عام
 ہو کہ ان تیس قسم کا کیا کام ہے صرف استیلا عبارت کی ضرورت ہے کہ مگویند بدو صورت ہے
 اصل وہی ہے کہ لفظ تیس قسم فاضل ہے اور مولوی جی کی تزیید اصل پر گواہ عادل ہے قطع نظر ازین
 قرآن و حدیث میں دو نوع پر ہرگز مگویند کی تفسیر نہیں کی گئی بلکہ یہ بحث لوح محفوظ پر
 ہے تفسیر نہیں اختراع محمد علی ہے لہذا انظار فاحشہ سے متنبہ **قول** اول تا کہ باکے عہد
 بند و خط لاریب مگویند حضرت قسم اول میں داخل ہو لہذا اس تفسیر کا بھی ہی عامل ہو کہ اول

[illegible]

آیت بر کافران و منافقین و کفار و مشرکین و کلمه (السلامه) بر رسول است و علم علی بن ابی طالب
 او شراب و کلام نلال و غیر اینها و سوائے حضرت (آیت لم یحرم) کی بسیار و اول او و علم که حلال است
 کی ایجاد نکالی اگر آیت (السلامه) بر رسول است و علم که حلال است که کسی که می خورد و می نوشد و می
 (آیت لم یحرم) کی کتب منور است و حق تعالی این اطاعت رسول و اطاعت خدا و پیغمبر است
 خود خدا پس آیت من بعد رسول فاعمل بواو و حضرت قرآن پر بکار نگرانی نازل نمی کند و هر
 که ضعف اعراض و قوتی و قوتی است از هر چه سبب و دود و آیت تحریر کیا بود و بعد از آنکه نهایت قوت
 اصل منور است و کلام بود و غیر شکسته و خوشیده و او افراط و تفریطی بود و بعد از آنکه نهایت غلط
 و تخطی کی و پندارنده اول نقل حارث بن و اعطی حارث فاکتارها و در علاج مکر مخالف بنیان
 رعایت قافیه و رعایت غرضین بود و اصل مطلب من تبدیل و تحریف منظور نیست عبارت بکذا
 نقل است که حضرت خیرجهت عمل و دست و آخر و قوتی زینب مقدار و عمل داشت و در نگاه
 آنحضرت بخانه و کردار و زینب ترتیب ضربت فرمود و آنحضرت را در خانه و صحبت آن تو قوتی بیشتر
 واقع شد و آن حال بر بعضی انداج ظاهر است که آن آمد مانند و خصه اتفاق نموده و مقرر کرد
 که آنحضرت بعد از آنکه آمدن شربت عمل و خانه و نزد هر کدام از ما که در آید که می خورد و می نوشد
 و آید و می خورد و می نوشد که عرق خوانند و می خورد و می نوشد و در حضرت بود و خوشتر و دوست میداد
 و در رواج ناخوش می خورد و بود پس آنحضرت روز شربت عمل آتشیده نزد هر کدام آمد و گفتند یا
 رسول الله از شما می خورد و می نوشد و ایشان در جواب فرمودند و خوشتر و دوست میداد و خانه زینب
 شربت عمل آتشیده و می خورد و می نوشد و ایشان در جواب فرمودند و خوشتر و دوست میداد و خانه زینب
 این صورت کرد و در گفت حضرت فرمود و دست رسول علی نفسی و الله لا کلام با آیت آمد و ایها
 النبی لم یحرم الخ و بیا که ظاهر بود که جسد و عرض روایت ما بر آتی و این اس پادشاه زیاد و
 آتی و این جسد و عرض که در دوزخ جگه سادی و این فقرات بالا او که جگه سادی و این سادی
 و عرضات تازه و در خسار و سخن کاخانه و اول آنکه حضرت عایشه جسد و این و در دوزخ

و در دوزخ

از او و پیغمبر یا حتی الزام نیند و چند مرتبه هم آنکه بیان و ملامت بر او کرده اند
بنده و عارفینند که اگر حرکت حضرت علی علیه السلام را در کسایت لایق تویم چنانکه
اگر خدا افضل ما عمل محمد بنده را بگوید که حرکت بر کسایت منافع حاصل مباد و نه مضر
بر کسایت منافع مباد و نه مضر است اگر چه بی بابت شایع بود که عصمت نبوت منافع و مضر
نظارین با توجیه جبروت محمد صحت کثیر است و دوست بهادر و مؤثر و لایق اعراض و نگاه
همه تویم نیک خدا که به پاسد گران گذری که او کی شکایت بن آیت قرآن ادری
او جبروت حضرت ابی بنکبه سودوست و من چین کج و او بهتری ضعیف است چین چین تو
کسی آیت در نزول فرمایا او حضرت که مشغول ذکر یا جدائی شکوه پسند خدا بنین هوئی دور
باعث پسند مصطفی بنین اس و معلوم بود که جب محمد صبا که ماریه جاریه که بغیر از حرم هانی بنین ملا و
جاء و نشاندانی بنین توایت (الم نعم) او سال فرمائی او را در نواریا بنی لے طلال فرمائی چو
سود و سیران تھی او را خیر چون حضرت که او کی جاہ بنین تھی او را آبی ضعیف پر نگاه بنین اس و
او کی باب بن کوئی آیت ایراد کی او سوده کی داد و دی **قول** بیان تویم ترک ولی و
انج بقدریک محمد صبا و ذلک ولی کیا تو لاجرم مخالف حکم مولی کیا که کتاب زنا بنین کیا
پنجه رسوائی کو ننگ حنا بنین و یا اگر آپکے منہ یک صحبت کثیرک ولی چو تو لاجرم ماتد عبات
مولی پس تلامذت مصحف عزیز بنین او در قربت کثیر بنین فرق بنین چو او را یک کی بنسبت و دو
کے لئے ذرق و برق بنین قطع نظر ازین اگر ترک ولی نزد یک مولی از کتاب حرام بنین و تو
تارک روز و نماز سزاے خطاب از ان بنین **قول** هیچ در کلام الہی مذکور است کہ (المعروف
والایسر) الخ جبکہ قرآن بن بجا آیت معجود و اور بنین و مومنات کے لئے ہدایت شہد تو
کسور سے حضرت اس آیت و اور بنین کیا اور کہ مکرمل حضرت بر اعراض لای حضرت کا فہ ہوئی
آیت کو نافہ ہوئی بر آیت حضرت صغیر و اور ثمارے جان و او کو بھی حصہ دینے بیان قلب
نے حضرت کہ الزام و یا کون کہتا ہے کہ جواب تحت الاسلام دیا **قول** ملامت وادہ کردن کہ ام

بہر حضرت بنین

قرین یعنی کائنات شہی سے ساندن پناہ اول اور پیر کا دیا جو اب یہ ایک انفریو والی سگرت
 مطلب ہے سگرت ایسی کتاب نہیں جو کہ دستیاب نہیں ہو چکے ہو نہ سگرت نہ سگرت نہ سگرت
 کسی جگہ جو حضور نہیں ہر ایک سگرت میں ہی منفرد ہیں اور شرم و عیاہری ایسی سگرت کی کسی
 سگرت میں ہوتی اور سگرت سگرت میں **س** عیش و عشرت بیت فطرتان شہرہ ملذذت
 خدا کاٹے سفالین نہاد اگر کسی دشمنی کرشن کے پاس قاضی خواجہ میرا جو او یہ قاضی
 کہ ہم آجکے طلبگار ہیں اور شری کرشن گاہ کے جواب میں کہا ہو کہ ہم ہی تبار خواجہ سگرت میں جو جا
 قباحت نہیں ہوا وہ مقام قباحت نہیں کیونکہ کسی کسی کے ساتھ بیابانی نہیں گئی تھی بلکہ کسی کے
 او کی سگرتی نہیں گئی تھی بلکہ زینب کہ وہ منجور زیدی اور بھال نکاح قید محمد حبیب نے منجور
 و سگرت غیر کے عشق میں چچ و تاب کہا یا اور دیدہ دل و خون ناب بہا یا پس سرگزشت رکنی
 سگرت الاہم نہیں ہوا اور سگرت زینب کو مسابقت پر گناہ میں علاوہ اسکے رشتہ اگر کسی پر
 میں جو جو ہرگز نہ دیکھا یا استیعا کیا ہی ہوا اور حکایت زینب قرآن میں جو جو ہرگز نہ دیکھا
 آسانی ہی بیان جس قدر افاض محو علی نے ہرگز نہ دیکھا قرآن میں ہرگز نہ دیکھا اور
 کعبہ دین محمدی میں مسلمانوں کے قاضی **س** شدہ ظاہر کہ آب جبارہ یا آب جبارہ و غلام میر
 ہواستان مشق حضرت پوری ہوتی اور اس کی بہکت سے طوطی قلم لہری ہوتی **س** زان دم کہ نہ
 عشق نبی حق سخنے مانده چون شعلہ یکبال پر نور کی کلکم اب ایک حکایت عجیب کہ مونی ہو
 اور نبوت حضرت کی حکایت پر سہ ہوتی ہو کہ جو کہ سگرت عشق مار یہ جبار میں کہ سگرت عشق
 بستکی اور اپنی سگرت شکتی خوار حضرت میں لکھا کہ ایک روز محمد حبیب خضر کے گھر گئے اور
 کعبہ دینک دان پر جو اتفاقا خضر کسی کام کے لئے اپنے ایک گھر کی اور اپنی سگرت غامضی حضرت
 کی سپرد گئی وہاں مار یہ بلیدہ حاضر تھی جو کہ شعلہ غلام طوطی حضرت درخت کو منیت مانکر
 اور سگرت سگرت اربنسان کی طرح صفت کشادہ وہاں پر گھر مار سگرت خضر اس مال کی خرد و ہوتی
 آتش غصہ اند شعلہ شہر با گم کتاب ہوئی کہ میری غیبت کو دن قربت کیز کہ زبیا نہیں ہو

فرمودند ای کتاب چون سو مطالب معنون حرم گاه ای ای او و جان سے چلے روغن کی بجائے
 کہ کہ سوادی سے دشنام پہنچو اور سیاہ دورانی سخت کلام نہ کہو اگرچہ مولوی صاحب سبب نہیں
 کے تحصیل داری سو مغزول ہیں مگر ہر مغزول کلامی خوشنول ہیں سے گشت عمر و کندی کلام
 خود مازمہ تراجم اہل نازین آسیا دندان مست و لپٹے نفسین و مخیرین کو جنگ کیجو اعدا و ہن
 کا قافیہ تنگ کیجو ہند و سندھ ہر باکل اودن ہی کا قصہ ہر جوابات اوہنوں کو مذکور کی ہر او سیکل
 ہننے نقل بہ طور کی جو خبر احمدی دناہی دیکھئے اور تقریر قرطبی و معادی و یکجہ مطالعہ و تفسیر
 کیئے اور نصف حیات القلوب جواب کیجو شیعہ سنی کا یہی دین ہو گو مکتب سوط التجار حسین علی
 عشق زریبے دل حضرت برصین ہر یحییٰ مذہب فقہین ہر اگر کاغذ و دل سیار کرنا اسیکا نام ہو
 تو ذرا دل و کلمہ اسلام کا یہی کام ہو کہ با الفاظ عشق و ہوا کاغذ و دل سیاہ کر دین اور یہ
 عصمت تباہ آئے مطالعہ و رفتہ الاحباب کیا ہوگا اور دنیایا مال تقدیرین بلاستغاب تلخین
 میں جو ایک مولوی رحمت اللہ مولن انا اللہ الا و نام ہو وہ ہی اسی شراب کمرست مدام کمرست
 انا اللہ الا و نام کیجو اور عبارت صفحہ سہ صد و ہفت و ششم نور قلم دیکھو کہ کتنا عبارتہ امر جبار کلمہ
 انبیا بشیر اندر آئے لوازم بشریت انا نشان مقفودہ اند چنانچہ سیمپان ہم باوجود دعویٰ ایجاد و
 مسیحی بذات خدا اعتراف دارند کہ آنجنابان بخور دندہ شراب نوشید و ولول و بارگاہ و مذکور
 و خزین میشند و دعا از جناب الہی منورند و گاہی علمی علم و قدرت بعض انبیا از خود میفرمودند
 و تکلیف برداشتہ مصالحتہ جان و اوند و انشال تلک لا سورچا پنچہ فصل اول باب علمین
 کتاب شہ و گاہ کہ قلم شدہ اند و میل خاطر اضطراب نفس لبوی زنی از زنان ہم قسبل الا و نام
 بشریت ست و دین امر اضطرابی سند و ماندہ ماہود آن عصمت انبیا و تو فنی الہی مان از دنا
 و چہین انا اللہ الا و نام کا بحدود بشریت شان ثابت نزد اہل اسلام ست انتہی صفحہ سہ صد و ہفت و ششم
 انا اللہ الا و نام میں اس طلب کی تفصیل ہوئی تو فتنہ محبت کی دلیل ہو کہ کتنا عبارتہ اگر طعن یا قصہ
 این جو اگر رسولی اللہ علیہ وسلم نبی بودند چرا دل نشان بزمین رفت گویم کہ رفتن لی انبیا بخت

کہ زن پس خواندہ خود را بخوابا پہلی بیگانہ کا ہر کہ محمد حبیب دل سو زید کو باغ طلاق نہیں خواہ
 راہ طلاق نہیں بلکہ یہی چاہتو تھے کہ وہ دونوں میں فساد ہو اور ہماری برائے قرار ہو اگر زید پاس
 خاطر حضرت بابرکت نکرتا اور زینب سے قطع محبت نکرتا تو محمد حبیب کسی ترکیب سے زید کو سیدل کر لے
 یا زینب سے قتل کر اترے دے اور یا کو فریاد جان کر دے یا اور بطش کی سبب زندان کر دے یا
قولہ و چون نیستند کہ با ہم میں موافقت صورت نخواہد بست الخ اگر محمد حبیب چاہے کہ زید
 و زینب میں میل نہیں رہے گا اور چراغ آشنائی میں میل نہیں تو اوہ دونوں کے واسطے وہ دونوں
 میں یگانگت کر ائی اور کس کو زید کو طلاق سے موافقت فرمائی شاید کہ افعال و اعمال حضرت
 بے پہل ہو اور بیکار و راز و غفل **قولہ** در دل مغرور شدیشتند کہ بعد طلاق زید پاس خاطر زینب
 اور اسبہال نکاح خود خاہم آورد الخ اگرچہ آپکی ذی انصافی سابقہ سے ہماری خاطر ملول تھی مگر
 چونکہ بیان آپ نے گفتگو سے متحمل کی سبب دل رنج ہوا اور دل پریشانی حال جمع **ع**
 ہر چند کہ از جور تو ام خون رود از دل بہ از در چو درائی ہمہ بیرون رود از دل بہ شکر خدا کہ تو کہ
 نے انصاف فرمایا اور اونکی زبان مبارک سے خطاب کیا کہ محمد حبیب کا طلاق ایک سنہن تھا اور ظاہر و
 باطن ایک سنہن نظام زید سے کہتے تھے کہ زینب پر تشیر طلاق یہ چوڑا اور اس سرشتہ تعلیق نہ
 تو زول میں یہی مخفی کرتے تھے کہ کثیدہ زینب میں جدائی ہو کر اور ہماری اوس بجز آشنائی
 مستحقا کہ محمد حبیب دل سو زینب پر عاشق تہو خواہ کا ذب خواہ صادق مغرور لوسی حسب کمال تہو
 کا یہی مطلب کہ پیویر اسلام دل سے عاشق زینب ہو ایسے شخص پر جو کوئی ایمان لایا گیا اپنی
 بطلات آپ جان نیگا **ع** باطلان راجہ باید باطلی و باطلان راجہ خوش آید باطلی
قولہ طلاق مدہ زید خود را حفظ بیگانہ مانا جاتا کہ محمد حبیب کا چاہا شرم زید سنگ کہ تہو
 اور تنگ ناموس و جنگ کہ برائے نام زید سے کہتے تھے کہ اپنی بی بی سے جدائی نکرا اور ملک
 آشنائی نکرا و باطن یہی چاہتو تھے کہ زید زینب پہلو تھی کہ یہی کہ یہی کہ یہی کہ
 مطلب حضرت کا باطن منافقین تھا اور باطن ساکن انصافین **قولہ** دعویٰ نہیں

بیان کیجو جس چیز کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے میری یا میری اہل بیت کی
 وہ مشق زینب تھا جسکے چہرے سے کچھ طلب تھا اب بکرا نکارو لوسی ہو ملی حلال ملک ابطال
 ہوتی ہیں اور سبکوہ دل پہ سخت پہال ہوتی ہیں **قولہ** چون وہ زینب وزید و آفتو بنوہ
 ہنخ یہ مضمون قرآن میں ہرگز نہیں ہے اور مخالفت معنی و مطلب قرآن ہر غار نہیں و اگر بچہ نہ ہو
 مذکور سیرگ آؤ نقل بہ طور فرمایے مولوی جی وید پر تو بہتان کرتے تھے قرآن کی یہی وہی شان
 کرنے لگے پس معلوم ہوا کہ جیسے او کو ہماری کتاب قدس کو آگاہی نہیں ہو یہی ہے علم قرآن کہا
 نہیں دونوں طرف سے مانع ہیں محض ناخواندہ ہیں گو بسک نام محمد علی ہیں مگر آئی اہل ہیں
 علاوہ کہ جبکہ زینب میں موافقت نہیں تھی اور در میان میان و بی بی کو موافقت نہیں
 تو خدا و رسول کو محسوسے دونوں کا پیوند کیا یا اور کس واسطے فیما بین رشتہ زوجیت و شوہریت
 پسند فرمایا شاید کہ تجویز خدا و رسول ناپائیدار تھی اور محض فضول و بیکار **قولہ** ازین نامشیت
 انجناب طالتی بر خاطر رسید فظا اگر حضرت کو نامو موافقت زید و زینب کے فی الحقیقت طالت ہوتی تو
 بعد دیدار زینب بھی وہی حالت ہوتی حالانکہ جسوقت خانہ زید میں زینب کا دیدار ہوا تیرے شکار
 سیرک پار ہوا پھر تو حضرت دل میں یہی کہتے تھے کہ جب زید و زینب میں جدائی ہوگی ہمک
 لئے پہلائی ہوگی یعنی غم فراق و رنجائی ہوگی اور عروس مطلب کے کدھائی بیان اسکا آئندہ
 ہوگا اور تنگدست زیادہ خرمندہ **قولہ** زید از اطلاق او مانع میشد نہ خط فی الحقیقت اسکا
 ثبوت دشوار ہے اور ظاہر داری کا کیا اعتبار ہے البتہ ظاہر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اطلاق زینب کے منع
 کرتے تھے فی الواقع خلع کرتے ہو کہ دل کی یہی چاہتو تھے کہ زینب زید سے الگ ہوو اور
 محفوظ از سنگ ہوو اگر مولوی جی کی راجحہ اب ہوگی تو جرحہ بدعتہ الاحباب ہوگی کہ وہاں
 قصہ زید و زینب کی تاویل کی ہو اور جرحہ کا اسی مطلب کی تفصیل کی ہو چنانچہ چون رسول
 اللہ از خدا تعالیٰ معلوم کردہ ہو کہ زینب داخل زوجہ و خواہد بود خاطر سبب انکس میخواست کہ
 زید ویر اطلاق دہو کہین غم نہ ہو کہ او را امر کند بطلاق زینب نیز از انج اندیشید کہ وہو غم نہ

بات نہیں ہے لہذا ہم اسکا حالک نہیں کرتے مگر حاصل میں تک نہیں کر سکتے
 مختلف ہر تہ الامان کی تکذیب میں اسکی تکذیب ہر آقا کی تادیب میں مدلی کی تاویب
 ہے البتہ حق موعودین مؤلف ہوا الجبار کی پیش دراز تر از دم جابر و سوط الحیا
 قصہ زید و زینب انچہ از کتب متبرہ و قرآن ثابت است این است کہ چون در زینب زید و زینب
 نبود و در میان این ہر دو عقد ازدواج بموجب امر آنجناب منع شدہ بود و ازین ناخوش
 را ملا تہ بر خاطر سپید و زید را از طلاق او مانع میشدند و چون سید استند کہ باہم این ہر دو واقعت
 صورت نخواہد بہت و انجام کار نوبت بمقامت خولہ رسید و دل مغریدہ اشتد کہ بتطریق زید
 بیاس خاطر زینب اور اجماع النکاح خود خواہم آورد و چنانکہ خدا تعالی فرمودہ (ادقول اللہ فی
 انعم اللہ علیہ و اوفت علیہ اسک علیک زوجک و اتق اللہ یعنی وقتیکہ میگفتی باشنیکہ خدا بر تو
 انعام کردہ و تو برو سے انعام کردی طلاق مدہ زوجہ خود را و تقوی پیش آوردی فی نفسک اللہ
 سید یعنی سید استی مغرور دل خود انچہ اللہ تعالی ظاہر کند کہ او ست پس بود و این آیت انما
 زید را اجازت طلاق زینب و از زینب بکاح خود را و ازینکہ اولیا زینب تیس از عقد
 تیس آں و ششند کہ خود آنحضرت او را و زکاح خود آرد و مانع از ان نبود پیش از عقد
 ترا و با نفاذ عشق و ہوا کاغذ و دل خود سیاہ کردہ بہت و بطلان اش حکایت جواب
 اول پی کتب متبرہ کا نام جو بعد از ان کلام کہیہ حیلہ و حوا کہ کام نہیں نکلتا معصام جو میں ہو
 انتظام نہیں چلتا اگر کتب متبرہ و مجاہدہ تواریخ و سیر و فتوح و حدیث ترا و ہو تو عشق حضرت مسیح
 مستجاب ہو کہ اہل تواریخ و سیر و غیرہ نے تفصیلہ لبیان کیا ہو کہ محمد مصطفیٰ و کا عشق بیا
 و جان کیا ہو اگر اس بات میں شک را انگیرے تو بلا عبادت روضۃ الاحباب سند ازین تحریر ہو
 اوس سے حقیقت حال جان لیو اور اپنا اطمینان کیجئے نام قرآن نیلجئے اہل ایمان کو پشیمان
 کیونکہ قرآن تو عشق محمد و موعود ثابت ہو اور جماعت مخالفین مانند کلمہ مذبح ساکت اگر کچھ
 حوصلہ انگیزے تو یہی جو گان یہی گوے قرآن باتوں میں لیجئے و طلب یہ (تخفی فی نفسک)

میں نے فرمایا کہ اگر بتقدیر میں جمال حضرت بائیں ہاتھ میں رہا ہوتا تو اس کے
 جس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طلبکار نہیں تھے اور اس کے تیرے مکان کے حکام نہیں اور اس کے
 نے واسطے فرمایا کہ عبادہ زینب کے آیت نازل فرمائی اور زینب محل خاص زینب
 داخل کرائی اور جس وقت زن زید پر غصہ ہوا اور اس کے آیت نازل فرمائی اور زینب محل خاص زینب
 آیت ارسال کرائی اور زن فرزند اپنے لئے طلال فرمائی فی الحال خیرا حضرت کا آسمان
 ملک مل گیا اور پردہ دینداری بالکل اٹھ گیا **قطعہ** سے درود انتہائی ہر مہینہ از تقویٰ ہر
 ہر دن جائز ریاداری پر وہ ہفت رنگ را بگزارہ تو کہ در خانہ ریاداری ہا اگر حضرت
 ہوتے اور طلاق زینب کے ناراض تو کس واسطے آیات یضعف کرد اور تفسیر اوقات شریف جو
 کوئی ان آیتوں کو جانب الہی سے گمان کرنا ہر وہ ذات الہی پرستیان کرتا ہر **قولہ** بلکہ
 دخول اور مانداج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقع شد فقط اگر زینب حکم الہی انداج حضرت
 میں شامل ہوتی اور بحیثیت ماتناہی پر تو ہم ہر سوے مانند ماہ کامل ہوتی تو اول زید کو استیلا
 میں شامی ماہی آسمان صیاد زمین کو جال میں نہ جاتی مگر ملک غلام ہوتی عروس عصمت
 آوارہ لب بام ہوتی بر تقدیر یک حکم الہی ہر سو ہوتا کہ زینب داخل عالم المؤمنین ہوگا اور سر فرار زید
 زمین تو اول احوالی او سکودیدہ حضرت سے مستور ہو جاتا اور زوجیت زید پر مجبور ہو جاتا تو غرض
 سفت کبر و طہیز و ہر ہوتی و صورتیکہ خداوند خدا ایسا ہی ہوتا کہ زینب زینب شوق زید ہوگا اور
 ہو جو حرم بانی بیتہ الاحنام کا صید ہوگا تو زید زینب میں فراق نہوتا کہ جد اتریاں نہوتا یہاں
 واضح ہو کہ یہ دونوں حکم خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بطور فرماوارا زینب الہی شہر کر اسے
قولہ در بین منی واللہ میکنہ آید (واذ نقول للذی انعم اللہ) الخ جس وقت آپ یہ فرمایا
 کی تفسیر قلب بند کرینگے ہم آپکا دم بند کرینگے فرمائیے کہ یہ کبریا آیت ایسی مطلقہ ہے پر دلالت کرتا
 ہے کہ طہیز و عوی امالت کنی ہر جب آپ اس مری تفصیل کرینگے ہم آپکا رنگ روئید
 کرینگے چونکہ سوائے عباد محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کبریا خورشید میں ہوا اور اس زیادہ ادکی کتاب میں کوئی

اہل بیت سے کہ کیفیت حسن و عشق سے خبر دے کہ حسن و عشق ہم ہم نگر ہوتا ہے اور ہر ایک
 اور ہی افق سے نکلتا ہے ورنہ شاید کہ اس وقت حسن نہ دیکھتے انداز پر جلوہ آتا ہے جو در دل پیغمبر
 عشق ماما ہو و شہر مرد و زن ہر کجوانی میں گدہا پڑی ہو چوین اگر تھوڑی منہ میں دھال غلہ
 و سیر کا دین ہرین تمام پڑی ہوں ہی کے خوش چین ہرین لیل و نکا اور آچکا ایک آلہ کو کسوا علی
 صحت برائیس و دھال ہوا بکار افکار ملاقا قلب لدین بزرگوار آتی ہیں اور ہر کار قلم و قلم
 اپنے تئیں سر فراز کرتی ہیں **قولہ** محضر حکم الہی راہی شد نہ خطا اگر حکم الہی راہی ہو تو سب
 عقیدہ راہی ہو تو پھر ہرگز کوئی کسی کو ناراض نہ کرنا ایک و سب کی بات پر اعتراض نہ کرنا جو کہ بعد
 نکاح میان و بی بی کے در میان بڑی ناراضی ہوتی اور نفرت ناشی پیش خاص ہوتی اگر
 سے معلوم ہوا کہ وہ حکم الہی نہیں تھا اور فرمان شاہی نہیں بلکہ خطو و ہا ہی تھا اور ترانہ حضرت
 خواہی خواہی مائل آنکہ اگر عقد زید و زینب حکم خداوند ہوتا تو کیونکر چند روز بعد قطع پیوند ہوتا
 زن و شوہر میں پر غاش ہوتی و دونوں طرف صدمہ اور باش ہوتی ایک و دوسرے جنگ
 نکاتا اور کیا عافیت ننگ بکرتا **قولہ** و آخر چون جو سہ تہ قدیرا بن بود الخ اگر جو سہ تہ قدیر
 یہی ہوتا تو کیونکر واسطہ عقد زید و زینب کے نزول دہی ہوتا و دونوں میں ایک غلطی یا سوجھ
 حکم قدیر نہیں یا وہ جو سہ تہ قدیر نہیں **س** ایک ہنگام پہ سو قوت ہو گھر کی رونق و نوحہ علم
 ہر کسی ہی فتنہ شادی کہہ ہی ہو جو سوجھ لوگا گندہ ایچ ہی چاہتا کہ زینب محل حضرت میں رونق
 افروز ہو و اور ملازمت شریف میں شرف اندوز تو زینب کا زید کے ساتھ نکاح نکاتا اما پکار
 پیغمبر کے لئے فضلہ غلام مباح نفرا تا عرض کہ خدا اسلام کے دونوں ارادہ میں یقین ہو اور
 اسکی بحث طویل و عریض ہو **قولہ** در میان زینب زید ناراضی تمام رو داد فقط خدا محمد یہ
 اس امر سے کہ زید و زینب کے در میان بخشش پیدا ہوگی اور یہی ہی غفلت و بیکار ہوگی آگاہ
 تھا یا نہیں بلکہ قدیر اول کیونکر واسطہ رمضان ہی بعد اللہ زینب کے آیت مائل ہوتی اور
 کسواسطہ زینب زید سے دھال ہوتی بر تقدیر و صمد خدا اسلام عالم غیب نہیں ہو اور بری از

علی کے علی پر تیار ہوئے تو ایک عہد نامہ دے لہذا وہ میں اس کے کہ ایک عہد نامہ میں
 سرگزشت فرمودی وایت امراول آنکہ محمد مصطفیٰ استہد شہنشاہ و مسل یار کے کساط واری
 صحابہ پر اس نے اگر بعد لمحہ دیر مرقی محمی حضرت کے نزدیک مدت دراز تیر مرقی محمی صحابہ
 کسناج تھے کہ اس وقت تنول عثمان فلاح ہے مجلس تمام نہیں کر تھے اور ختم کلام نہیں تھا
 حضرت پر خیال نہیں تھا اور وہ لشکری سپہ سالار نہیں امروہم آنکہ صحابہ حضرت قطع نماز
 محشی میں کامل تھے اور طومر اصل قتل کے طاعن رخصہ کنائیں پیا تھے تھے اور کیفیت خود بیان
 نہیں کرتے تھے کہ کاشت و طاق ہوتے اور واقف حقایق حضرت کے لئے بارشاطر موقر
 نہ بار خاطر امر سوم آنکہ محمد مصطفیٰ اپنے طلب کے سفارین گانہ کہ اور زبان چہا نہ کہ قرآن
 بنا ہے اور آئین جہان پر دل نگاہ پر و گرد نہ کیا ہی کہ جس وقت محمد مصطفیٰ فرمایا اے کے لئے
 بیٹے کی بی بی طلال ہوئی اور سیم کامرانی سے طبیعت جمال ہوئی اور جس وقت صحابہ قتل سبابت
 کی مہارت چاہی فی الحال اسی صفوں کی آیت آئی جسکے پیچہ اسلام سو گند شکنی پر آمادہ
 ہوا تھا کاہی ویسا ہی ارادہ ہوا آیت (یا ایہا النبی لم تعزم) ارسال فرمائی اور دوبارہ
 مراحمی تاریخ طبعیہ شراب کامرانی سے املا مال کرائی شاید کہ خدا سے اسلام کی پیروی شان پر
 یاسنان پزیر سدا کج اب کلام مؤلف مدتیہ الاصنام ہے پیدار تختک تالک بام حرم۔

مدتیہ الاصنام زینب خرم حضرت رسالت پناہ بودند زن اجنبیہ کہ گاہے اور اذیت
 باشند و بخانہ زید نگاہ چرخ اور آفتاب عاشق شدہ باشند زینب خود و عہد اللہ بن جنس مجاہد
 اور گار نکاح زیداراض بودند و مفر حکم الہی راضی شدند و آخر کار چون خواستہ تقدیر میں ہو
 کہ اور اندوای حضرت شرف شمل یابد و سیاں زینب و زیداراضی تمام رواد اگر تقدیر
 فرض محال حضرت بازینب شوق میداشتند آپ مذکورہ چہا نہ زلی میفرمود کہ از آن نکاح
 زینب بید انصاف و انصاف بلکہ دخول اور اندوای حضرت من حکم الہی مانع شدہ و برین کنی
 دولت میکند آید (لا تعقل للذائم الدلیہ و الموت علیہ الخ) جواب جو کوئی واقف

ہمارے دل کے لیے اس کا کمال ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی ہر بات پر عمل کرنا
 و سہولت ہے۔ یہی وہی ہمارا تیار ہونا ہے۔ ہرگز نہیں ہمارا اس کی ہر بات پر عمل کرنا
 حق پر نشان و نذر کہ پنگے اہل دین جو کہ ان کی سی نو حضرت کو مستعد بنایا گیا کہ وہ اپنا
 نے اس کو اہل زینب کے کوئی صورت انشراح کی نہ کی اور کچھ صورت نکاح کی نہ کی۔ یہی صورت
 اسلام ہے۔ یہ کہ جو کوئی جماع نے نکاح کرتا ہے وہ میں نکاح کرتا ہے حاصل ایک شخص زینب
 میں حضرت نے روکھا۔ کا منہ سے اوتاڑ ڈالی اور بنا زنا گیش ماڈالی۔ سر جھیر میں جبکہ
 لوگ عام ہر جگہ دین بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے زینب کے سامنے دیوار کی طرف منہ کر کے
 بیٹھی تھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھ کر علی بیٹھ لیکن حرم کے ہر منہ سے نہیں کہتی
 تھے ناچار ہر کونہ و کونہ سے ہر گئے تاکہ لوگ دیکھ جائیں اور زینب کیلے یہ کہہ دے نہ اٹھ حضرت
 نہایت تنگ ہو کر دیر کے بعد لوگ اٹھ گئے صرف میں شخص بیٹھ رہا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 سکے کہ جاؤ لیکن دوسری بیویوں کے گھروں میں بار بار جاتا تھے اور جلد جلد باہر آتی تھے اور
 بار بار ان کو سلام کہتے تھے وہ نہ ملتے تھے جبکہ حضرت بیویوں کے مکانات سے پہر آئے تو
 تینوں حضرت موجود تھے پوچھنے لگے کہ کچھ جوڑوں کے فرار شریف اچھے ہیں اسی طرح کی با
 ہوا ہر ایک جلا گیا وہ جو وہ سب نے ناچار ہو کر حضرت پر زینب کے گھر میں آئے اور ان کو ان
 کے ملنے کے لئے کسی کام میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ وہ وہاں ہر نیکے پس فوج کسی
 نے حضرت کو خبر دی کہ اب زینب کیلے ہوا اور گھر خالی ہے حضرت بسرعت تمام گھر کی طرف آئے
 انہیں کہتا ہے کہ اس وقت میں نے چاہا کہ حضرت کے عقب میں بھی زینب کے گھر جاؤں مگر حضرت
 نے جلد پردہ ڈال دیا تب میں سمجھ گیا اور اپنے گھر کو آہں آیا اور سب باہر میں فرار ہو گئے
 بیان کیا وہ نے کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر دق ہو کر میں تو ضرور اس قدر میں آسمان کو
 آیت نازل ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہاں آیت فرمادی یا ایہا الذین آمنوا لا تدر علم آیت
 النبی الخ فخط یہاں اس پر شمار دیتے ہیں مگر ہم اعتقاد کو کام فرماتے ہیں اگر قلم حق نہ

کہ اگرچہ سابقہ دو سخی زین نے کہا کہ اب ان بن علی سرچشمہ اللہ نے دیدی کہ اگرکے زینب بظلمات
 ہو کر حضرت محمد کو اپنی بی بی بنایا پلے ہے جن زینب کو بی بی اس بات کا جواب نہیں دیتی جب
 کہ خدا سے رشود نہیں کرتی پہرہ عوامانگی اسے خدا تر اور صلہ محمدی زینب میں لیا جاتا ہے
 مگر میں اس لائق ہوں تو اس کے ساتھ میرا نکاح تو ہی کر دے فی الحال قبول ہوئی اور محمد صبا
 کے پاس یہ آیات آئی (فلما تفرغ من زیمنہا و طرزہا کما) الخ خطیبان کا ظاہر ہے کہ محمد صبا نے
 اختراع آیت سے پہلے ہی زینب کی خواہش نکاح کی اور رسم معاہدات اسلام کے دست برداری
 یہ مطلب عشق پر اشارہ تھا اور دل خیریت تاشیل پارہ تھا اگر زینب اشارہ نکرتی خاطر غیر
 تعین آیت گوارا کرتی غرض کہ جو وقت محمد صبا نے مقرر کیا زینب معلوم کیا جملہ اختراع آیت
 آستانہ برآمد مطلب ہم لیا اس طرح بنا قرآن پڑھی ہو اور میدان المانی میں بیخ ایمان گواہی
 سرچشمہ جو وقت یہ آیت آئی حضرت نے بسم کیا اور کہا کہ کوئی ہو کہ زینب کے گھر جاو اور
 شرفہ سنگہ کفہ افواہ کو سیری جو رہنمایا ملی لوندی وٹری اور زینب کو خبر دی زینب نے خوش
 ہو کر کچھ زبور بطریق انعام دیا اور طرح پر کلام کیا کہ اللہ کے نام پر دو جینے تک روزہ کھو گئی جبر
 جبکہ حضرت کی بی بی بنایا عقد قبول شخصی عکس کر عشق و شکر انوار انہیں زینب کی باتوں سے
 ہانا جاتا تھا کہ اس کے شرق سینہ سے یہی آفتاب عشق کا طلوع تھا نہیں نہیں مادہ سوداوی کا جو
 تھا **۵** آن ماکر نشان عشق یارست و بنامیدے آشکارست و جبکہ زینب نے حضرت کی
 حرکت خواہش نکاح کی دیکھی اپنے دل میں بھی ہجڑی کیجی **۶** پھر کچھ اہل کو بقراری ہی سینہ
 جو کیا زخم کاری ہی سرچشمہ مبارکین محمد صبا نے اذن زینب کو گھر آئے ورمایک وہ ننگ و شیری
 آئی بولی یا رسول اللہ بونکاح اور بے گواہ آپ گھر میں چلے آئے حضرت فرمایا کہ اللہ نے آسمان
 پر نکاح چڑھا اور جبریل گواہ ہوا خطیبان کا ظاہر ہے کہ اس آیت کے پڑھتے ہی حضرت کو دل
 کی کلی بھول گئی اور رسم عقد و نکاح دل سے بھول گئی یعنی زینب نکاح پیش رند و زانہ نہیں
 کیا اور کوئی گواہ و شاہد نہیں بلکہ یہی کہہا کہ زینب کے ساتھ میرا نکاح محمد صبا نے ہو اور جبریل گواہ

میں اور طلاق دینی یا ہٹا ہون محمد صاحب علی بن محمد بن علی کے ہاتھ سے
 ڈھکے اور طلاق دینے سے دیگر رخصت ہم اس مقام کی اہل عبادت روفتہ الاحباب سے دوسری
 محمد علی بن ترسیل کر گئے اور رنگ سے محبت حضرت تبدیل اگر دل حضرت میں خوشی و خوشی نہ
 تو فکر طلاق باعث ہر دوسرے ہوتا اگر بدل بجانب زینب لے گیا مگر یہ شرم حاصل نہ ہوتا
 شرم سے کہیں کتنے کہ کچھ بھلائی و عاشق تانہ تو معطر تو غم غم سے وہ فریب طلاق سے
 لے رہے کہ فریب پر قانع ہوئے مگر حمیمہ دوسری بار زید خدمت حضرت میں آیا اور کہا کہ اس
 زینب کہ طلاق دی اور سوخت یہ آیت نازل ہوئی و اذ تقول لای الذی اثم الذی علیہ و نعمت علیہ اسک
 علیک نہ جبکہ اتقی اللہ الخ جو وقت ملان اس آیت کہ انما الذی (تھی فی نفسك اللہ) کی تفسیر
 کرنا کہ اگر کسی ساری تقریر میں پیکر تصویر فراموش کیجئے جس قدر دل غشی زینب پایاں لائی گئے اور
 شہادت ہدیہ الامنام و سوا اہل کفیل جوان تملک گئے جو وقت دوسری محمد علی سے عشق زینب
 ہادی گفتگو ہوئی مگر دوسری محمد علی سے حضرت کی محبت و دوستی ہوئی روفتہ الاحباب سے
 اگر چیلے اینٹ کی خاطر سجدہ کر چیلے مگر حمیمہ مانتہ و اس میں مالک کہتے ہیں کہ اگر محمد بن
 کی کوئی آیت پر پاسکتے تو باغور اس آیت کو چہ پالئے فقہ بندہ عرض لےنا کہ جب زبان سے
 برآی اور قرآن میں اسی کا ہون نے تحریر کیا اور حضور نے تفسیر کو سطح پہنچا اور کہہ کر کہ جی
 کہیں نکل جاتا کہ کوئی کہو کہ اول ہی شہد سے نہ بلانے اور سچ قرآن انفرادی جواب یہ ہو کہ
 حاضر کہ کہہ کر فراموش ہوتے اور صراحت مدنیہ مگر حمیمہ میں جب عدت زینب پوری ہوئی
 محمد بن زید سے کہا کہ تو زینب کے پاس جا اور پیغام پہنچا کہ حضرت تجھ کو اپنی بی بی بنایا جائے
 بن زید کو اس واسطے بھیجا کہ لوگ گمان نہ کریں کہ اس کی جو چہ کہہ میں لی بلکہ تو میں کہیں کہ اس
 برکتا خود محمد بن کے حوالہ کی پس زید خدمت زینب میں آیا اور حالیکہ وہ آٹا گوشت دہی تھی زید
 کہہ کر کہ میں غم زینب اوٹے پاؤں گھر میں گیا تاکہ اس کے شہر پر میری نظر نہ پڑے مگر کہیں
 میں کہتا ہوں کہ باغور وادہ وقت زید کو زینب کی ایسی ہی تعظیم واجب تھی اور ایسی ہی تکریم

سے گہرے اندر تک پہنچ کر مسلمان اپنی ادا علی کے نکاح سے گریز نہ کرے بلکہ اس پر
 سوا ہی ہی اپنے غل پر مال ہو کر تو ازواج سرخ جو ان نکاح میں چاہو سوال ہو کر لیا کہ جس
 صورت میں تم خود کہتے ہو کہ جس مسئلہ ان کے کہتی ہیں میں ان سے ازواج مطہرات نہیں کی
 مانتی ہیں تو وہ دن کے نکاح میں کیا برائی ہو اور کچھ بشری و حیوانی ہو کر ان مدوں کا
 نکاح عفاف و عفاف خداوند ہوتا تو ان نکاح زنانہ نہیں و حضرت کہو کہ پسند ہو تاکہ اس میں عفت
 نہیں ہو تو اس میں ہی وقاحت نہیں جب تک کہ زمانہ حضرت کو مانتی قرار نہ ہو کر ان کی کلی
 سے مار نیچو اور جبکہ ازواج حضرت کو مانتی جانے کے ترابو نہیں ان کا بشری مانو گے ہیں
 حضرت پر از ام آجیگا کہ ظاف غریب و اہل کیا اور سنائی شروع و قتل پسراں بشری کی عورت ہے
 شراب مل پی اور مخالفت کتاب و سنت کی **ابیات** لسانی ذرا باؤ و ناب و در جلد
 بچہ کہ اس میں ناب و دے جامے نماز بچہ و یاد آ یا جو اک تراز بچہ و اب محمد صلی
 ایک حرکت مسلمانوں کے لئے باعث برکت کہ مناسب مقام ہوا و زینت اسلام ملک کر تا ہوا
 اور خاطر عرس سلمانی سرور و عشق زیب و حضرت کا بیابان لندی ترانہ جان اس کے
 بہت حکایت و راز گویم چنانکہ عرف صاحب گفت موسیٰ اندر طور و جبروت یہ کہانی ترتیب
 شہرت سلمانی عجیب ہوگی بڑی بڑی آبرو و ان کے پیٹ میں پانی بیجا بیجا آجیگا مانتی
 جانیگا اسلام کی گشتی طوفانی ہوگی بڑی سلمانی کی مینائی ہوگی سخاں چن سلام کے خوش
 باختر ہو گوسیاں محمد علی تو کی دم خاتم ہو گے کہ کن کا ایک دست بھال ہو گا بلندی پر
 اقبال ہو گا **قلم** شائع گل و سنا کا ندہ و رقی گل کا و خط گلزارین لکھتا ہوں قصہ
 عشق جلیل کا و مسرین و مہین لہو قصہ اس نشان سے بیان کیا کہ مسلمان کی ہاوش پر بیجا
 کیا ہو چنانچہ رشتہ صاحب میں کہ بعض اہل تفسیر و حدیث و سرور و توارخ قصہ زین
 و زینب راہو تو ذکر کہ وہ اندک بیجا کامل الاہم نشان خیر بیان اعتقاد و کذا انتہی صورت
 حال الدین و ملی مسرین و مہین ہاں قصہ و سرور و توارخ میں کہ تیر تیریم کہ ہوا و شعی بات تسلیم

کلام میں کیا ہے کہ جو در حلق و خارج میں چاہے کہ صاحب مہربانیاں ہے اور جو
 بیت الاحرام ہے قول سے خلاف کہ تاہو بیت الاحرام جنت کا طواف ہے کہ بلکہ جہاں
 ان موجب حمل کر است و شرافت آن زنان دیگر بودی ہے جسے کہ عورت عورتیں کہ جنت
 حضرت موجب حمل شرافت و کرامت ہے اس لیے کہ مسلمانوں کو شہادت ازدواج حضرت بنا
 دوست و اخلاف و امامت ہے کہ یہ جیسے مرد و عورت کی محبت و محبت کہ دولت و کرامت
 کئی ہے ایسے ہی بہتری عورت عین سے مرد کو لئے قبلہ شہادت ملتی ہے کہ وہ خلاف
 جہاں تک ازدواج آنحضرت با دیگر ان کہ وجہ بطلان شرافت حاصلہ نشان پیش نظر اگر
 ازدواج حضرت کا مسلمانوں کو عہد و پیمان ہوتا تو اسباب شرافت و وجہ ہوتا احمد بن حنبل
 چنانچہ سے چنانچہ بطلان اس واصلہ ازدواج حضرت مسلمان منزلت برتیا و حتی کہ نیابت پھر پانچ
 مسلمانوں کا رنگ نکلتا خود ہونہ کو دیکھ کر خود ہونہ رنگ بدلتا حاصل آنکھ اس معاملہ میں اعلان
 کرامت تباہ بطلان شہادت اب مولوی محمد علی سنن فرمائی کہ تو ہیں نہیں نہیں صاحب یہ کی شہادت
 پسینی کہ تے ہیں سقوط الحجاب اگر عرض اند کہ یہ وہ ازہم شہادتین قسم اعتراضات ازہم
 پناشتہ زیر اگر کہ چند صاحب برائت مکی حقی یک خطا کام تفرغ نمیشوند جواب
 عرض تو فہم و فہم خدا و او کہتا ہے اور فہم و بحث و مباحثہ یا اسی سبب قلب لہن و
 احمد الدین پر غالب یا او بہرہ بٹ شکن لقب کہ کن پایا اگر کچھ جان تو رہدہ آئیے اور وہ بعد آیا
 خطا خواہ امتحان کیے حقیقت شہادت فراہان لے چرخ امر اس پر او سکے لئے دوبارہ جمع کر کیا
 حضور ہے کتاب کا نام جمع الجمع و دیگر اور اس جیل و ایسی برائت کی طرح کہ نیکی تو جہاں
 کہہ کن کہ لئے فرغ ہوگا اور جو مدعی و حکم جواب ملے ہند میں آپکا عرض دفع ہوگا اسی
 اند میں شرع فعلی ہو وہ گذر اور بحث میں ہر اگر تخمین امور حکمی حقیقی ہی پر بنا ہوا ازدواج
 حضرت فائدہ ازدواج نہیں ہیں سبب تاہو کہ جیسے حضرت مسلمانوں کو پانچ حکمی ہیں وہ یہ ہے
 ازدواج حضرت مسلمانوں کی آمد مکی ہیں جس کا تمہک حضرت اپنے پیران مکی کی انور

سے جو اگر کین اور مسلمان حضرت کی حرمت کے ساتھ نکاح و بیاہ سے احتراز فرماتے ہیں تو یہی وہی ہے جو کہ اسلام میں ہے بعد کلام مولانا غازی کلام ہے حدیث الاحسان اسم نہایت
دراست ازواج آنحضرت مثل مادر شہین بود و نہ آنکہ او ان شہین مومنان بود و نہ کلام تو یہ
کہ زمان دیگر مسلمانان ہی آنحضرت حکم زمان سپردان و شہداء باشند و نکاح آئینا آنحضرت
بایز نباشد چنانکہ اندرین خیمہ است بلکہ جزا آن سرجب حصول کرامت و شرف ان گنا
دیگر بود کہ در انداز سطران شرف قبولی سے یافتہ نہ موجب بطلان شرافت بطلان جواز
نکاح ازواج آنحضرت باد دیگران کہ سرجب بطلان شرافت ماحولشان میشد جواب
جدا تھا ہے یہاں بعد عرفہ و طلاق دینے کے نکاح چوٹ جاپا اور شہد شہریت کہ وہ
توٹ جاپا تو حقدہ کرامت و شرافت زودہ کہ موجب زوجیت کے حاصل ہوگی ایک ان میں
بالکل باطل ہوگی کہ کہ جب سبب دور ہو اس سبب کا دور ہو الہذا جس وقت محمد مصطفیٰ (پہلی
ازواج کو خلعت طلاق دیا یا قبیضہ زندگانی ثانی بیان کیا تو ازواج (زوجیت حضرتین
حقدہ کرامت و شرافت پائی ہوگی یک لخت بجا آفت گماٹی ہوگی پس جبکہ ایک ہوگی
کے اور یکی شرافت و کرامت جاتی رہی تو او نکاح حضرت کے ساتھ پونہ زما اور کوئی مسلمان
مثل فرزند نہ پائیں و نکاح نکاح مسلمانوں کے ساتھ کیونکر ہر ہے اور کس واسطے خاص
حکم خدا ہے اگر کوئی کہے کہ حضرت محمدین زہد ہیں اور ساز و سازت نوازندہ تو جواب یہ
کہ ہر ایک مسلمان کو یہی مذی روح ہو چنانچہ کتب محمدین شروع ہو کر قبر میں کہہ نیک مسلمان
سوال کہتے ہیں اور فیض حال اعمال پس چاہئے کہ یہ مسلمان کا نکاح بھی دوسرے کے
بہرہ بایز نبودے اور کہ کسی دوسرے پیغمبر ہوگا تو لہذا آنکہ مادران شہین مومنان بود
یعنی سبک اہل و ہم حضرت مسلمانوں کی اور فیضیت میں کہ او نکاح مسلمانوں کے
ساتھ خلعت طہریت نہیں ہوا پس قول پر عمل کیونکر آیت (اگان نکر تو ذرا کلام و طہر
بل و یجو کوئی و اوقات اس فیض ہوا کہ حضرت مثل و شہداء وہ جو ملی جانشین کہ اور ملی کہ

لائی خطاب ہیں جن کو غائبہ کہتے ہیں جو اب تک ان کے لئے نہیں آئے ہیں۔
 نہیں کہ اگر وہ بندہ یا ان بیان میں اس جو انہاں کا کام نہیں لگتا ہے تو اس کے لئے
 ع۔ یہ سیکھیں کہ وہ بڑا شہنشاہ ہے کہ وہ شہنشاہ ہے وہ شہنشاہ ہے وہ شہنشاہ ہے وہ شہنشاہ ہے
 کہ وہ ان کے لئے ان دونوں بڑا ہے جس کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 سوئے اس کے تشریح نہیں۔

ہتوا کھینچا پمیتا پکرو پتوہ روتی گھات جاس
 ہک نیا ہرا گارا سسوی بی دیر روتی ۱۰ ہک نیا نیا
 نیا سہ یوگ: کھیا یا سسوی روتی گھات جاس
 یو مہ یو نیا: کام سہ مہ: ۲

یہاں ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 راستی سے سہو کار نہیں ہو اور وہ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 تھا ہے کہ اگر اسے بڑا تو کیا خوب ہے وہ خدا کو بہت راست ہے وہ خدا کو بہت راست ہے
 کا ایک دفعہ کہہ دیا کہ وہ بڑا ہے وہ بڑا ہے وہ بڑا ہے وہ بڑا ہے وہ بڑا ہے وہ بڑا ہے
 موشین کا وہ بارہ نکاح رہا ہے وہ بڑا ہے وہ بڑا ہے وہ بڑا ہے وہ بڑا ہے وہ بڑا ہے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 بعد مہرے و طلاق دینے حضرت کا ازواج طہرات نکاح کر لیا کہ تو بدترین سفاح کر لیا کہ
 ازواج حضرت مثل مادر موشین ہیں لہذا مسلمانوں کو اس کے ساتھ نکاح و جماع وغیرہ
 افعال جائز نہیں ہیں لہذا فقیر اندین عرض رسان کہ یہ ہرگز حکم الہی نہیں ہے اور اسکی
 تصدیق کر لیا کہ کوئی کمال نہ دے گا کہ یہ نہیں سمجھتا کہ اگر زنان حضرت مادر موشین ہیں
 تو زنان موشین اندراج پس ان حضرت کیون نہیں ہیں کہ دونوں صورت میں میزان
 حساب برابر ہے اور عذاب ثواب برابر ہے اور حضرت تو مسلمانوں کی عبادت کو اپنی جیت

ہیں لہذا انہیں سب سے پہلے اس میں برکات احکام سلام کی معرفت پہنچایا جائے
 کہ ان میں اور وہ اصل قطعات و تقاضات بات میں یاد کی معرفت کرتے ہیں اور ستائش اور اللہ
 سماعت عبادت و عبادت میں حضرت کو لئے حکم سکندرشہی ہو اور خواہشات نفسانی و ہوس
 وانی میں اجازت گرم جوشی اس واسطے جانا جائے کہ مجموعہ قرآن حضرت فرمایا کیا نہیں ہیں
 اپنے لئے مدینہ آسائش آباد کیا ہے **قولہ** وہاں تک کہ شاعر خود مطالعہ فرماید نقطہ
 شاعر کا نام لیجئے اول اصل عبارت اس کی کو کلام کیجئے جوٹ سے کام نہیں نکلتا صبح کا آواز
 رنگ چراغ ازرق خاموش بدلتا ہے جوٹ کہنا کام کہ چاہا نہیں وہ اپنے منزل پہنچتا
 نہیں **قولہ** کہ درخشیں دیو بیاباہ بابر میں کہ دختر بابر میں کتنا اندھ جبکہ عطا فرماید رخ
ایات کسی فرسٹح کہہا نہیں جو نہ مخالفت پیشوا کا زمین جو نہ کہہا ایسا کہیں برکے
 اور کہائے ہو کہنا سخن کا راست آئے ہو کہ نہ کوئی سلسلہ ہے و سراسر بانگ خروگر و شتر
 ہے ہو کہ وہ دم شاعر میں کہہا ہوا و سکا چہی مدہا کہ کوئی خضر گلیہ کو نیولے کی زوہت
 میں دختر سے اور کہتے پویشاک و لیکہ و تو وہ دیو بیاباہ ہے اور سزاے ماہ و اہ چنانچہ منور
 کے دوسرے ادبیات میں ہے۔

यज्ञे तु चितते यम्य गुलिजे कर्म कुर्विते अलंकृत्य सुता
 दानन्दै कथम्विमा चक्षते १

یہاں جو اس حسن اتفاق کے کوئی امر میں نہیں ہو اور ہرگز ترجیح و تفضیل برہمن نہیں اگر
 مولوی جی کو قتل و دہش کو وہ ہو تا تو کہ سو اسے آب شرم سے چہرہ ہوتا ایسا پوچھ اعتراف
 کرتے اپنے عیو بخا لگی سے انماض نکرتے حقیقت یہ کہ میان محمد علی خود جو برہمن کہ یہاں فہم
 و فراست جو برہمن لہذا وہی شان میں یہ نقل صادق کہا ہی ہو کہ زور نہ ظلم عقل کی کوتاہی
 بحث دینی ہو کہ وہ کہ کام نہیں ہو اور تجاری بندہ کام نہیں **۵** فی حقیقت ہر کسے ساکا
 خود بہتر ہو و دخل ساز کہ بکار غیر پیدا شتر غور ہو چو کہ ہمارے غائبان محمد علی بسبب حق جلی کے

[illegible]

۵۸۹
 را وہ طلاق کو راہ رو کر دانی لی مگر حکم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد چاہنا اتفاقات رکھتے ہیں کہ کیا اس
 مساوات رکھتے ہیں ہر چند سود کو ازواج میں شمار کرتے ہیں مگر بیعتی منہ سے عاقل کو تو یہ
 یہ تمام مگر گذشت کتب ماویث میں مرفوع ہے اور مولوی جی کو جو بی معلوم و قولہ جانا کہ سلم
 بن جراح نیشاپوری روایت کر دہ لے اگرچہ حسب نصبت طر فدا ہی سے عاقل کو اور مدد کیا لی
 سے اس کی نوبت کے دن برابر پیا کرتے تو حضرت کاکہ راہ و ایک بہتر پر ماریہ جاد یہ ہم خوش
 نہوتے اور اس قدر حق فراموش اور شراب ہوا وہوں سے مدد میں نہوتے روایت ماریہ کا کہ
 و تحفہ الاسلام میں اس طرح بر بیان ہوا کہ جس کو سرخا میں در گریان ہو علاوہ اس کے اگر مرد
 ہر ایک بی بی پر ساری توہم بننے لگے تو کہو کہ نوبت عائشہ ہی کو رفتہ حقے قبول کر تو بخاری و مسلم
 میں منقول ہے کہ اگر کوئی شخص کچھ شکایت پوچھ کر تا تو بر نوبت عائشہ و بروا نسرورد ہر مائیں حضرت
 اوس راضی ہوتا اور شکر گزار فیاضی دوسری بہ بیان آتش رشک سے طلبتین اور خوش غصہ
 مانند دیک و ملتین ام سلمہ نے حضرت سے اس امر کی شکایت کی نہیں نہیں خیر اسلام کو پڑتا
 کی کہ تخیم عائشہ دور کیے اور یہی دستد کیجے کہ لوگ مجھے اسی بی بی کے گہرائیں جو کہ ہر ایک
 تشہیت ازانی فرمائیں تاکہ کسی بی بی کو رشک آئے اور کوئی چیز کہ اشک بہا محمد صلی
 ام سلمہ کی کیا کہ تو عائشہ کو با ب میں بلکوا ید اپنی پانی ہوا و بطبع ستانی ہر سو عائشہ کو میں
 جس بی بی سے بہتر ہوتا ہوں اور جس کے بہتر ہوتا ہوں میرے پاس جبریل نہیں آتا اور
 تنزیل نہیں لاتا البتہ بستر عائشہ پر میرے پاس وہی آتی ہر غلام پسند جبریل وہی آتی ہر
 بہرام سلمہ غیو نے فاطمہ کو اپنا سامی کیا اور خدمت حضرت میں راہی پس فاطمہ نے اس
 میں حضرت کو خطا کیا حضرت نے اس کو بھیجا کہ پا کے فاطمہ عائشہ سے محبت کہ اور ایسی بات
 سے در گذر جس کو اس کو گفت ہو کہ اور جو باعث ترک الفت خطا اس کے بعض فقرات حدیث
 کا نتیجہ ہے اور بخاری و مسلم کا مسلمہ یہی ظاہر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ میں سالک کی طاعت کرتے
 تھے اور جلا ازواج کی حق تلفی عائشہ کو ایسی خرافات مائل نہیں کہ جس سے تمام پیغمبر و

بگویند محملی پیرا بدو نو کار مہا لکھنوی شیر بر ہے دھیندی حیات اعلیٰ کے واسطے خاطر
 کندہ پوشا یکہ سولوی جی کو اگر کی خدائی ہو کہ جو کچھ کہیں وہ سہ ہجو او جو کچھ کہیں وہ دور
 ہو کہ **قولہ** آ رہے برپا تفسیر دوم کہ ارتفاع قسامت لازم ہے ایداع شکر خدا کہ سولوی
 جی نے ہمارا اعتراض جمل کیا اور دوستان کہیں میں شمول کیا مگر کہا انکار باقی ہو نہ شمس
 شمار باقی ہو اگر اسطرح مباحثہ ایک زمانہ رہیگا اور اسی شراب لبریز پیانہ رہیگا تو جلد تر کشا
 شمار سے رہنمائی ہوگی اور خواب غفلت سے بیداری **قولہ** حواش یابین ست کہ تاہن شکر
 مذکورہ سابق اور باب متنبہ دونوں میں جبکہ یکہ کے آخر کلمہ (مذکورہ سابق) بطور صفت داخل
 ہے تو فظ دور سے لیکر کلمہ نو ابھی تک تمام عبارت داخل ہو مگر مکیا کیجئے کہ ابھی اصل میں نہ آیا
 ہے اس واسطے محکمہ مذکورہ نام ہو مایا افاضہ اذ لا کر ناحی طول دیا اور کارنا متحول کیا جو
 حقیقت یہ کہ میان محمد علی کو واسطے رونق بازاری اور دواغ دکا ذخاری کے تھوڑی عبارت
 متقبل ہو اور اہانتاب و کمی سرشت میں جمل ہو لہذا ہم ہی بنا بر تعاقب ملاتیار ہیں اور ہر حکم
 و مباحثہ کہ گفتار میں **ع** جہدہ ہو ورنہ اسکو ضم ہو دوسے ہنبل باغ سوطہ ہا زیدی
 کیس کو کہ اگرچہ بحث عقلی طبیعت پر ناگوار ہو مگر مکیا کیجئے کہ حکم تحصیل ہا جی جواب یکہ مذکورہ بالا منکر
 ہوا کہ ظلم و زبان ہوا اور مکیا کہ چاہیو آپکا اطمینان ہو اگر اہانتاب ہو تو دوبارہ تفسیر رموز
 مخفی و جلی کیا و اور از سر نو سولوی محمد علی اب پیر سولوی صاحب اپنی اصل کی طیف جو عکارت
 ہیں اور جہوئی تقریر شروع **قولہ** بایں ہمہ حضرت قسامت را در ازواج خود مرئی شہدا
 لیخ اگر محمد صاحب اپنی عہدات میں قسامت مرئی کو تہو اور ہر ایک نام میں ہتھم عمل شرعی کہ ہو
 تو نہ بہت ہو و ہمدیقہ کو نہ لانے شراب لہرانی رفیقہ کو نہ پلائی تفسیر اس اہل علم کی اور تفسیر اس کلام
 کی یہ تہو کہ جسوقت سودہ فقہ حضرت پیر مرئی نے حضرت میں خبر ہوئی پس محمد صاحب فرما دیا
 کیا کہ سودہ کو اپنے جہاں نکاح سے راہی وین اور دیدہ انسا میں سلائی سودہ غلط فعل کیا
 لائی اور اپنی نوبت مائتہ کہ عطا فرمائی جبکہ سودہ فقہ اسطرح حضرت کی مٹانجی دانی کی تو حضرت نے

خدا و ہن جو وقت آپ نقل مضامین کر چکے اور نام مسرین نہیں ایک ایک کا دل پہنچا
 ہوگا اور آپ کا بندہ مان ہوگا چونکہ تفسیر آپ نے اختراع کی ہو اور مسرین قدیم سوزنہ کی ہو
 اس واسطے ہم کسی تکذیب میں لکھا نہیں کرتے جیسا کہ چاہتے ہوتا تھا نہیں چونکہ مولوی حبیب کی
 ابکار افکار میں ناخوب ہیں اور بیروہ نگانگ سیوہ حوالہ قلم و ہجو تو ہیں اور بروقت شکار
 پیچہ و تو ہیں **قولہ** خلاصاً بیکہ ہر دو تفسیر میں آیت ناسخ لایکل لکنا الا نیست خطا
 آپ کو کہ یہی تفسیر میں کی اور میں آیت میں ایک طرحی تفسیر میں اول ہی خلاصہ افکار کیا اور
 اصل مطلب قلم انداز گذار دیا اور حوالہ جمل ملا کہ تو میں ہا اگر اصل مدعا معلوم ہو اس گفتن میں
 بس ست کہ اس میں اہل حق ست و ہمیں اپنے دل میں جو ہو و دیگر ہوشیار بلاشبہ آیت
 (در ترجمہ من تشار) ناسخ ہو اور مخترعات جنا ب کا یہی پانچ ہو اگر مخوم آیت (لا یکلک
 انسان) منسوخ نہیں ہو تو یہی مخترعات سامی کے لئے رسوخ نہیں اسکا بیان مغرب کا ہو
 اور کہ مبارک پر ملی تکذیب لکھا ہو **قولہ** و قول تعرض کہ محمد از زمان ہر قد کہ خواہد
 تعرف خود را در مانع بر تقدیر یک آید (ترجمہ من تشار) اور آید (لا یکلک لکنا) میں نشتر تشار
 و منسوخیت قطع ہوگا تو یہی آفتاب عرض اندر کن سمان ہلام پر طلوع ہوگا شہو سبوتا
 مانند چراغ روز بی فروغ ہوگا اور دعویٰ محمد علی مثل صبح کا ذب و روز غم ہوگا کیونکہ آیت ہے
 مانند آفتاب و رخسان پیدا اور مثل ما ہنات با بان ہوید کہ محمد حبیب طالب عورات ہر تشار
 ہو دین اور فکر ہر نکاح سے خارج البال یعنی ہر دو کا بین نہیں دین اور صفت عورت از ہر
 حسین لین ہمارا قول سزا و دل نہیں ہو چاند پر خاک ڈالنا افتقار عقل نہیں **ع** خیال
 ناکہ نیست تا بنی و ظہر یعنی ہرگز نباشد طاقت شتر گ گل را **قولہ** و چنانہی
 دئے و در باب ریح قسامت تفسیر الخ چونکہ تفسیر اول درست نہیں ہو اور تفسیر دسویں
 نہیں اس واسطے پہلے تفسیر مذکور کی ساتی میں نباشا دیکھا دے نہیں تو دوا حد کیا جب تک کہ نام تفسیر
 و ہر کہ اپنے عبادت تحریر ہو کہ ہمارا اعتراض غیر وار و نہ ہوگا آفتاب غضب کہہ کن را و کان

اور تیسری شہوت رانی خواہی خواہی نکالی سب طرح سے اپنے حق میں دست مری میٹھی نکالی
 نفس کو سوا حق ترتیب نہ ملے کہی جتنے رسالہ مولت بند و پاؤں اس اسلام میں یہ سب ملکات
 سے انبات کیا ہوا اور مخالفین کو بات بات میں مات دیا لہذا یہاں اون آیات کی تکرار
 خوب نہیں ہو چلا بار بار مرنے پر نہیں اس جگہ و تین احادیث قلمبند کرتا ہوں اور طبیعت
 اور مل مذاق خرم اگر سواری حسب کدول میں انصاف ہوگا اور آئینہ قلب رنگ نصیب مٹا
 ہوگا تو بعد ازین نفسانیت حضرت سوا عرض کرینگے اور فقیر اندک پر اعتراض کرینگے کہ حدیث
 مسلم میں ہے کہ اول محمد حسب ذی اپنے خاندان کی ستائش کی بعد از ان طایفہ استائیں اپنے
 تین غمائیں دی انصاف حدیث یہ ہیں (یقول ان اللہ اصطفیٰ کنانہ من ولد اسماعیل و
 اصطفیٰ قریشا من کنانہ و اصطفیٰ من قریش نبی ہاشم و اصطفیٰ من بنی ہاشم یعنی محمد حسب
 قریش ہے کہ بیشک اللہ نے جن کو دیکھا کہ اولاد اسماعیل اور جن کو دیکھا کہ قریش کو کنانہ سے اور
 جن کو دیکھا کہ قریش کو ہاشم سے اور جن کو دیکھا کہ بنی ہاشم سے خط پر حدیث مسلم میں ہے کہ محمد صلی
 علیہ وسلم کا کہن قیامت کے روز بھارت و شان ہوگا اور خلیل انسان سب سے پہلے قبر سے اُڑے گا
 اور سب سے اول شفاعت فرماؤنگا چنانچہ قال رسول اللہ انا سید ولد آدم یوم القیامت
 و اول من یشیق عند البقر و اول شافع پہر اسی کتاب میں ہے کہ محمد حسب ذی فرمایا کہ روز قیامت
 میرے ابو بکر ہی تو قیامت ہوگی اور میری اُمت کل ایسا کثیر ہوگی اور سب سے اول میں ہی جنت
 پہر جاؤنگا اور دروازہ و اگر اوٹنگا چنانچہ قال رسول اللہ انا کثر الانبیاء بتعالیوم القیامت
 و انا اول من یتخرج بالجنۃ سب طرح کی صحاح میں ہزار بار یہی آئی ہیں جو غایت خود ستائش
 میں اپنی تعریف آپ کرنا برعکس مادت اہل کمال کے بلکہ ظہری و فردیائی پر دال ہے
 خود ستائی نیست برسم مہم حسب کمال ہ آب لب لب است ان بعد چون گوہر یکمانہ نشد
 چنانکہ پشورایان ہنود قلم و شراب حق خود و واسیہ ہشتند الخ جبکہ در ونگوی میں
 کوئی آپکا ہنس نہیں جو آیت طہ اللہ علی اکابرین سے بنا گیا اصلا و نہیں آپ چون

کے لئے اجازت نہ دیا اور جس سے وہ سورہ اخراہ میں آیت میں پڑھنا اور کسی کتاب چاکو صغیر
 بالائیں طریقہ اور اہل ناسوت و ملا راہ علی بن شہرہ ہی **قولہ** وہاں میں: مثلاً کہ عائدہ بنوین را اہل
 طلاق و تبدل ہم بعد اسے منع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لئے ہی اجازت طلاق و تبدل دی گئی ہو اور پھر اس کی تک
 تسیل کی گئی ہو ایک منہ کی بابت بیکار نہیں کرتا و بسبب یہ کہ بابت بیکار ہی ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 سوا انہی کے اسلام کو شہادت نہ کرے **قولہ** نہایت ہی دیکھو کہ خود خدا قرآن کو کسی سورہ و پارہ میں
 سے جو مطلب نہیں جو اور کسی مفسر کا نہ نہیں سمجھتا تو نشان دیکھو اور اول و آخر اس کا بیان کہ چوتھے
 نہیں آتی کو خود حکایتیں بناتی ہوا راہ نکو آیتیں بناتی ہو شاید کہ تعبیر اہل میں جبریل گذر
 ہے اور محمد علی کے اوپر اہل ترا ہے کیونکہ نہ ایسا ہو کہ وہ حضرت کا ہننام ہو اور قصبہ کو رسولوں
 کا بیت الحرام ہو **قولہ** انہیں جاتوان یافت کہ این اوامرو نہا ہی مفسر حکم الہی بودہ اند فقط کیا
 تفسیر سے ظاہر ہے کہ یہ تمام اوامرو نہا ہی ریائی ہیں اور نتیجہ خیرہ را ہی و خود ستائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 دام بیاد پلانتے تھے اور وہاں اپنے تئیں سرور انبیاء جملتے تھے اپنی تعریف اپنے منہ سے نہیں
 دیتی مگر ان کا کہ اپنی زہر جینی فریب میں دیتی **قولہ** تاکہ خود کردون نہایت مرد و انارہ چوں
 ہستان خود مالہ خطہ انفس کے یاد **قولہ** کہ یہ درآن مصلحت تھا کہ ناگون مستترست الخ سوا
 اسکے کوئی مصلحت نہیں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم توحش ہوا تو یہ تاوین تہو اور چار عورت پر صاحب نہیں ہو سکتا
 اور ہون و احکام عرب ناخوب بنا اور بجانب خداوند محسوس نہائے اگر ان میں کچھ مصلحت ہو
 تو بیان کیجئے اور نہ ہائی عیان کیجئے **قولہ** شریہاں آشکارہ کیجئے کہ کوئی سحر کنارہ کیجئے کہ
قولہ کہ تفریحش و اینما ضرورت نیست فقط اسے مہربان شیخ او کی کہ یہ ضرورت نہیں ہے اور کہ سوا
 آپ کے منہ میں نہایت خدا کی تشریح کیجئے اجمال تفصیل کو ترجیح دیجئے **قولہ** شریہاں کیا ہے اندر زیر کلمہ
 دو کیجئے پر وہ از راہ کرم و جہت مولوی جی مصلحت تھا کہ ذکر کی تشریح کہ نیکی ہم و نیکی بخیریت بہ
 تہیج کہ نیکی تہیج کا دم بند ہو گا انجام مسلمانوں کو باعث بند ہو گا **قولہ** اگر او اذہو
 مذکورہ اذہو تہیج تہیج نفس و کوہ و الخ بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے از طرف خود ہوتا اوامرو نہا ہی

چوتھے

سادات کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ سے چاہے زیادہ عورتیں کہہ لائے اور یہ جو تعمیل آیت
 سورہ نسا میں آئیں یہ ہیں ان باتوں کا جلد ترجمان بخیر اور افراط و تفریط حضرت ابو جہش نے
 اب ہمارے حکم کو ہر افغان مولوی صاحب کی انکار افکار پر داخل ہوتا نہیں نہیں حوران جنس و اصل
 ہوتا **قولہ** نیز حکم دین نظر رسید کہ اندوہ جلد نکاح میدار و برآن زیادہ کنز فہم
 جس وقت محمد صاحب کے پاس جبریل آیا اور یہ حکم طویل لایا اس وقت کسی مسلمان کے نکاح میں
 سے زیادہ عورتیں نہیں یا نہیں بتقدیر اصل اس مسلمان کے حکم حضرت چاکر زیادہ عورت سے فرما
 کیا یا اتفاق اگر اتفاق کیا تو تعصب مفسد ہے کہ مسلمانوں کا چار عورت سے زیادہ فراق کیا
 اور آپ نو عورتوں کو خاق اوٹھایا اگر اتفاق کیا تو محمد صاحب کو لئے وحشت ملی اور کجا مفسد
 سلی بتقدیر وہ اس حکم سے پہلے محمد صاحب نے نو عورتیں کس حکم کو دیا ہے جس میں اس کی عورتیں
 عشرت کی شے کہیں شاید کہ اس وقت حضرت خطرا حکام نہیں تھے اور مقتدریم و امام نہیں کسی طرف
 دل انگیز نہیں نہ سبج و نہ ناکا کہ کجا نہیں **قولہ** نہ بیکے را از نہا طلاق دادہ بجا دو دیگر
 بنکاح و آرد و خدا جس حکم کا ذکر اپنے بار بار ایراد کیا ہے وہ حکم حضرت ذی اس وقت ایسا کیا ہے کہ
 ان کو خواہے دینی نے جواب دیا تھا اور وہ کیا پیری نے جواب کیا تھا اگر اس میں ہی محمد صاحب نے
 اپنے لئے بہتارہ و اگر ہی ہین انداج کے سوا کچھ شمار روا رکھی ہیں وہ حکم سورہ انزاب میں جو امام
 اس کی تفسیر یہی کتاب میں ہے جس کا **محولہ** تمام ہے اور جس کی شہرت از ہند تا سندھ عالم
 ہے اس حکم کو اصل تمام کوکت بیگ مولوی جی کی تقریر تحریر سب خط ہے **قولہ** میں باہین
 اعتبار کہ بروقت رسیدن این حکم بعد از واج سطرات تو بعد از الخ یہ تو فرمایا کہ اس حکم کے
 آنے سے پہلے کہ نہ کر محمد صاحب نے تمام مسلمانوں کو خلاف کیا تھا اور طبع حکم سورہ نسا و احرام
 کیا تھا کس آیت کی موافق عورات زیادہ از چہ نکاح بند تھیں ہین اور یہ مسئلہ بسیار پسند اول
 اس حکم کو نہ کیا ہو کہ نہ عورتوں کے مقابلہ کہہ کن کیجئے اصل مسئلہ گریز کرتے ہو اور تشر
 حیلہ و حوالہ یہ ہے کہ حکم مذکور کہ منقول کرو گوارے سے سارا اعتراض قبول کرو گوارے جس حکم میں حضرت

کہ تادم کے لایں یکسر اس طرح مہر شادی کے جو کلمہ یہی ذکر فرما دیا ہے اور عرض فرما
 فرما اس سے پہلے کہ کیا ہو اگر کوئی کہ نہ ملا میں ڈالنے پر کل بات نالے ہر اس طرح برات
 پر عمل کرے گا کہ وہ حد کو جسے آپ گل پر عرض فرما اس طرح تخصیص یہاں آیا جاوے یہ کلمہ یہاں
 کہ جو کوئی اپنی ذات کو لئے احکام خاص نکھن چھو داد بات بات میں اختلاف تو وہ رسالت
 مانتے ہیں کہ اور جسے کتابت نہیں اگر کوئی کہ یہ کلمہ یہاں کہ یہ شری بہرہاں اعظم کہ یہ
 صاحب سے اخوان کہ یہ کو ایک آن میں تخصیص نہ کرے کہ وہ ایسا ہی کہ یہ جو کلمہ یہاں کہ یہ
 اعتراض نہ ہو چنانچہ کہ اب یہ ایک بلوت حق بیچ نہیں جبکہ کا حاق حق نہ ہو نہ گا وہ بل
 جہل ملک جو نہ ہو گا اعتراض یہاں کو بیچ و بیچ کہہ گے سکونت کو کوچ کہہ گے یہاں کو بیچ و بیچ
 ہے اسی ذکر یہ تخصیص لایں کہ یہی جو کہ تو کوئی آدمیت کا جو ہم ہو سکے و سایہ انسان نہ
 انسان کی برابر ہو سکے اب ہوا ہی ہو ملے رواں دواں تو نہیں کہ جو جانتے ہیں اور ایک ایک
 کی پیشانی سے آب غم و دیا جانتے ہیں **مسوول الحیا** مخفی نیست کہ عدو داند اسے کہ جو
 مومنین زیادہ انچہ از شرع نشدہ یعنی حکم دین منطوقہ کہ زنا و جیہ کہ و جہاں نکاح سیدار
 برآن زیادہ کنند نہ کہ ماننا نہا طلاق دادہ و جہاں سے و جہاں سے جہاں سے و جہاں سے و جہاں سے
 کہ یہ حق رسیدن این حکم عدو داند و جہاں سے و جہاں سے و جہاں سے و جہاں سے و جہاں سے
 بطلاق زیادہ انچہ از شرع نشدہ و باین اعتبار کہ عامہ مومنین را اجازت طلاق و تبدل ہم بود
 است و غیرہ این اجازت نیست باین نسبت نیز حق دیگر مومنین و کو دادہ شدہ از ہمین توان یافت
 کہ این او امر و نواہی محض حکم الہی بودہ اند و در ان مصلحتہا کو تا کوں نہ صرفت کہ نہ جہاں سے
 نیست اگر او امر و نواہی مذکورہ از طریق غیر حجت الہی نہ ہو کہ وہ جہاں سے و جہاں سے و جہاں سے
 داشتہ چنانکہ پیشہ ایمان ہونہ تار و خراب حق خود را پیشہ تہذیبی و دیگران از اکبر الکتب ارشودہ
 ایشان را بخیر و بد جواب جبکہ مومنین کو لئے چاہے نہ ہو کہ وہ شرع نہ ہو
 ہو کہ مومنین بطرف افراط و تفریط نہیں تو جو کہ کہ کوں نہ ہو کہ وہ شرع نہ ہو کہ وہ شرع نہ ہو

او امر و نواہی واجب است کہ بر اہم عام باشند و جائز نیست کہ در حکم از ان احکام
 خاص یا اہم مخصوص باشند و ملکہ کہ خاص بر خاص باشند از احکم الہی اعتقاد بنا پیدا کرد تا
 وقتی کہ این کلیہ را مترض ہمہ فرمایند اقراض مترض سر امر نیست و این جواب سوالی
 نے فریب بینی و شیوہ بگیا اور انکی صلاح سو یکہ کلیہ بنا گیا ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو حکم خاص
 واسطہ خاص کے ہوا و جو اختصاص واسطہ اہل اخلاص کے ہو وہ انبیا و اولیائے ہدایت پر اور
 از جانب ہولی نہیں بلکہ ہماری عرض یہ ہے کہ جبکہ ذریعہ سے احکام آئین اور عبادت و مسالما انجام
 پائیں اگر وہ ہر حکم میں اپنے لئے خاص کرے اور برگزیدہ اشخاص کو لاجرم وہ سرور دنیا نہیں ہے
 اور اوں کا حکم ان طرف کبر یا نہیں اگر یہ ہولی جی پیر فرقت میں مگر وقت ختم سنی مثل طفل و بچہ
 بہوت میں فقرہ بزرگی مثل ست نہ بال تو نگری بدل ست نہ بال اگر جنبہ ہر ہم نہ تھا
 پائے تو کس واسطہ خیال خام پکاتے رہ نہ روی بہ نہان خانہ معنی از لفظ ذریعہ چل حکم
 جقدر چون قلمی تمیز سنی کے لئے وہم رام در کار ہے اور فہم تمام ایک ت کسب ل پچا اور زمانہ
 حسب حال در آو اثر باید تا یار شود اسے بسیار سفر باید تا پختہ شود غلے ہ گمنا کے کٹر
 فہم سنی نصیب ہیں ہوا و بیلار ابد نصیب ہیں چونکہ محمد حسب ذہب باب میں اپنا فرج چلا گیا لا و ہم
 کہ پہلایا، اون میں سے حکم خدا کوئی نہیں ہوا و محمد حسب میں بے رہستگویی نہیں جہ کو ذریعہ سو
 کہ کو علم حق و باطل ہوا و جسکو وسیلہ سے دید اقدس نازل ہوا اگرچہ وہ سرور انسان و ملک ہے
 او شیوہ نے زمین و فلک گرا و کو حق میں کوئی حکم خاص نہیں ہوا و سو کہ شرف نبوت اختصاص حق
 ملکہ کہ خاص بر خاص باشند از احکم الہی بنا یا اعتقاد کر و فقط اگر وہ حکم خاص و سی
 شخص کے ذریعہ سے نازل ہوا و او کی او متا پر شامل تو لا کلام وہ حکم اللہ نہیں ہوا و نہ شہرست
 پناہ نہیں پس محمد حسب کی شہادت میں جقدر او امر و نواہی ہیں اس کا پناہی ہیں ترانہ ہر
 آنحضرت میں اس واسطہ بکثرت میں کیونکہ سوا کام و زبان کچھ آلات و درکار نہیں ہوا و بزرگتر
 حکم و نواہی کان میں صاحب ازواج ہی حضرت کو آلات حق و باعت رفع حاجتوں رہا ہے

صاف ہو کہ بلا تکلف آپ کی زبان سے نکلتا ہے جیسے کہ ہر عیدان سے نکلتا ہو اصل وہی ہے
 کہ مولوی صاحب کی اصل میں زیادہ پروردہ ہی وصفت جلی بات باطن میں عاید ہو جسٹ عقلی ہتھ
 بس ہو کہ مولوی جی کو زیادہ گوئی کی ہوس ہو بالیقین محمد صاحب (و حکم سوسہ اخبار خود مختار
 فرمایا اور اسی کو ذریعہ سے چار حورت سے زیادہ کا اجتماع فرمایا جو کوئی اس کو وہی تیاں
 کرتا ہے وہ شب تار سے نور اقتباس کرتا ہے **قولہ** محمد سلیم جی بودن آن مروت نام
 کردن محمد آن آیت را چہ سنی دلد و فطرت ہے یہی بات تسلیم کی ہو کہ چون اہل اسلام غیبی پر
 اس کے نزدیک محمد صاحب نبی ہیں اگر محمد صاحب کو رسول سمجھتے تو کوسلے او کو کوسلے کو
 خنول سمجھتے اگر ہم محمد صاحب کو نبی مانتے تو کوسلے او کو کوسلے او کوسلے مانتے اگر چاہے کہ اسلام میں
 بتدریج جو ہر شے عقلی نہوتی تو نبوت محمد کی کوئی مشکل نہوتی چونکہ ان لوگوں کو مشکل
 وادراک نہیں ہوا و تیرہ نمک سا کہ نہیں ہو تحقیقی سو فیض دیکھتے ہیں اور کہ تو جہرہ امی
 مذہب رکھتے ہیں محمد سوط الجہاد کا محیط طالع ہو اور غریب طالع چال کہ فضل نبیا و کتب میں خبر
 خدا و کتاب کبریائی کی تحقیق کرنا ہو اور تیری بہادریہ اقدس کی تصدیق من بعد خیال خام لکھا تاکہ
 اور دیگر انکسار سے طہام کہتا ہو یہی شخص کی بات کا کیا اعتبار ہے خواہ وہ مولف قرآن
 خواہ مخفف سوط الجہاد ہے اپنے طور پر یہ چند جواب اعتراض لیجئے اور اصل بیاض کی بھی یہی
 انہی پاس خاطر ہے ورنہ بندہ ایسی گفتگو سے ناخر ہے مولوی جی کے کل فقرات کا جواب ہو
 چھ ہے کہ مخالفین ذہن لوگوں کی ثبوت کا اعلان کیا ہے جسے فصل انبیاء میں اون ہی کا
 چہرہ رسالت نقاب محکوم میں پنہان کیا ہے کہونکہ اہل حق کی اخلاق حق و ابدال بالظہر
 ہے اور ہر آئینہ اندول شہر محمد صاحب نے از خود مجاہد آیات بنا یا اور اپنے سر سے بار ساقا
 اگر ایسا ملون کو تاج قرآن کیا ہے اور اپنے تئیں مطلق انسان اب مولوی محمد علی کا دست
 حل و فرہنگ قلم ہوتا ہے اور خدا رنگ تم **سموٹ الجہاد** میں اعتراض نہیں سست
 مناد بلکہ کلمہ غلط مست و ان ایکنہ جلا احکام خداوند متعال و جلا و مساوات فیہم

یہی وہی کی گئی نہ پہلے قول کہ جس جہان انداز آنحضرت را بر زمان و یکہ پاس میکند از حق
 کہ کو زمان دیگر اہل سلام پہ پاس کر نامزد ہوا و دلائل دہراہین مذکور کا پاس کر نامزد ہوا
 اپنی تہ تیغ میں جہد محمد حسب کی گرم گنتاری جو وہ متلع حیات و دم کی سود بازی ہو سرسبز
 ہے اور عدالت الہی میں رخنہ اندازی اب تک ذیبت سوط التجار ہوتی ہو اور یکہ طبیعت میان مجلی
 لشکار سوط التجار مقرر میں فصل را بر اعتراض برانہیا منعقد ساختہ است پس اگر
 آیات مذکورہ را بغرض ایراد اعتراضات بر محمد آورده معنی تسلیم آن آیات تقدیرا و اعتراض
 محمدیہ و خیال باطل ست چہ کہ درین حالت امر یکہ خلاف قرینیت و حکم الہی باشد از آنجا
 بطور زنیہ کہ بسبب آن حورو اعتراض باشد ہم برین تقدیر قول او کہ محمد این آیت را آورد
 مستحق باطل ست چہ تسلیم می بودن آن حرف وارد کردن محمد آن آیت را چہ سنی دارد
جواب جب تک کہ رسول التجار سے رسول کار میگانہ کہ کن مولوی حسب کا شکر گزار
 رہیگا کہ اونکی زبان سے ایسا کلام بر آیا کہ جس رسول التجار نے ذوق و برقی کلام پیا یا
 ہم تکہ کی تفصیل کی سوائے کہہ سکتے ہیں کہ مولوی جی ذوقا و دودو تون کے حق میں جس قدر
 الزام دئے ہیں اور اتہام کئے ہیں وہ آپکا خیال باطل ہے اور یہاں مدق کی عامل کیونکہ
 آپنے اونکو اقرار دیا کہ وہ تو تسلیم کر کے اور شل خدا و ملائکہ تعظیم کر کے خدا و فرشتوں کو مقابل
 میں قبول فرمایا ہے اور وسیلہ تشریل خدا و رسول شہید ایسا کر دئے آپکے قصود میں ہرگز ملائکہ
 و انبیاء نہیں ہیں اور برگزیدہ خدا و اوتار کہ یا نہیں تو کس واسطے آپنے اونکا ذکر خیر فصل انبیاء
 ملائکہ میں ایراد کیا اور کیونکر اونکو ہر جگہ تعظیم و تکریم یا کیا اسطرح اول آپنے ویداد میں کہ
 کلام الہی تسلیم کیا بعدہ فصل کتب میں ترجمہ الکتب داری سند ترقیم کیا جبکہ آپکے نزدیک یہ فقہ
 نسخہ آسمانی جو وہ مختلفہ مرض جمل فناء و اتی تواد ہر جو کہ آپکا اعتراض جو وہ حکم خدا و رسول
 ہے آپکے ان فقرات و اہیات کا یہی اہلی جو آپکے کہ مخالفت آپا قول جواب کہ وہ مناسب
قولہ ہم برین تقدیر قول او کہ محمد این آیت را آورد شش مراتب باطل ست خدا جو ہی غلط

خبردار ہو تاکہ واسطے چاہے الزام صدق پیام سے بیزار ہو نا آپ کو بار بار نام غفر جیسی سطر
 کرتے تھے اور اسی سونہ دینی منظور برآخذ اس آیت کی تفسیر حسینی پر نگاہ کیجئے اور رسی کی
 راہ لیجئے اگر آپ کو مسلمانہ تفسیر حسینی کی مستند ذہن ہو اور درین فصل دہن پاؤ نہیں تو ترجمہ رفیع الکریم
 سمیع کجور اور بجانب خرد خردہ بین رجوع (ترجمی من تشار نہیں وقوی) ایک من تشار و تین آیت
 من عزلت فلا حدح علیک (یعنی تاویل دیو تو جسکو چاہو اون میں سے اور جگہ دیو طرف اپنی جگہ
 چاہے اور جسکو بلو آپ کو اون میں سے کہ ایک کنارہ کر دیا تھا اور سکو پیش چین گناہ اور پتیرے
 تھپا پہا تک ظاہر ہے کہ محمد صلیب چاہے میں جس عورت سے سرور پرین اور دل چاہے جس کو دور رکھے
 حق میں کوئی تبری بات نہیں جو اور سبیل ضرورت مسافر نہیں البتہ دوسرے مسلمانوں کو
 حق میں یہ بات گناہ ہے اور مخالفت حکم اللہ قولہ سنئے ہند کہ تبدیل زنان آنحضرت را
 جائز نشدہ یعنی دیگر مسلمانان جائز نہ لائے جبکہ محمد صلیب کے لئے تعدا و عورات غرض نہیں ہو اور
 بہمستری میں مسافر و نہیں تو تبدیل ہونا نہو ناساوی ہو بلکہ عدم تفرقہ اور مسافر تہی صلو
 تبدیل پر حاوی ہے البتہ فرق یہ کہ جس عورت کو محمد صلیب اپنی قربت سے دور کریں اور تفتش
 سے جو مرد دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی اور غیر پر اپنے تئیں مباح نہیں علاوہ اسکے خرد
 آیت (ترجمی من تشار) سے حضرت کو حق میں تبدیل زنان ثابت ہو اور بخوبی آپکا بطلان
 ثابت اس آیت کی تفسیر جو علوم دیکھئے یا جامع التفسیر قطب الدین مرحوم دیکھئے عبارت
 پیچھے ہے تو الخ یعنی چہ لو تو مسافر مسلمانا جبکہ چاہا تو اون میں سے اور مسافر مسلمانہ کو تو
 جسکو چاہو یا طلاق دیے تو جسکو چاہو اور نہ دے تو نکاح میں جسکو چاہے یا زنا و زنا
 کہے تو واسطے جسکے اون میں سے چاہے اور زنا و زنا کہے تو جسکے لئے چاہو یا چوڑی و کر تو
 نکاح میں لانا جبکہ چاہو عورتوں ثمت اپنی کی ہو اور نکاح کرے تو جس کو چاہے انہی پہا
 سے ظاہر ہے کہ جیسے عام مسلمان ایک عورت کو دوسری عورت سے بدل کر سکتے ہیں ویسی
 ہی حضرت بھی عمل کر سکتے ہیں پس اونکی نسبت مسلمانوں کے لئے مسکو نہ دست نہ ملی اور

کہ حق نشانہ ہوا اور ایک لفظ تار کے انکسار سے قمار ہو کر حق قدرت کی مدینہ ہوا چہرے
 سے ایک شیشا پر لہو چہ قدرت خداوند ہے یہاں زبان چون چہا بند ہوا سیات یہ اعجاز
 کہ حق خداوند ہے ہر مہر مند بسدید اور نند ہے وہاں لب ہانا ہی و شوار ہے ہر کسے بات
 کوئی تو بیکار ہے یہ راز نہاں آشکارا نہیں وہاں فہم کا کچھ بار انہیں ہر ایک یوتا کو حیرت
 یہاں ہر کچھ کسی پر نہ راز نہاں کو کئی کہ کوہ کی پہونچا نہیں مکے ایک آسان وزین
 اگر ذات محمدی کا صلح جوتی اور اس بات کی کتب سلاستین شیخ جوتی تو کثرت ازواج محمدی کا نام
 نہیں جہی اور باعث کسر شان اسلامین **قولہ** سادہ غن شیل ہذا لافراط آیت علقہ
 کا وہی مدعا مخالف جو دونوں کا پیشوا ہے کلر حق و غاش ہوا اپنے پیر خان کا عیب پوش جو اگر
 ہمارا افرا ہو اور مخالف سچا تو فرما ہے کہ محمد حبیب ذی قرآن کی کوئی آیت کو بہرہ چار عورت زیادہ
 کی طرح کی ہو یا کس حیلہ کو استعد دولت جمع کی تھی اسکی سند جلد تر مذکور کر دیا ہمارے غیر منظور
قولہ بہین قدر فنی شد کہ توبہ حق آنحضرت حکم رتبہ بالا کی جو ہی خلاف عقل و شرع ہو اور برعکس
 اصل و فرع کو کا چار ہرنا حال جو مانند اجتماع محست و اقبال جو ندج فرہ نہیں ہو سکتا اور یہاں
 زہد نہیں جنت طاق نہیں ہو سکتا اور نکاح طلاق نہیں غرض کہ تسک کا رعبہ ہونا دشوار ہے شل اجتماع
 روز روشن و شب تاریک کوئی محالات عقلی و عقلی نظر کر لگا کر دن عقل و حکمت پر خجود ہر لگا اسکی بنا
 کیا اعتبار جو وہ جاہل تر از مولف سوطا لجا ہے اگر شصت ہدیہ الامنام اس طرح خلاف غزوی عقل
 و شور کا کام کرینگے تو ہم ان کا قاضی جو پور نام و ہر نیلے حاصل آگے کسی حق میں نہ سوار ہو ہو سکتے ہر
 اور نہ از تجرہ یہ آچکا خیال عام ہے بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب میں اتہام ہے **قولہ** چہ الزام نہیں ہو سکتا
 کہ سادہ و ہر ہستہ ہی حق زمان آنحضرت بایہ ترجی سن تشاد لازم نشدہ الخ بل شبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 بذیواس آیت کو اپنے ذمہ سے ہستہ ہی کی سادہ و مدکی اور بطرف بعض ازواج کثرت التفات
 منظور کی تاکہ غائبہ و حق طرغہ ہستہ و ہم آغوش دین اور شب و روز غفل خود فروش و دیگر
 ازواج مد حضرت پسند کریں اور **قولہ** لکھتے لب بند اگر مخالف تفسیر آیت (ترجی سن تشاد) ہو

سیکند و فرق زمین و آسمان را بیچ بنظر آید چو اب الکعبہ بدید کہ بحث و سباحہ
 میں رسائی جوتی اور کتاب علم و حکمت کی آشنائی تو آپ اپنی شکل آشنائی کرتا کسو سوا طوطی
 ہرزہ دہائی کرتا کیونکہ آیت (اعلمنا الک) ہی ثابت ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قطع نظر از تعداد و کرن
 اور جہد و عرصہ سے دل چاہیبت نشا کرین مقید نہما زہین اور کسی عورت کے خنجر چھو کر دل لگا
 تریجین کی محبت میں بیتاب نہوین اوی سے لذت باب ہو دین کسو اسطے کہ جیسے آیت
 سورہ نساء میں عورات مسلمانوں کے لٹوہ قرار پائی ہو اسطرح آیت ہذا میں ازواجِ غیر
 سکے لئے کہاں مقدار آئی ہو بلکہ اسبقہ رکھا ہو کہ جہد و عورات کا تو فی خبر و کاہین دیکھا جوتہ
 عورتوں کو تو نے دشمنوں سے چین لیا ہے بالکل تیری لئے طلال چین اور لایق استمال
 پس اس کو ہم یہی ثابت ہوا کہ پیغمبر اسلامؐ نے جہد و عورت کے نکاح کیا خدا فی سبکو او سکے لٹو
 سباح کیا بلکہ سیلج کی تنگی نہ ہو اور رسم ترک و فرنگی نہ ہو اب رو فقرات ہدیۃ الاصنام
 کرتا ہوں اور ترسیک کشن عالی مقام **قولہ** چنانکہ کرشن داشت الخ جس جگہ شانزدہ فرس
 رانی کا ذکر جیل کیا ہو وہاں یہی حوالہ قلم تفصیل کیا ہو کہ کرشن فرشا زودہ ہذا صورت
 میں ظہور کیا تھا اور ہر ایک کا گہرندہ اعلیٰ نور کیا تھا ایک ایک رانی یہی جانتی تھی کہ شب
 مذکر کشن میرے گھر جلوہ گر ہیں اور شام و صبح پیش نظر رہایت ہو کہ نار دہنی کو شک ہوا
 کہ کرشن کیونکہ شانزدہ ہزار رانی کی ولدہ ہی کرتی ہیں اور اسطرح اسقدر دختر و فرزند کی
 تنگساری لہذا اس سبب کو معلوم کرنے کے لئے سو گہ زار رانی کے گہرائے اور کچھ دیر
 تلاش مابین کرشن میں بسرا گاہر جگہ ذات کرشن جلوہ گر پائی اور گھر گھر ایک ہی مویش
 نظر آئی **۵** ذہین او غدین پیدا ہو تیرا ہر شے میں دیکھتا ہوں رنگ فطر تیرا
 فطریہاں کہ فطرت ہوتی ہے کہ عقد شانزدہ ہزار تملکہ رانی اور حیرت افزا و اہل عمارتیں
 مقابلہ عود میں ذکر کرشن کافی نہیں ہو اور جو آشنائی نہیں کیونکہ کرشن فرشا زودہ ہذا صورت
 پر ظہور کیا تھا اور بصورت جدا گاہر ایک کا شانزدہ رنگ تجلی طور کیا تھا پس ایک ہی

کوئی مسلمان بڑھ کر کسی عورت کو نکاح کرے تو اہل حج کے نزدیک میں منع کرتی ہوں
 حسب کلمے میں منع طلال پر بلکہ حسب ضایعہ خداوندی اجمال پر دلیل یہ ہے کہ
 ہے نہ رکھا سرمدی اللہ اللہ خدا کو رکھا خاطر رسول بدیعہ غایت ہو کہ بنا برآجہا ہرچہ
 نزول آیت پر سورہ نسا میں ہو کہ اگر کوئی مسلمان متعدد عورات کرے تو درمیان اسکے
 احتیاط سادات کر چنانچہ خان ختم الامتہ لو افواجہ یعنی پس اگر تو تم پر کہ عدل بخود
 یعنی اپنی عورتوں کے درمیان پس ایک عورت فقط محمد حسب ذہ اس حکم سے اخوات فرمایا
 اور اپنے لئے حکم خاص اسکے برخلاف بنایا تاکہ حکم سادات پر یہ لکھی کریں ورنہ اس
 حسب لخواہ دل و جہا اسی کریں وہ حکم سورہ احزاب میں ہوا و مخصوص حضرت کی انتخاب
 میں ہر چنانچہ ترجیح من تشاء من و تو وہی الیک من تشاء من تمینیت من عزلت فلا یجاء
 ملک یعنی تو اپنی عورتوں میں جسے چاہا سکتا ہو اور جس کا تو ارادہ کرے اپنے پاس کر
 سکتا ہو اور ان میں جس کو چاہا ہو چاہا ہو چھپر گناہ نہیں ہو فقط مصنف اجماعی و
 خلعت الہیہ فی تیجہ تقریر بسیار پس کی اور زبان انکار بند مکرر حسب حدیث الامنام و سوط
 کچھ چون و چرا کر تو ہیں اور بہت کہہ کن گمان افترا اب دل حدیث الامنام کا رد ہوتا ہو
 من بعد تکذیب سوط الجلباد میں کہ حدیث الامنام میں کس از کہا میں حکم حق ہے
 ثابت کہ وہ کہ از کثیر کان و زمان ہر قدر کہ دل اور خواہش نماید خواہ شاہزادہ ہزار باشند
 یا زائد از ان چنانکہ کرشن داشت آنحضرت باز واج و رازند خاد اللہ من مثل ہذا الافترا
 خطا ہیں قدر فرق شد کہ تسوہی آنحضرت حکم از ہر پست و حق امت و در حکم ملوکات بیج فرق
 نیست تمیہا و اطلا کا معنی جواز ملوکات بلاتمین عد دست و حق آنحضرت وہم و رقی ہست
 بلافرق بینہا و چرا الزام این جہی میکند کہ مساوی در ہستی حق زنان آنحضرت بایہ (ترجی
 من تشاء لازم نشد بحق زنان دیگر مسلمانان لازم شد نحو بیستہ کہ تبدیل زنان آنحضرت
 جائز نشد و بحق دیگر مسلمانان جائز شد پس چرا از واج آنحضرت را بر زنان دیگر قیاس

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 در بیان حجاب و عورت

ما تلتھا بعد منھا ہے پس عام کفار و سیار برین جمیعہ میں جو اور کسی ہو بہتری کی امید
 نہیں البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وغیرہ رفتہ رفتہ اوکو بار بار فرمایا
 اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دفعی تعصب بیان ہو گا اور زیٹستان کہ عام مسلمانوں کو آیت سنائی
 اور ہدایت فرمائی کہ غایت و حد چاروں احوال میں اور خواہش زیادہ کاشتائے غلط سے اخراج
 چنانچہ سورہ نسا میں جو فقرہ مالا بکم من النساء شنی ثلاث در باع یعنی پس نکاح کہو
 جو نکاح خوش آوین عورتوں سے دو دو آویتی تیرا اور گار گار خط جبکہ حضرت کی گار گار شنی نیز
 ہوئی اور دو اور عرض جیل نہیں تسلیم مذکورہ اپنی حق میں لا حامل شہر ائی اور واسطے بنا
 اس آیت کے طبع مائل فرمائی یا ایہا النبی انا اعلناک ازواجک التی اتیت احرہن ما
 ملک یمینک مما افاد اللہ علیک نیاہ عمک نیاہ عماتک نیاہ خالک نیاہ خالک
 التی باجرن سحک امراء مومنہ ان وہبت نفسہا لینی ان اراد النبی ان يستکما غلہ
 ملک من دون المؤمنین یعنی اسے پیغمبر ہونے حلال کہیں بجگو تیری عورتیں جسکا عہد فرودیا ہر
 اور تیرا دامن ہاتھ جسکا ملک ہو اور جو کہ خدائی حکم عنایت میں ہی ہیں اور حلال کہیں ہم نے
 تیرے چچا کی بیٹیاں اور پوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماسوں کی بیٹیاں اور غلاموں
 کی بیٹیاں جنہوں نے وطن چھوڑا ہر تیرے ساتھ اور حلال کی ہمیں عورت ایمان والی اگر
 بخشے وہ اپنی جائز نبی کو اگر نبی چاہے کہ اسکو نکاح میں لے کر حکم خاص تیرے لئے ہے سو
 سب مسلمانوں کے انتہی یہ آیت سورہ احزاب میں ہو اور اس باب میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 خواہش کو عورت جس کرین اور خاطر خواہ خدق طبع بہرین تاکہ شکی عورت نہ رہو اور
 دیگر مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ازہو بذریعہ اسی آیت کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی دیکھو یہی چیز
 نہیں مسلمانوں سے ممتاز کیا اور طریق اختیار کیا کہ اپنے لئے عورت بلفظ مہر مباح کی
 اور قطع نظر از مہر نکاح کی یعنی اگر کوئی عورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نفس عطا کرے اور جو
 شہادت کی التجا تو وہ حضرت کو لئے جو مہر نکاح جائز ہو کہ شہادت بجا منی جائز ہو اگر

شک و شکالوں میں کراہت ہو اور نہ کون کرے پہلا تو یہین آیات اللہ ہیں جو ماحول کو نشان
 پانچوں لوگوں سے فقط سورہ انعام میں یہ مطالب مجمل بیان ہے کہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمان ہے کہ بڑا
 صفات رب عالمین شک ہو کہ روح دل و حوت یقین حکم کر چنانچہ (ظالموں میں اکثرین
 یعنی مست ہر شک لا یزالوں قطع حدیث بخاری میں یہی ہے رفیق و مکلف باریک ہر اور مدان
 ابراہیم خلیل اللہ محمد حبیب کا شریک ہو چنانچہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابراہیم اذ قال
 رب انی کعبت لک الموقی یعنی فرمایا رسول خدا نے کہ ہم لائق ترین ساتھ شک کرنے کو ابراہیم
 جس وقت کہ کہا ابراہیم اے پروردگار میرے وہ کہا جھکو کر گروہ زندہ کر تاہو تو مردہ کو فضا کی
 حدیث یہی ہیں کہ پیغمبر اسلام شک الاہی اور ابراہیم اوس کو فاضل و اعلیٰ ہر دونوں کا قبل
 یقین ہر اور تیرہ معین ایمان و دین حاصل آنگاہ ابراہیم کو خدا کی خدائی میں گاہی ہر شک تھا اور
 ذات احمدی کا اول و آخر تک جنہو لا ینفک تھا پھر محمد حبیب نعمت حضرت محمد بنی ہو بلکہ تسلط
 شیطان واجب اللعنۃ و محفوظ نہیں چنانچہ سورہ انعام میں ہر مائیسینک فلا تقعد بعد الذکر
 مع انہم انظالمین یعنی اگر پہلا جھکو شیطان پس مست جبکہ بعد آئے کے ساتھ ظالموں کے
 قطع ہو گیا بلکہ تمام انبیاء کو احوال و حال مرہون تلبیس شیطان ہیں اور محمد حبیب اس گروہ ہاشمہ
 میں نہیں غامدانی ہیں چنانچہ سورہ حج میں ہر مائیسینک من قبلک من رسول ولا نبی الا
 اذ تمنی اتمی شیطان فی انیسۃ یعنی جو رسول پہچا ہم نے پہلے تجھ سے یا نبی پس جس وقت نکلا
 خیال باندہو شیطان ملا دیا او کو خیال میں خط اس آیت کی تفسیر ذکر ابراہیم میں ہوئی جس
 بت پرستی محمد کی شہیر حضرت، علیم میں ہوئی سورہ توبہ میں ہر کہ محمد و محابہ کی توبہ قبول ہوئی مگر وہ
 سرخوئی حصول چنانچہ نقاب اللہ ملی انہی و المہاجین و الانصار ظاہر ہے کہ توبہ بعد از گناہ
 ہوتی ہر اور طبیعت بخت کی فراج باندہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم گناہ نہیں کیا تو کوسمطہ یاروں کی
 اللہ تائب ہو کر کہو نکو آپ نے غائب یہاں ہر گناہ یا گناہ کیل بریں تک محمد حبیب تابع دین
 باہر کام ہر اور ترک طبع سلطہ منام جبکہ بت پرستی کی مباحثوں کو خبر دار ہو کر تائب ہر

راجع ہیں اب خلافت و بطالت چل سالی حضرت ابو جہل ہونے اور مسجد ادراسیہ تہ الامنا
 و سوا انجہار و غیر نقش بر آب ہوا ہونا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہذا شب روز آمدش کو ملک
 تھے ہننے اس بات کے ثبوت ہیں جعفری آیات و احادیث و تفسیر میں ان تمام مشن ہدیہ الامنام و
 سوا انجہار نے تسلیم کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ہر مری و غیر مری علی ہر عمل نہیں اس واسطے
 ہم ہی نہیں دراز نہیں کرتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسے مسلمان اب شراب پرش نوش کر اور
 دیگر گنہگاروں کو آیت سورہ النساء پڑھا کہ حضرت اہل خیانت کی رعایت و حمایت کہ تو حق
 اور مخالفت آیت و روایات چیلنے میں لیتو اور نعمت امانت و دیانت سیر اس واسطے
 خدا سے چیلے اور کو بطرف ایمان و ایت کی اور بنا بر تو بدستخار کنایت چنانچہ دلائل و آثار
 خسیما و آخر اللہ کان غور و رحیم و لا تجادل عن الذین یمنون انفسہم یعنی مت ہو خیانت کہ
 والوں کی طرف سے چیلنے والا اور گناہ بخیر اللہ سے تحقیق اللہ پر خستہ والا مہربان اور مت
 جہل تو ان لوگوں کی طرف سے کہ خیانت کرتے ہیں جانوں اپنی کو خطیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 شرک میں قدم فرمائی کہ تو تھے اور بتوں کو حاجت روائی لہذا آخر الامر سورہ یونس میں دیکھو
 حکم ہوا کہ مشرکین کا شرک مت ہو اور بتوں کو نزدیک مت ہو چنانچہ لائقوں مشرکین و لائق
 سن دون اللہ الا ینفک لایفک کان ملت فانکذا ان اللہین یعنی مت ہو مشرکوں سے
 اور مت ہو چنانچہ اللہ کو اس چیز کو کہ نہ فایده ہو چکے اور نہ ضرر سے چکے ہیں اگر کیا تو نے پس تو
 تو فاکون ہی خطیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلام الہی میں شک کرتے ہے اور بتائیں کہ گناہ میں مشرک
 اس واسطے اور کھو تہد و شدید کی گئی اور تاکہ اکیہ اگر شک لیکھا کہ وہاں لیکھا چنانچہ
 سورہ بنی ہاشم کتب فی شک مما ازلنا الیک فسئل الذین یحزون الکتاب من قبلک عما
 یعنی من ربک ظاکون بنی النضرین و لا یحزون بنی الذین کذبوا بایات اللہ فلکون بنی النضرین
 یعنی پس اگر چہ تو در میان شک کو اس چیز سے کہ نازل کی ہم نے طرف تیری پس سوا
 کر ان لوگوں کہ پیش ہیں کتاب پہلے چھوٹی کتاب تیری پاس حق ہے و گارتیری ہے پس مت

ہدایت مذکور کا مطلب فوٹ ہو کیونکہ شفیق ممد رباعی موت ہر حیات کو ساتھ ساتھ اس کا اجتماع
 غیر ممکن ہو جائے اجتماع رات دن ہی جو کوئی اجتماع نقصین اور دفع نقصین قبول کر چکا ہو
 اپنے تئیں آپ متول کر لیا ہم اوش شخص سے تباہ نہیں کرتا تو جہ بطرف و اہیات نہیں **قولہ** ہر
 مشرف بدون باہن نور از رو استحقاق نمود الخ اگر مولوی صاحب کا یہ عقیدہ راست ہے تو خدمت
 مبارک میں دیکھنا اس کے کہ لو لاک غیرہ اعادیت شہرین پاپین بر تقدیر اول نوریت کو ساتھ مشرف
 ہونا محمد صاحب کا از رو استحقاق ہر نہ بتائید آسانی خوش اتفاق ہو بر تقدیر دوم و قدر اعادیت ہر
 ہے شہرین گزشتہ **قولہ** ہر نزد اہل تحقیق ہر یکس را پہچان نہ بر آن ذات معنی الصفات استحقاق
 ذاتی نیست الخ جو کوئی اہل تحقیق ہو اس کے نزدیک یہ عقیدہ کہ ہر چیز ہر چیز کے اس کا
 نام بوط و پیام نام مضبوط کے متوطو میں جائے نہیں ہر گز طبیعت کو نہ تکذیب کی نسبت ہی اس واسطے نہ
 کہ کن جواب دیتا ہے اور محمد علی سے مواجہت ہے اگر اس ذات معنی الصفات پر کسی کا استحقاق ہو
 ہے اور کوئی بات ہو اتنا حق نہیں تو لازم آتا ہے کہ اگر خدا سے محمد یہ ایسی کو نسبت عطا
 کر دی تو کیا خدا کرے کہ اس کے نزدیک اہل میں محمد ایک ہو نہ کوئی بد نہ کوئی نیک نہ یہ انعام شیطان
 و آدم واحد ہو اور آواز زیر و بم واحد پس صحیح لام ح جمع لا علاج ہو اور خدا سے اس اعتبار میں کا
 اثر انہی ہے یہ بحث ہماری کتابوں میں اس طرح پیرودہ ہو کہ جس کو خاطر مخالفین صحیح ہر **قولہ**
 ایک نام محمدی کہ بعضات حمیدہ موصوفہ کچھ کچھ (ماکت مدنی میں بالا کلمہ ایمان) فطرت اللہ محمد
 ہے یعنی محمد حبیب قبل از نزول وحی جسے منایح قرآن ہو بخیر تھے ویسے ہی شرایع ایمان کے بعض فطرت
 سادہ و اصل کو بھی جو معنی ثابت ہو کہ محمد حبیب چاہے جس تکمیل کفار و جہل و سب اور علم شرع انبیاء
 مایوس نہ نہایت موسیٰ کو قائل ہوئے نہ وہ یہ ہیں پر مائل نہ تکلیفات دین نوح کے حامل ہوئے
 اور یہ تعلیمات شیخ ابراہیم پر حال آیت تبارک میں فطرت کتاب ہی اسی دعویٰ کو مدلل کرتا
 ہے اور اسی قبالہ کو سبیل کہیونکہ تمام کتب پر مادی ہو اور مفہوم تو ریت قرآن مساکین مائل
 بحث سے پہلے پیر اسلام کسی نبی کا تاج نہیں تھا اور میرے شریعت بطرف تو ریت و انجیل وغیرہ

دور کیا اور دل اوی جگہ تا جیم پستری کی فتح عبدالحی کو کچھ اور کچھ کا سیدہ چاند ہار میں کیا گیا
 پہرہ بڑے شکون مطلق کیا گیا غلط یہاں سے کئی امر ہاتھ میں اور خلافت عقل و شمع نظر آ کر زمین
 دل آنکہ محمد حبیب کا نفس پاک نہیں ہوا جب تک چاہا سیدہ پاک نہیں ہوا پس مولوی محمد علی کی
 ساری کجانی غلطیوں اور بالکل نترانی غلطیوں میں آنکہ فرشتے ہر چند بے در پے سیدہ حضرت میں غلط
 کرتے تھے اور نفس مبارک میں مگر قبول شخصے مع کہ خواہش نہیں از رنگی سیاہی مادہ پرست
 اصلی پر تانا تھا اور درخت جلیت خمرانا تھا حاصل آنکہ تین مرتبہ فرشتوں کو واسطے دور کرنے
 سیاہی دل حضرت کو بخش بلجی فرمائی مگر وہ کچھ کار نہ لائی لہذا با چہارم سی کی اور تہ سیدہ دل
 نہیں دیکھا چاہی جو تہی با فرشتوں کی سی شکوہ ہوئی یا نہیں ممکن محمد حبیب کو افعال و اعمال
 معلوم ہو گیا کہ نامہ مرگ طلب بارک خون سیاہ سرشار تھا اور واسطے خون صحت و عفت کو
 تیار سورہ یوسف کی تفسیر عزیزی میں عبد اللہ بن مسعود مروی ہے کہ جس وقت بندہ گناہ کرتا ہو اور اس کے
 دل پر ایک خال سیاہ پیدا ہوتا ہے اگر اس کو توبہ کی آئینہ دل اس کا مٹا دیتا ہے اور اگر نہ وہ
 خال سیاہ اس کے دل میں قائم رہا جس وقت اس نے دوسرا گناہ کیا دوسرا خال حادث ہوا اور پہلا
 ہر ایک گناہ باعث حدوث سیاہی ہو نہایت آنکہ تمام سطح قلب پر تاریکی چھا جاتی ہے اور لعل
 سے ظاہر ہے کہ محمد حبیب بد حال سے گناہ کرنے میں ارتکاب کرتے تھے اور توبہ سے اجتناب حتی
 کہ سیاہی صحت خاطر ماطر استعد تیرہ کی کہ اس کے دفع کے لئے فرشتوں کو در پڑی تھی کثیرہ
 کی چار بار تیرہ چیرا گیا مگر شوخی گناہ سے بچ رہی تیرہ ریا سوم آنکہ دین محمدی میں لطف و مہرب
 محال نہیں ہوا و قابل استمال نہیں پس کس واسطے ملائکہ نے طشت زرین کی جستجو کی اور
 کیونکر اس برتن ناپاک میں قلب مبارک کو شست و دھو دی اگر فرشتوں کو عورت و ہنس کا شور
 نہیں تھا تو پیغمبر ہی چند ان دونوں میں تباہ چارم آنکہ قلب پیغمبر میں اسکان خون سیاہ محال ہے
 کہ وہ بے سیدہ اہل اسلام نے خدا سے فدا و الجلال پر مقام حیرت ہوا و جانا غیرت کہ جو کوئی فریاد
 پاک ہر آدمی کی شان میں حدیث لولا کہ ہے اس کا ہاں تیرہ ہوا و بد تیرہ پیغمبر آنکہ

پہرہ بڑے شکون مطلق کیا گیا غلط یہاں سے کئی امر ہاتھ میں اور خلافت عقل و شمع نظر آ کر زمین

ایمان و کتاب نظر اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت خدا نے حضرت کو ایمان و کتاب
 کی اور دیانت رسالت و ہدایت دی اس وقت مکمل ان ہوئے اور غارنا کہ حضرت ان دو مکمل
 گشتان اس سے پہلے دین آباد و ابدین عمر تمام کرتے رہے اور بت پرستی تو رک میں آیام گذشتہ
 رہے **قولہ** پس ازین کلام ملا فکلمہ ایمان از ذات حضرت مستفاد نیست خطیب کہ کتاب
 ایمان کا قریب جواز اور ایک کلام کو سب پرہیز کو تو دونوں کو اتصال سے چکد ہیں کہ وہ کیسے اتصال
 گشتان ہیں (بخشید تم تا نور ایمان و کتاب) اپنے اس فقرہ کو یاد کیجئے اعد بنان مبارک سے ارشاد
 کہ جس وقت حضرت کو نسخہ قرآن ملا اس وقت آپ کا غنچہ ایمان پہلا بین پیشتر از ہوی نبوت قرار
 ہے کہ حضرت مستفاد ہوا اس واسطے سورہ شوری میں متول (ما کنت تدری ما الکتاب) انور
 ہوا **قولہ** نفس قدسیہ آن سرور و نور مانے ان نور ایمان جو باوجود خط اگر نفس محمول ہی ہو تو
 ایمان نورانی ہوتا اور خلقت زو اسے و از ظلماتی تو نورانی کا نورانی کرنا بیجا نہ ہو و اسلانی کا مکمل
 کرنا بیجا نہ لہذا فرمائیے کہ آیت میں نظر نور سے کیا قرار دیا اور کلمہ جملہ کس واسطے ازاد ہو جو عمل
 قرآن میں کس جہت سے کہتے ہیں اور اس کو کیا مطلوب ہے اس سے اس کا کلمہ کہ کلمہ اور اسلانی کو افاد
 دے جسے یہاں صریح معلوم ہوتا ہے کہ ذات حضرت ہمیشہ بہ نور ایمان جلی نہیں ہر جگہ از خاک طاعت
 کفر غفلت نہیں حدیث میں ہے کہ کئی بار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم چاک کیا گیا اور آلائش اندوز پاک اگر
 نفس حضرت ابہ انظر انما لایزال تھا اور آلائش کفر سے خالی تو کس واسطے ان کا شکم دسینا
 شوق کیا گیا اور کس واسطے گندگی سے خالی خندق کیا گیا مدارج النبوت میں ہے کہ محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم دو فرشتے بصورت جانور مکے اور ماتھو میں پانی سے بہر آفتاباد طشت زرا لے گئے پس
 فرشتوں و شکم حضرت میں سینہ سے زیرات تک شکات کیا اور اندون بیوں مال مکمل صفا
 یعنی جو کچھ اند تھا اس کو باہر نکالا اور طشت مذکور میں ڈالا بعدہ بخوبی چرک آلائش کی جستجو کی
 اور قرار دیا کہ شست نبوی پس چکا خود دہر دیا اور دیا ہی کر دیا پھر اس شکم مبارک کو اند
 والا اور دل شریف باہر نکالا احمد راو کے اند خون سیاہ تھا اور جو کچھ شدر اور حضرت اللہ وہ

ترجمہ بخشید تم تا نور ایمان و کتاب
 اپنے اس فقرہ کو یاد کیجئے اعد بنان مبارک سے ارشاد
 کہ جس وقت حضرت کو نسخہ قرآن ملا اس وقت آپ کا غنچہ ایمان پہلا بین پیشتر از ہوی نبوت قرار
 ہے کہ حضرت مستفاد ہوا اس واسطے سورہ شوری میں متول (ما کنت تدری ما الکتاب) انور
 ہوا

وہ صفت والہ ہے اور سیط پر ہے مالا مال ہے مال کا آیت میں منافقین پر ہے اور یہ کہ انجیل
صفت میں زمانہ قریب نئی صفت میں زمانہ استماریہ قرآن مافری اور ترجمہ رفیع الدین و
عبدالقادر جو سورہ شوری کا دور کیجئے اور نئی لفظ اکثرت اور جملہ پر غور آپکا تراشیدہ ترجمہ
اگرچہ سبب اصل پر مگر اس سوچی ہمارا مطلب اصل پر ہے لہذا اس کو ازبر کیجئے اور دوبارہ نظر
مستعد ہو جائے کہ دعوی نبوت سے پہلے محمد حسب ہمیشہ دین و ایمان سے نافرستہ اور نہ
بنی ہاشم تو فرشتہ کافر جیکہ اونچی عورت چاندس برس گزشتے حراج کفر و شرک سے اور خدا پرست
لئے اور یہ ان کہلائے بیان پر اگرچہ میدان سخن تنگ نہیں ہے مگر صفت و رنگ نہیں کہ
مولوی حسب کی جلد بکار انکا ترجمہ مذکور ہے سخاچ پسند ہوتی چین نہیں بن نکاح بند ہوتی
ہیں **قولہ** چنانکہ واروست و ماریت اندریت و مکن اللہ می الخ اگر مولوی حسب اپنی
مستندہ مثال پر نظر انداز کریں گے کہ پہل سالہ حضرت پر جلد تراختہ ان کریں گے کیونکہ وہ ان
دو فون جگہ ایک نامہ ہے اور آیت سورہ شوری میں دو فون جگہ وقت جدا گانہ ہی پیش ہے
وہ حسب برین نہیں ہے اور براءت حضرت پہل نہیں جس وقت تم اپنے واپس آؤ گے خبردار
ہو گئے نکل برہا رہنکار ہو گئے اپنے سینہ پر کوہ و لوگے اور کہتے افسوس ملو گے **قولہ**
یعنی تو کہ بالذات بغیر اعتبار موجب و الطاف نبوی الخ اس ترجمہ کا کیا اعتماد ہے کہ
تخلیلہ حسب کا طبع زاد کو ہی پوشی پر شامل ہے اور تبدیل و توجہ کا حامل ہے تسلیم کیا
ہے کہ محمد حسب بالذات دین و ایمان آگاہ نہیں ہے اور بغیر الطاف خدا برگزیدہ درگاہ
نہیں بلکہ جس وقت اون پر خدا نے الطاف کیا تو اوہوں نے مسجد توحید میں اعتکاف
کیا مگر اس صورت میں محمد حسب کو حق میں کچھ رسوخ ہوا اور فرمان خلافت منسوخ ہوا
کیونکہ جعفر کا عرب الامام کا ام بنا برج بیت الموحام آئے اور انکا ایمان ہی بالذات
نہیں تھا اور بغیر انکا خالق کائنات نہیں پس محمد حسب کو اون پر ترجیح نہیں ہے اور
مولوی جی کی تراثی و نسخ خراشی صحیح نہیں **قولہ** محسن باکرام خود بخود ہم تراویح

قرآن کار و برپایه شش اعمار محمدی کی تفسیر کی اور دماغ را بجز نادر و پیر قولہ بامداد و بامداد
صلوة است خط اگر محمد صلی الله علیه و آله و سلم کی یہی انداز رہی کہ چالیس برس بزرگ و نواز رہے تو او کو
تقریباً چالیس سال میں کلام نہیں ہوا اور راسی و ورثی پر آغاز اسلام نہیں اول تاخر نسبت وار
انجام کتاب ہی یہی حال بنی اور یہ ساری ترقی عین زوال لئے اگر نظایان سے
مفہوم صلوٰۃ مطلوب ہو تا تو بالضرورت کیا ایمان وہی مکتوب ہو تا کیا جزایر اوکل کیا حرم
تہا شاید کہ مسئلہ ان کو فریب نہاں طور تھا اب بولوی محمد علی اپنی فکر فکری پیش کر رہی ہے
سنان ملاست ملک و س ذکریش **سوط الحیار** ضابطہ کلیت کہ اگر و مقرر الشیخو
نقی میکند و ہمدان کلام براس او یہاں وصف را ثابت میکند نفی آن وصف از خود
لازم ہے آید بلکہ در چہین صورتها اعتبار دو حیثیت واجب آید کہ باعتبار یک حیثیت نفی
صفت و باعتبار حیثیت دیگر از اثبات کردہ میشود چنانکہ وارد شدہ (و ما میت اوریت
ولکن اللہ رمی) یعنی نہ انداختی انچہ انداختی لیکن اللہ انداخت فقط پس نفی آیت کہ انت
تدری ما الکتاب لا الایمان و لیکن جملہ نورانندی این ست کہ یعنی تو کہ بالذات غیر
اعتبار ہویت و اعتبار بندگی کہ سیدائی کتاب ایمان را میکن اعتبار غایت انتہا کہ بر
حال تو مبذول ست محض با کرام خود بخشد تم ترا نور ایمان و کتاب پس ازین کلام ملا
فلک ایمان از ذات آنحضرت مستغاث نیست نفس قدسیان سر و کائنات در زمانہ
از نور ایمان حرا نبود آسے مشغول بعد ان باین نور از رو استحقاق ذاتی نبود بلکہ محض
ملکوت و مہبت پروردگار او بود چہ نزد اہل تحقیق سچ کس را ہر چگونہ بر آن ذات علی
استحقاق ذاتی نیست کہ بسبب ان استحقاق ذاتی دادن چہیے وجوباً بر او تعالی لازم
آید **جواب** لا کلام ضابطہ کلیہ ہوا و شہادہ سنی و شیعہ لیکن نفی صفت و اثبات صفت
میں ایک ہی زمانہ عمل ہو چکا یعنی یا حال یا متقبل ہو گا، مثلاً کہیں کہ او تعالی محض ذات
ہے اور موصوف بصفات ہے تو ہا جرم یہی حاصل ہو گا کہ کسی طرح پر

لی ملت او سکونیا نہیں ہوا اور کوئی اوسکا انبار نہیں تو جواب یہ ہے کہ اسقدر لوگوں کے
 مٹا رہی جانتے تھے اور ایک فرید گارہی ملتے تھے یہی اصل وہی ہے کہ حضرت دین بائی
 رکھتے تھے اور پاکہ ت و خلی جیہ یہ سائی قطع نظر ازین یہود و نصارا ہی ایک کردگار پر
 اقرار کرتے ہیں پس مسلمان او نکو کیونکو کفار شمار کرتے ہیں اگر محمد حسب کی خوش واقربا اسقدر
 بے بہرہ ہو کہ خدا کی عداوتی سے پیغمبر تو بائین ابتدا میں محمد حسب کی تسلیم توحید یہود و نصارا
 سے پائی تھی بعد ازاں رفتہ رفتہ بے نبوت مانع میں سہائی تھی مقصود وہی ہے کہ کفار
 برس تک محمد حسب کا تیرہ تین اعتقاد تھا اور مدینہ دین و ایمان چاروں طرف سے آباد تھا۔
قولہ والا آنحضرت با ایمان ہو پیش از دوحی الخ دعوی نبوت سے پہلے ایمان حضرت
 میں نہ کوئی برہان ہو اور نہ آیت قرآن اگر مہودے تو بیان کیجئے اور مسجد اسی میں اذان
 دیجئے ضلالت حضرت تو آیات قرآن سے ظاہر ہے او حضرات کو بیان سے باہر کیونکہ جس
 صورت میں تم خود کہتے ہو کہ محمد حسب نے چالیس برس کی عمر میں اپنے تئیں نبی قرار دیا اور نونا
 قریش سے بطرف مدینہ فرار کیا تو اس کو بھی یہی لازم آیا کہ اگر محمد حسب بھل ہی ہو مٹلت
 قدم اختیار کرتے اور اپنے تئیں مسلمان آشکار تو قوم میں رہنا دشوار ہوتا اور جان بے نیا
 فرار چارنا چاہو کہ ایسا نہیں ہو دعوی حسب اعجاز سچا نہیں **قولہ** یا مراد ایمان تفصیل
 بشرط اجماع فی ظاہر اجمالی و تفصیلی دون طرح کا ایمان غیر کتاب و شواہد ہے و طلوع آفتاب صحیح
 صادق شمس رہے چونکہ دعوی رسالت سے پہلے محمد حسب شرف و قرآن کو خبردار
 نہیں تھے اور خواب گراں بیدار نہیں پس اونہوں نے کہا کہ ایمان اجمالی پایا او کیونکہ کفر
 آباہی ہو او کو کاتھ سوتخ فارغ ابالی آیات قطع نظر ازین جو کوئی ایمان اجمالی رکھتا ہو وہ
 کفر و شرک از غیب ابالی کہہ سکتا او کی نسبت یہ کہنا کہ تو بڑا ایمان رسد اسرہتیاں ہو خدا سے
 محمد ذراست گفتاری بیلات مای او جوئی کتاب تاریخی میں محمد حسب کہ بیدنی کو ستا
 سلون کیا اور بیدین انصاف کا خون عبارت اعجاز محمدی کا یہی مقصد ہے اور یہی

آیت سے جانا جاتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تابع دین آباد احوال ہو اور دینی
 سوا کوغیر آباد واقع نہیں تھو کہ ایمان و کتاب کیا ہو اور میزان و حساب کیا ہو لغت
 ہدیۃ الاسنام نے یہ تقریر پسند کیا کہ اور ہندو زبان انکار اب حسب اعجاز محمدی کو پھر جیل
 و حوالہ کرتے ہیں اور کوراشی نیلا اور کالا **اعجاز محمدی** ماکنت ہندی مالک تھا
 والا ایمان نہیں ہو سکتی و نحو یاتی پیش از وحی کہ بخوانی قرآن را و چگونہ دعوت کنی خلق را یا ایما
 و بعضے گفتہ اند کہ مراد بایمان فرائض و احکام است والا آنحضرت بایمان بود پیش از وحی
 بتوحید حق پس از ان نازل شد فرائض کہ دستور یافت آنرا یا مراد ایمان تفصیلی است بتبرع
 یا مراد بایمان صلوة است **جواب** یہ ترجمہ سربسب ٹھکانہ ہو گیسوے ناستی کا شا
 ہے مہموبافتنہ صاحب اعجاز ہی پریشان تر از زلف دراز ہے وہی ترجمہ پسند علماء و مفسرین
 ہے کہ یککیدہ کلک فیح الدین ہے چنانچہ (ماکنت ہندی مالک تھا لایان یعنی نہ
 جانتا تھا تو کیا ہے کتاب اور نہ ایمان غلط اب جو کچھ حسب اعجاز کی سحر کاری ہو وہ حوالہ
 علم تک پہنچا رہی ہو **قول** بعضے گفتہ اند کہ مراد بایمان فرائض و احکام است فقط بعضی ذیایا
 کجا ہو اور بعضی دوسیا کی کمال اختلاف ہو بلکہ ابطال اسلاف ہو مثلاً ایک چیز کو حق میں
 چند شخص مختلف بیان کریں اور گوناگون گمان لادہ ہر ایک کا بیان خط ہو گا اور باہم کمان
 ربط ہو گا **س** زانضافہ این دو آن سر رشته را کم کردہ ہند پریشان خواب تو از
 کثرت تعبیر یا قطع نظر این اگر لفظ ایمان ذرائع و احکام مراد ہو تو تو قرآن میں یہی
 کلمات کام نامہ نامہ باشد ہو تو شاید کہ خدا و مسلمان معنی قرآن کا زور ہو اور لوگون
 کو اختلاف میں ڈالنا منظور ہو **س** قدایت با سفاہت کا ردار وہ حیا و حریم با پس
 خوار اور قطع نظر ازین اگر محمد حسب پیشگیل بریں تک ذرائع و احکام کی خبر تھے اور یہ
 اسلام پیچہ تو طرح کا ایمان رکھتے ہو وہ کنار کان اطمینان کہ چوتھے اگر کوئی کہے
 کہ او کو اس قدر معلوم تھا کہ جہان کا کوئی پیدا کرنے والا ہو اور وہ سب فضل و اعلیٰ ہو کسی

اور یہ تہذیب جو چلی کہ جن ابراہیم طوط پر بالیہ جوش لرون جلدی اور وقت دین
 ابراہیم کوئی نہ چلتا تھا اور کسی کتاب سے نہ نکلتا تھا تو محمد حبیب نے یہ نکر معلوم کیا کہ دین
 ابراہیم ہی کوئی دین ہوا اور سزا آفرین زمین پر جلد ترا سکا جواب بھی پانچویں فریسی غرقاب
 کیے **قوله** بالفور اوس دین کو احکام کو جو اور تلاش کرنے میں بتیوار ہو کہ تسبیح تہلیل
 کلمہ اذکار اور کرتے تھے الخ اس سے لازم آتا ہے کہ مصنف قرآن نے تسبیح وغیرہ کو غلط
 منسلل تعبیر کیا گو یا براق کو تنزیہ تحریر کیا **س** این چه گرفت و این چه زار و فشار و جنبہ
 اندوہان خود بشارہ اگر کوئی مسلمان عبد الغفریہ کا پیغمبر ہو چکا نہاں حبیب کو موسیٰ حبیب
 شرم سے آب ہوگا آتش غضب ہو جگر کباب ہوگا شاہ عبد الغفریہ سے اس مقام میں
 بہت باتیں ایسی سرزد ہوئی ہیں کہ باعث رشخند نیک و بد ہوئی ہیں وادری تقریر پر
 ایک شاہ حبیب کا منہ تکتا ہوگا بلکہ ہر مغیر و کبیر کو مثل آئینہ سکتا ہوگا **قوله** اس میں ہی
 اس راہ پلنے کی بتیاری کو راہ بہلنے سے نسبت دی یعنی ضال فرمایا فقط تلاش دین
 حق کو غلات سے نسبت دینا بہت ہر ہے گویا واسطے گردن عدالت کچھ ہر آدمی کو
 لئے امتیاز حق و باطل ضروری اور فرق عالم و جاہل ضروری **س** امتیاز این و آن کہ
 سرشت آدمی است چکا و گردون را نکوید کس کہ این کا و زمی است **و** اگر کوئی مسلمان
 عبد الغفریہ کا پیغمبر ہو چکا حد سے زیادہ زبون بھیگا شاہ دہلوی کی ڈاڑھی کا ارادہ
 کریگا میدان کالی پہاڑی کا کشادہ کریگا جو کوئی دین حق کو غلات کیسکا اور صحت
 کو غلات اوکے بات بلا اثبات معتبر نہیں ہو بلکہ دنیا میں اوس سے زیادہ کوئی وادحیت
 خبر نہیں علاوہ اسکے تاویل عبد الغفریہ کا بھی وہ ہی حاصل ہو کہ چالیس برس تک محمد
 حبیب دین حق سے دور ہو کر گویا بدستور رہے یہی مدعا آیت سورہ شوری ہو اور
 میان محمد علی کی ناحق شعور شوری ہو چنانچہ اگنت تدری ما الکتاب لا الايمان ولكن
 جملہ نورانی نہ جانتا تھا تو کیا ہی کتاب ورنہ ایمان دین کیا ہم فرماؤ سکو تو فقط انا

اور خود ہر وقت جواب ہر ایک کتاب کے اندر معنون کرنے میں اور سخنان کو ناکون کہی رہی
 سے غالب مہرہ مار ہو تو میں اور کہی گفتارانی کے کشف بردار گاہی خوشی حبیب کشف
 کے قائل ہیں اور گاہے بطرف شاہ عبدالغفری مائل ہیں گویا یہ بیت آپ کی حسب طالع ہو
 اور یہی جناب کا قال و مقال ہے جو کتاب مذہبی ہو غیر قرآن و حدیث و معتبر میرے
 لئے نامستحب تیرے لئے ہر حال اگر آپ کو تفسیر عزیز سی مقبول ہو تو فسق و مروت و
 یوسف و داؤد سے کیونکر خاطر ملول ہے کہ جیسے شاہ عبدالغفری نے (دو جدک ضالام کی
 تاویل کی جو دیکھ ہی ثبوت فسق یوسف و غیرہ میں گفتگو طویل کی ہو پس دو نون کو تسلیم
 کیجئے اور سلمان نون کو تسلیم دیجئے یا دو نون پر پشت پاماریئے اور ستارہ و درنگی سر و ستارہ
 اب ہم فقرات شاہ عبدالغفری پر سامان نظر کرتے ہیں اور مولوی حبیب کو شل آئینہ حیران
 شش **قولہ** اور پانچ بکوراہ ہوا لائحہ ترجمہ آیت ٹھیک ہو اور اس میں یہ بھی رض
 باریک ہو کہ اول میں پیغمبر اسلام منال تھا اور تکلیفات شرعی سے فارغ الہال ابناہ عبد
 معنی آیت تبدیل کر دی ہیں اور نام اسکا تاویل دہر ہیں **قولہ** کہ بدو شہر سے آنحضرت
 کمال عقل دانائی اور سبک سلوک ہوا لائحہ ہجرت کی باریہ میں مدی بن شہد علی بن ابی طالب
 تیرہویں صدی میں لڑی ہوئی ہوگا اور آٹھ بارہ تیرہ سو برس کا حال محمد عربی کا طالع کمال ہو کر جانا
 اور بدو شہر محمد صبا کو قتل و شہ میں جسکا کمال کیونکر پہچانا اسکی دلیل قرآن و حدیث کی اہل
 پیش کیجئے یا چہ مال بنا خیر اصالی پیش کیجئے اگر محمد حسب دعوی نبوت و سچے پیش
 اصنام کو نبی کام جانتے اور سمیات جاہلیت کو حرام مانتے تو بعد از دعوی رسالت ترا
 حمد اصنام نہ گنا تو اور بیت الحرام کو قبل اسلام نہ بناتے ذکر شفاعت اوتنان نکرتے اور
 کلمات غریبی ولات زین بان نکرتے تفصیل اسکی دور دورا ہے اور ذکر ابراہیم میں حکم
 ظلم استی طرانی ہے دوبارہ اسکی تکرار فرمادیں ہو اور دور و سر تحصیلدار منظور نہیں
 حدیث عشق درازست و یار نازک طبع و مانع و در سرش نیست میدہم تخفیف و۔

پای اور مصداق اعتقاد اسلامی اس واسطے اویسی بدائینی بھی اپنی تھی اور بیدینی بھی یہی سبب
 زلفت و تہمین آدو تو پریشانی بھی اپنی پہ دل آئینہ ہو جا تو تھیرانی بھی اپنی پہ یہی سبب مولوی جی
 حاصل تقریر اور باقی مکر و تزیار مولوی محمد علی اپنی سبب تیزی عیان کرتی ہیں اور مضمون
 تفسیر غزیری بیان **سوط الجہار** دین تمام نقل تفسیر شیخ با تیز عبد الغزیز نوشتہ
 میشود (وہ جسک ضالا فہدی) اور پایا جھکوراہ پہلا پھر راہ بنائی تجھے اس پتہ اور ذیل
 کا بیان وہ ہے کہ بدو سے آنحضرت کو کمال عقل و دانائی کے سبب معلوم ہوا کہ چون
 کی پوجا اور کفر و جاہلیت کی رسمیں اہل و پوچہ میں تو دین حق کی پوج اور تلاش کو
 دسپے ہوئے اور یہی تدبیر سوچی کہ دین ابراہیم کی طرف پیدا پورا رجوع کروں لیکن جو کہ دین
 ابراہیم پر کوئی اور سوقت نہ تھا اور نہ کسی کتاب میں لکھا ہوا تھا اور نہ آنحضرت کتاب پڑھ
 سکتے تھے بالظہور اس دین کو احکام پوچ اور تلاش کر زمین بقرار ہو کہ تسبیح تیلیل تکبیر
 اعتکاف وغیرہ ادا کرتے تھے اور سوقت تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کو انکو پاک
 دین پر مطلع فرمایا اور سبب وہ اویسی بتیاری جو دین حق پانے کے واسطے رہتی تھی جاتی رہی
 گویا اپنی کھوئی ہوئی چیز پائی اور جس راہ پر چلا چکے تھے وہ راہ مل گئی اس سبب اس
 ماہ پانے کی بتیاری کو راہ بولنے سے نسبت دی یعنی ضالا فرمایا **جواب** تفسیر
 غزیری زبان فارسی ہے آپ نے کھواسے عبارت مذکورہ کی اردو کی ہو شاید کہ چھوڑ
 میں کالہ ہے مولوی صاحب نے اصل مضمون بدل ڈالا ہے **داروآن** پر چاندیدہ
 پرین ماہ ہر مہرے رابدے ہر فلک و مفاطرہ چونکہ عبارت **سوط الجہار** فارسی ہی اس واسطے
 مناسب یہی ہے کہ نقل تفسیر غزیری ہو ہو ہو دے اور دل تعرف کیسویں قطع نظر
 ازین مولوی صاحب کی عجیب و غریب بات کہ غریب مذہب کو حکومت جلاتے ہیں
 اور عنوت دکھلاتے ہیں کہ سوائے قرآن و حدیث کے دوسری کتابت قابل تعارف نہ
 جانے اور لائق انبات نہ مانے صرف ان ہی کو لازم ہر لائے اور تکذیب اسلام فرمایا

کسی کتاب میں مسطور نہیں ہے اور بزرگ باسٹھ چنان دو نہیں کہ اکثر جو دیون کو باطنی جو
 ہے مگر جلد نسخ سے آپکا قیاس منہو جو افسوس تر جو داراشکدہ تک ہی آپکی رسائی نہیں
 ہے کہ ہے پانچ سو چھ سو ساٹھ نہیں **قولہ** بعد سائید آزادی و کثرت تغلک الخ آزادی
 بظن ایک دوسرے کے خلاف ہیں مثل انصاف و اعتدال میں و امجد میں و دونوں کا جملہ مگر
 نہیں ہے اسکان اتحاد ملک جن نہیں جو کوئی اس کلام سہی انجام سے پہنچا اور شکست
 بام سے گریگا **قولہ** نئے اپنے دشمنوں کو اسیر و فرمان بردار کر دیا ہے فقط جبکہ راجہ
 ایدو ہیامین ایام گداز تھے کار و بار سلطنت برکتا تھے اور کھاکوئی دشمن نہ تھا مقابل ہوتی
 مخزن نہ تھا پس اس وقت اور بھی نسبت بیکہ تھا کہ تم نے اپنے دشمنوں کو اسیر و فرمان بردار
 کیا اور پانچ سو چھ سو ساٹھ دفع ہے اور مثل شمع روز بروز روغ اگر آپکو فی الجملہ مثل شمع
 ہوتا اور گرو اجا پکتے عبور توجہ پوئی باتوں کا انبات نکلتے اور ماحی تیغ افشاہ کرتی
 آپکے سندھ بانی فقرات کا ہی یہی حال ہے کہ ایک لکھ کو بطلال ہر بیان ہستہ
 کار کو کافی ہے کہ نمونہ انبار بقدرت وافی ہے **قولہ** این رہ گم کردن و ازین گمراہی
 براہ رسیدن آنچنان نیست الخ لاریب ملامت محمد صلیا باعث عداوت حق ہے اور موجب
 شقاوت مطلق البتہ اس گمراہی سے راہ پر آنا اور پایگاہ پہنچنا مستعرض کے نزدیک برا
 نہیں ہے اور مخالفت خدا نہیں گم گردیدن و براہ رسیدن ایک نہیں ہے اور تحریر کیا محمد علی
 نیک نہیں **قولہ** این گمراہی کہ شمر وایت عظمیٰ ست ساد تو ست الخ اس فقرہ کو لازم
 آتا ہے کہ جعفر کا محمد صلیا پر ایمان لائے اور مسلمان کہلائے تمام کا کفر سادات عظمیٰ
 ہو کہ اور افادات کبریٰ کہ کل کلائے شمر وایت ہو اور اکثر کے لئے نیج ولایت ہیں محمد صلیا
 نے کسی کو مسلمان نہیں کیا اور کسی کو خلعت ایمان نہیں دیا کیونکہ اسلام سے پہلے ملامت
 حضرت و صحابہ کا ایک طال تھا اور ایک طال لہذا ایام سابق از اسلام کا نام جاہلیت
 و مہ ناجہالت ہے اور مخالفت عدالت الغرض چونکہ آخر الامر کفار قریش و دولت اسلام

کی بہرل ہی سچم آنکھ اکثر فطرت کا مضمون خلاف را ماین بالمیک ہو جو کہ راجچند کی تاریخ صحیح
 کے نزدیک ہو **قولہ** خود راجہ راجچند تا وقت کہ برہمچر بنشست و بشو امتر لکھ لالٹ راجچند
 کو تلمذ بنشست و بشو امتر کی احتیاج نہیں ہو شہباز شکار سمجھ و دراج بہن راجچند کو
 تمام کمالات خود بخود حاصل ہیں کہ وہ ذات پر مآتما و مل ہیں روایت ہو کہ کشش سامان
 یکہ خراب کرتے تھے اور آتش غم سے دل بشو امتر کی بپ بشو امتر راجہ دشر تھو کے پاس آکر
 اور زبان پر کلمات ہر اس کا کہ کشش تنگ کرتے ہیں ضد ناموس و تنگ کرتے ہیں لہذا
 راجچند رکا ہمارا تھو میں ماتھ و بچو اور حفاظت کے لئے ساتھ کچھ بچو راجا دشر تھو فرمایا کہ راجچند
 ہنوز صغیر ہیں کہ لائق مقابلہ دیو جن ہیں بشو امتر فرمایا کہ انکو انسان بنائیو اور طفل
 و جوان بنائے یہ جملہ کہ دگا ہیں اور پر مآتما کے اذکار ہیں **ابیات** شمیم خلد علی ست
 نام رام مرا بہار باغ تمناست نام رام مرا بذر رام کہ پاک ست زندہ ابد ہم بہار
 ہزار سیاحت نام رام مرا ہجوم پنج بخاطر نیاد و دل شاد کہ قاتل صف غم بہا نام رام
 بہ مرا بہیر بخان نیست التجا ہرگز بہ شراب ساتی و سینا نام رام مرا بشو امتر کی بات پر اور
 راجچند کی کہامات پر بنشست نے یہی گواہی دی اور راجہ دشر تھو کی تسلی کا یہی کی پس
 دشر تھو فرامچند کو چند روز کے لئے رخصت دی اور واسطے حفاظت بشو امتر کے اجازت
 پس راجچند نے کشسوں کو ہلاک کیا اور انکے قند سے رگوں زمین پاک انتہی جبکہ راجچند
 کا یہ کمال ذاتی ہو تو نہ کہ واسطے قیل و قال دیہا قی ہے بلکہ جو کچھ پشست و بشو امتر
 کو منصب حاصل تھا اس سبب الطاف راجچند سبب مل تھا **قولہ** چہ قدر صوبہ ہارین را
 پیش آمدند الخ یہو میان محمد علی کا خیال خام ہے بلکہ سر اسرا تہام کیونکہ راجچند ردا کا
 اسرا ہیں اور مجملہ سالک سو خبر دار سالکوں کے ہادی ہیں اور اہل حق کے لئے باعث
 خرمی و شادی ہیں جو کوئی کہو کہ وہ تلاش راہ کرتے تھے یا تنہا شتم و جاہ وہ جاہ ضلالت میں
 پڑا ہو محمد حبیب سے جہالت میں بڑا ہے **قولہ** چنانکہ دشر و جگ بنشست الخ یہو مال

سید دیدند و راه نئے یافتند چنانکہ در شروع جوگ بشت این حال مفصلاً مرقوم است مختصراً
 برا ملاحظہ مستعرض بہر عرض تحریر سے نام کہ چون راجہ و شرتو بعد سایہ آزادی و کثرت تفکر راجہ
 راجہ چند پریشاں خود و مجمع بشت و شرتو امر وغیرہ طلبیدہ پر سید ہلارت بکذا راجہ و شرتو نے محظوظ
 سے پوچھا کہ پریشی کی کہ پاس سے تلو قتل سلیم و علم حکومت میر سز اور او سکا نتیجہ سز اندوہ و حیرت
 کہ تلو او سن غم اور اندوہ جو جا بلون کو چاہیے مایہ حال ہو بشت و شرتو راجہ چند سز کہا کہ تم
 نے اپنے دشمنوں کو اسیر و فرمانبردار کر لیا ہو پھر کس واسطے غم و فکر کے دریا میں غوطے کھاتو
 ہوا الخ این رہ گم کہ دن و ازین گمراہی براہ سید ان پانچاں نیست کہ مسترض آنا صاحب
 شقاوت سے پندارد این گمراہی کہ شمر ہدایت عظمیٰ ست سادو ست کہ خواص بشر آرد
 آن دارند جواب یہ بھی از اول تا آخر کی طرح پر غلط ہے اس تلزم الزام پر غلط ہے
 اول آنکہ جوگ بشت کتاب ہمار مذہب کی نہیں ہر او مقبول سب کی نہیں ہر نتیجہ کی
 عنقریب ہو چکی اور خاطر خواہ آپ کی تلمذ ہو چکی دوم آنکہ جوگ بشت میں یہ مسئلہ نہیں
 سے تلو بات کہی کا مذہب میں جب تک کہ آپ کی اصل کتاب رسائی نہ ہوگی جو لو تر جوگ کارروائی
 نہ ہوگی اصل عبارت جوگ بشت ترقیم کیجئے اور بحث و مباحثہ کی تعلیم کیجئے چنانچہ حقیقت
 آپ ہم سے کتب محمدیہ کا اصل معنون طلب کیا ہے ہنسنا کی تسلی کے لہو و فل کتاب
 کیا ہے جوگی آپ کی تسلی کی ہر او غلط کہہ دوں میں تجلی ہر گاہ آپ اس کتاب پر نظر
 بصارت ہو لیں گے تن سے صلاح شرارت ہو لیں گے سوم آنکہ معنون مذکور دارا شکوہ کو ترجمہ
 نہیں ہیں ہر کنیاں الکہداری کے مسلمہ نہیں ہیں وہ آپ کی سکاری ہر یا فزیل لکھداری
 خواہ خواہ وہ نون ہیں ایک شق منظور ہوگا محمد علی یا الکہداری کا زور ہوگا ہم واسطے کہتے
 تھے کہ یہ ترجمہ ایق ساعۃ نہیں ہیں اور سزا شاعت نہیں چہارم آنکہ معنون مذکور شاہ
 الزام نہیں ہے کہ اوس میں گمراہی منسوب نام نہیں طرح قرآن سے ضلالت خیر الانام علیہ
 ہے او مطرح و ان ذکر نام کہاں ہیں بطور الزام او سکا ایراد فضول ہر او تفصیل دارا

نہیں یہاں سند ہم ایک فقرہ حدیث مسلم رقم کر دی ہیں اور باقی سے رحمہ اللہ استغفار کافی
 ہے اور مولوی صاحب کے قول کا جواب کافی ہو گا۔ اذ اللہ سبحانی کما یوہی کہ شیخ ہدیان
 کہتا ہے فقط اگر مولوی صاحب بھی جو میں تاویل بنائینگے تو ہم انکو نہایت ذلیل بنائینگے کتاب
 صراح و کلماتین گرامر اونچی راہ میں مصباح جلائین کو حتمی کو اپنے پیغمبر پر قیاس کئے
 اور غلو کی میں تفسیر انھاس کیجئے **قولہ** و بایستین دائر کہ ساکنان طریقت مایع نزول
 (و دودک خالا) سے پہلے محمد صاحب ساکن طریقت نہیں بن سکتے اور وہ حقیقت نہیں کہ لاوش
 ملک و محکمہ با حکام شریعت نہیں تھے اور آگاہ از آغاز و انجام شریعت نہیں حالانکہ طریقت کے
 اول شریعت مروجہ حیح مذہب کچھ بھی دستور ہے کہ جب تک کوئی شریعت میں کامل نہیں ہوتا
 اہل طریقت میں شامل نہیں ہوتا ایک دوسرے پر بھروسہ یا نند سایہ و نور ہے پس جس موت
 میں محمد صاحب پائش برس تک بوسنت و کتاب ہے اور راہ و رسم آباء و اجداد و اجتہاد
 تو کہیں تو ساکن طریقت تھے اور مالک حقیقت علاوہ اسکے جو کوئی میدان طریقت میں قدم
 دہرنا وہ اسٹیس ابدی کا دم بہر نگار او کو سختی و محبوبیت کیا کام ہو وہ بری از مصداق الام ہو
 اگرچہ وہ خدا نہیں بلکہ خدا سے جدا نہیں ہو جو کوئی او کو شعبہ معین میں بیٹھتا سمجھتا اور
 سنگ حیرانی و پریشانی پر سر ٹکنا وہ بڑا نالایق ہے بلکہ از نا لایقان کہ زمین فانی ہو
قولہ تا آنکہ الطاف الہی دست شان گرفتہ را منزل مقصود سے نہایت لائحہ سالک بنانا
 خود الطاف الہی ہو اور اعطاف نامتناہی الطاف کو الطاف کی احتیاج نہیں ہو اور
 اوصاف کو اوصاف کی احتیاج نہیں **قولہ** میں سنت نبوی راہ گم کروں و براہ آوردن
 الخ جبکہ آپ کی تمام خلق جیسا ہے تو اس توجہ کا بھی وہ ہی ماجرہ آپ کی تصدیق کر لئے کوئی شکل
 نہیں ہے کہ جناب کو تصور میں چنداں خیال نہیں **سوط الحجاز** رو بہ کشت
 کرتا بہکت و نصرت نہایت تضرع مست ملاحظہ فرمائی کہ خدا را بھر را مچھنتا و فتور کہ بہ
 تلمذ بشت و شہادت و ہیکال فائز نشند چہ قدر محبوبت ما دین را پائش آمدند و ہر

خبر دہاں ہر بار بکروانید و بازو داشت پروردگار میں لعل خود مرا از ان ارجح جواب بطرت
 خلالت ارادہ کر نیوالا خصال نہیں ہو غافل فعل و فاعل فعل کا ایک نال نہیں پس کیونکر معنی
 قرآن نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خصال قرار دیا اور طبع ارادہ فعل و عین ل میں اتحاد اختیار کیا چونکہ
 تذکرہ جوست میں اسکا بیان تفسیر بسیار کیا گیا یہاں سیدہ بیکار پر اقلید کیا گیا اب ہر کو
 محمد علی کا خد کے گھوڑے دوڑاتے ہیں اور اپنے تئیں پنج سواروں میں داخل فرماتے
 ہیں رکاب حبیب اعجاز یا تھو میں لیتے ہیں اور شہب سلم کو کا وہ اسکے ساتھ میں تیر ہیں
سوط الحیا اگر مقرر من از کتب تصوف خود ہم آگاہ بودے اینچنین ہدایات بر زبان
 نیاورد و بالیقین دانستے کہ سالکان طریقت را اور ابتدا شعب صوب و راہ کا سخت پیش مواظبت
 دوران تا چند توحید و بتہودے مانند و راہ بجانے بر نہ تا انکو انطا الہی دست شان گرفتہ
 راہنرل تصور و دنیا پرین ست سخی راہ گم کردن و براہ آوردن کہ در آیت (و جدک ضالاً) میں
 واقع شدہ جواب اگر مولف سوط الحیا کتب مقرر من سے خبر دار ہوتا اور پردہ استثناء
 تا تار ہوتا تو جوگ بہشت کو ہمار مذہب کی کتب میں شامل بناتا اور تصوف کی حامل نہ
 پہچانتا وہ کسی وجودیہ نے مغرب بنائی ہے اور کہ و فریب شہرت عیب پائی ہو اور پر اسکی
 تفصیل بار بار ہو چکی اور گونگہ اراہل روزگار اب بچی ابکار افکار زین شوق قلم تکذیب ہوتی
 ہیں اور گورہلان میں طبع زاوگان صاحب عجا و ہدیہ کے قریب ہوتی ہیں **قولہ**
 اگر مقرر من از کتب تصوف خود آگاہ بودے فقط مقرر من تو اپنے مذہب کے تصوف سے بخوبی آگاہ
 ہے اور ابی شاہ قدس کی خاک راہ پر آپ سلا مار گا وہیں اور چوٹوں کے بادشاہ **قولہ**
 اینچنین ہدایات بر زبان نیاورد فقط ہدایان تو زبان پر تا دم گم گئے سرور انبیالانے
 رہے اور حضرت عماد کو ہم زہد را بتلاتے ہے جو کہ کسی طرف داری و تہمت آزاد ہو گا اور
 قصہ قلم و قلم اس یاد ہو گا کہ جس وقت و ضلالت میں حضرت ذوق عالم قلم طلب کیا عرقاوی
 نے حاضرین سے کلام عجب کیا کہ اسوقت پیر کی بالائی اعتبار نہیں ہر کہ سو اذہیان اور نگار

شمار الخ جواب یہی ہو طرح پر غلط ہوا اول آنکہ آیت (وہدک ضالا) سزا دینا
 سے پہلے نازل ہوئی پس کس طرح کیفیت سراج کی حامل ہو اگر بعد اس سراج نازل
 ہوئی تو حسبہ اعجاز کی کچھ مراد حاصل ہوتی جسوقت آپ مطالعہ سبب نہ دل کرینگو بلا بد
 ہماری بات قبول کرینگے دوم آنکہ صاحب بیان ضال نہیں ہو اور فقط ضال کا جنم لاسی
 ہرگز ہشمال نہیں زیان و ضلال میں فتادہ کی سیسی و دجال میں عداوت ہو
 خود ستا حق شاہین فرقی ہو یہ بیگانہ بوم و ہما میں فرقی ہے اعجاز محمدی نام
 آنکہ مراد آنست کہ یافت ترا میان اہل ضلال پس سوم کہ داند از آن و ہدایت کہ ہدایت
 ایمان و ارشاد ایشان جواب شکر تادری علی الاملاق ہو کہ ہمارا حسبہ اعجاز کا اتنا
 ہے کہ اوہنوں نے ضلالت حضرت قبول کی بلکہ اوکو اثبات میں ہی مبتدل کی شک
 ایزد کہ بیان سن و اوصاف فتادہ حویان قصص کنان ساعہ و پیمانہ زندہ بلا شک مراد
 یہ ہے کہ اوہ تعالیٰ نے محمد حسبہ کو در میان اہل ضلال پایا اور ضلالت سے مصوم ہو چل سلا
 بنایا پس حاصل وہی ہو کہ وحدت تک باہر اوتان رہے اور دور از دین و ایمان اگر اول
 ہی یہ بات آپ قبول ہوتی تو کس واسطے استدلال گفتگو طول ہوتی اعجاز محمدی نام
 آنکہ یافت ترا خیر و ربیان چیز سے کہ فرستادہ ہو تو از کتاب پس ہدایت کہ دتر امر بیان
 انزال الخ جواب مفہوم ضلالت وحیرت واحد نہیں ہے اس دعویٰ کو ثبوت میں لغت
 و محاورہ شاہد نہیں اگر ضال بھی شجر ہو تو مخالف مخیر ہے کہ کتب لغت سے سند پیش کرے
 اور ثبوت دعویٰ خویش علاوہ اسکے یہ تاویل اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ
 نے محمد حسبہ کے پاس کوئی تفسیر قرآن ارسال کی ہو و اور تفصیل اجمال بھی ہو یا ایک ہی
 کی دوسری تفصیل ہو و اور ثبوت دعویٰ کی دلیل لیکن چونکہ نظم قرآن اس طرز آئین نہیں
 ہے حسبہ اعجاز کی تصدیق کرنیوالا کوئی روز زمین پر نہیں اعجاز محمدی عارفانہ
 فرمودہ آنحضرت کہ قصہ حکوہ امین در بیج وقت و حال مجیز و از انچہ کہ اہل طہت عمل سیکردند

لفظ ضلالت بمعنی محبت ظلم نہیں کیا اور مخالفت متقدّمین سے متاخرین کا غم نہیں اہل
تفاسیر کہ ضلالت یعقوب کو محبت قیاس کرتے ہیں دعوت مذہب سے پریشین کی اس کفر
ہیں اور نکالنا قرآن پر وہ بیان نہیں ہو اور کلمات آسان پر بیان نہیں **قولہ تفسیر**
محب بضمال بسیار آمدہ الخ محب خدا کو کوئی ضال نہیں کہتا یعنی کہ کوئی کنگال نہیں
پہر ان یعقوب خود یعقوب کو گمراہ جانتے تھے کہ پیر بتگیر و قبلہ گاہ جانتے تھے اگر وہ اوکو سول
اللہ سمجھتے اور مقبول گاہ کو کسو اسطر اسکے نور چشم لخت جگر کو چاہ میں گرا تو اور کچھ اچھا تھا
میں پہر علاوہ اسکے آیت سورہ یوسف میں جو لخت کھال کہا ہے لاجرم مطابق تھا
و حسب حال کہا جو فی الحقیقت اس قدر محبت فرزند ضلالت کے اہل بدرجہ نایت جہالت مذکور
الاولیاء میں ہے کہ سر سخی ولی نے خواب میں یعقوب کو نہایت سرزنش کی اور نہایت کچھ شتر
کہ تو بڑا بے شوق ہے کہ محبت پیر میں غمور ہے پس پیران یعقوب نے محبت ناپر خدا ضلالت قرار
دی ہے لاجرم عدالت آشکار کی ہے اگر یعقوب عشق غیر نکرتا اور عبادت و پرستگرتا تو
اوکو ضال کہنا خلاف ادب کیا کہان اس طرح محاورہ ہر تپا طالب معرفت کو کوئی ضال
نہیں کہیگا غصہ کو کوئی اقبال نہیں کہیگا حال آنکہ آیت سورہ یوسف واسطہ ہر اثر
حضرت کو معنی نہیں ہو کہ اس میں کوئی بات محاورہ بیہدین ہو علاوہ اسکے آیت اول میں
ضلالت و گمراہی زلیخا مذکور ہو کہ مشہور و منظر امانت مذکور ہے یعنی زمان سہر کا بیان ہے
اگر گمراہی و ضلالت زلیخا صحیح و عیاں ہے پس یہ آیت بیان ایراد کی لائق نہیں تھی کہ ضعف
اعجاز محمدی کے مراد کی موافق نہیں تھی ہر جم قرآن کہ رفع الدین و عب القادسین جگو
ترجہ تفسیر کی نگاہ میں لائمانی و نادیرین کے بھی حسب اعجاز کو بطلان پر گواہی بہرتے
ہیں اور لفظ ضلال کا ترجمہ گمراہی کرتے ہیں **اعجاز محمدی** سان آنکہ با تفسیر
ماہی پس تذکرہ کرد تراوین برعالت لیلۃ الموراج محل نکند کہ از دہشت و ہیبت آن مقام
فراموش کر دے کہ جو گویہ و چو خواب کچھ کیفیت تراوید بسوا پس ہدایت کرد اور او کو تعالیٰ کیفیت

کیا تسلیم کیا ہے کہ حالت مخیرین پیغمبر اسلام راہ بکا تھا اور اشدان جو حضرت دہکا
 تھا مگر یہ تو فراموش کیا کہ پہرہ خود جو دگر تار یا کوئی دوسرے مکان پر لایا وہ اول اس لایق نہیں
 ہے کہ بطریق احسان بیان کیا جائے اور وہی کتاب آسمان کیونکہ یہ کتاب اکثر انسان کو پیش آتی
 ہے اور جمع بھی اپنا جو ہر کم پیش دیکھاتی ہے پھر وہ راہ پاتا ہے اور اپنی منزل پر پہنچتا ہے
 اتنا ہے مگر اس سے اسکو کچھ سوخ حاصل نہیں ہوتا اور اس کے نام فرمان منت نازل
 نہیں ہرگز کہ اس قسم کی راہ دیکھانی ایسی نہیں ہے کہ خداے تعالیٰ اپنے پیغمبر کو یہ راہ
 احسان کرے اور تذکرہ احسان ربان کہ تو گمراہ تھامین نے تجھ کو آگاہ کیا دیکھا اکثر
 اوقات دقایق جنگل میں گم گشتوں کو راہ دیکھاتے ہیں اور پیاسوں کو پانی پلاتے ہیں
 مگر اسکو احسان نہیں سمجھتا یا خداے مسلمانان دقایق بھی نہیں ہے بلکہ انکی نسبت
 کوتاہی ہے بر تقدیر دوم وہی دوسرے محمد صبا کا مادی ہر منت خدا دال بر بیداری ہے کہ وہ
 خدا نے اسکو دیکھا اور دوسرے گمراہ لایا **قولہ** مشہور آنت کہ طہر مضمون حضرت را ازجا
 خود بلکہ سے آرد و الخ اگر یہی مشہور انا م ہے اور یہی ہی منظور امام تو مضمون آیت تبارک و تعالیٰ
 ہے بلکہ غلط خواہی خواہی ہے کہ یہ نہ کہ محمد صبا اون دنوں راہ و میل و واقعہ نہیں ہے جو حقیقت
 فرسنگ میل کے کاشف نہیں کہ اس وقت حضرت ظہار فیہ خوار تھے اور قتل و تہمت سے برکنا
 تمام آپ کا گوارہ تھا صرف غیر سے گزارہ تھا پس انکی نسبت یہ کہنا کہ تو گمراہ تھا اور سرگردان
 بیابان جا کٹا ہر نے مجھ کو رو بہ راہ کیا اور آیت سے شاہ کیا محض خیال خام ہے بلکہ سراسر
 اتہام ہے **اعجاز محمدی** ثالث آنکہ جو ہی محمود و مغلوب و کفار و کلاب ہیں قوت
 و اول خدا ایتالی تا ظاہر و غالب کہ ہی دین اور **جواب** قوت میں خدای سبحان محمود
 و مغلوب ہیں ہر اور آیت (و جبکہ مثلا) میں مٹی ثالث مطلوب ہیں اگر آیت کا یہی
 مضمون ہوتا تو آخرین کی ہر کلمہ فہمی مرقوم ہوتا مگر اس طرح مضمون آیت چکا تھا کہ تو مغلوب
 ہم نے تجھ کو غالب کیا اور تو مجذوب تھا ہم نے تجھ کو جا ذ کیا چونکہ ایسا نہیں ہے معنی تراشی معنی

اگر اوسکے سے اوپر چھو اوسکے سے کھجیان حفظ اس بات پس بھیجی وہ چلا تا ہے
 اسے بیٹھا ہے اور بیٹھا ہے ہانگے اوپر چھو اوسکے چوتھیا بارہ کہ کہیں اوسکے خط و پان
 سے کارہ یعنی کرتا ہے عیسے آگاہ ہا اپنے ہریک رسول کو اللہ پروردہ رکھتا ہے اوس پر
 چوکیدارہ تانہ شیطان و خیل ہوز نہارہ او نہیں بڑھنے پائے اوسکا جی ہا بخل و فہمی و بچی و
 مچی و ہو گیا اس کلام سے معلوم ہا کہ نہیں اصل انبیا معصوم ہا بعد ازین مہنت اعجاز محمدی
 نے دس و چہرہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عیب پوشی کی ہے اور گندم نمائی و جو فروشی اب ہم پر ایک چہرہ
 بنظر رقم کرتے ہیں تو شیخ ضلالت حضرت بوجہ اتم **اعجاز محمدی** سنی آید و وجہ ک
 ضالہ بارہ جو کثیر بہت اول آنکھ پانت تراضال و نادان از عالم نبوت و احکام تہریت و
 این مردویت از ابن عباس وغیرہ و مودیان ست آیت (ما کنت تدری ما کنت ابدا) الخ
جواب بعد بلوغ غریبیت و نادانہی عین ضلالت ہے اور اگر اسی پر دلالت خود انسان
 کر دہ جو چالیس برس تک قرآن سے بغیر رہا دہ کیونکر مخالفت ملت جد و پدر را لا ریب حضرت
 مدت تک تسلیم اصنام کرتے رہے اور اسی کام میں عمر چہل سالہ تمام کرتے رہے جا بجا
 امر کی تفصیل قرآن مجید میں ہے اور آیت ما کنت تدری بھی اسی بات کی تائید میں ہے
 جو کوئی اول سے نبی آخر زمان کو ایماندار جاننا ہے وہ قرآن کو سیکار ماننا با یقین جانا
 کہہ کن کو مقابلہ میں سلمان گشتہ بین یا قرآن سے برگشتہ اسل مر کی تفصیل اکثر بدہرگی اور
 اون کی ہٹ و ہرمی اون ہی کے گلے کا بار ہوگی **اعجاز محمدی** انانی آنکھ پانت
 کردہ شدہ است کہ فرمودہ آنحضرت کم شدم من از جد خود عبد المطلب و در حالت صغر تانزدیک
 شد کہ بختہ جوع مرا پس را و بنمود مرا بروردگار ذکرہ الامام محمد الدین کذا فی المصابہ
 مشہود است کہ طبرہ ضمد آنحضرت را ازجا خود بکھے آورد تا بسپارہ ہا بل و پس خود
 را و کم شد و ظاہر امر و امام نیز بہت **جواب** روایت کردہ شدہ بصیغہ مجهول ہے لہذا
 بے اعتباری پر محمول ہے اگر آپ نے حضرت کو فرما نہ پراعتقاد کیا تو کسواسطے صیغہ مجهول پر

الخ مولف اجماع محمدی کو اس سزا میں درپڑوہ انکار کیا ہو کہ سیرا سلام فرما لیس
 برس تک میں آباد ابد اختیار کیا ہے **س** چشم فحاشت مجازاں شاستہ سیکشہ لغزہ
 اقرار باز پڑوہ انکار **قوله** لیکن نقل و بدل مسمی بران ست کہ میں ہا نہ ہتھوع نہیادہ
 فقط و منحنک و ذرک الخ اس آیت کی تفسیر میں مادی سے کہ عالم اہل سنت ہر پوچھ
 کہ یہاں ذر سے مراد شرک ہے جو جامعہ توحید کا چوک پر کوئی نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں جس تک میں دین آباد
 و اجداد پر عامل تھو اور خافوریش میں نقل انتہی پہر مسلمانوں کا دین پناہ میں شافلیت ہر
 میں تقریر رستی طراز کرنا ہے اور تکریم صاحب عجاز کذا عبارت قبل از نبوت نزدیک ہے ہر
 اہل سنت جا آنت کہ گاہے گناہے حقیقی صادر شود و مدو مدید تغیر و ذاری و ذالہ و شکار
 بکار رود و مصفا کا مل اصل شدہ تہ نبوت دست و ہد انتہی جبکہ ہم ہی حقیقت حال ہر کوئی
 ممال ہر کہ اس قدر آیات و روایا کر بیکار کرے اور کفر و شرک چل سال حضرت انکار **قوله** و انہا
 ہر ہر ہمیشہ از نبوت الخ دلیل عقلی و نقلی اسی بات پر قائم ہے کہ ابراہیم و محمد و غیرہ ہر ایک سے
 سزاے لوم لاکم ہے کہ یہ گروہ پشت گفار سے پیدا تھو اور مدت مدید تک و بکو گفتار و ذنا
 پر تشدید پس کیونکہ بطون ملت آباد و اجداد رجوع بہین لایا اور کس طرح اس جائز و توہر
 بہین پایا بیٹا با پکارا ہے چنانچہ حدیث حسب احوال ہے انکو مدبر لایہ سورہ جن کی ایک لیت
 سے فرشتہ ہوتا ہے کہ بذات انبیاء کو عصمت کچھ نہبت بہین ہے انوفہ ان حضرات کو گناہ سے
 نفرت بہین اگر اوتالی چوکیدار اپنے کئے اس پاس نہ کچھ اور اس قدر نبوت کا پاس نہ کچھ و غیر
 شبہ و زحکات شیطانی میں بسر کریں کس واسطے شرک و زلم سے و گدین پس اکثر اہل
 بر نیلہ غیر ہون سے ایچہ میں کہ مدت المخرج اٹھ سے بچہ میں باوجودیکہ کوئی نگہبان نہیں ہے
 اور چا چوکیدار در میان نہیں وہ آیت یہ ہے عالم الغیب فلا یظہر علی عبد احد الا من رضی عنہ
 رسول فاذ یسلک من بین یدہ و من خلفہ و ما بینی وہ ہر بلستہ و لا یغیب کا بہین خبردار
 کہ تا او پر عیب نہ کے کسیکو ہر جسکو کہ پسند کرتا ہے پیغمبر ہون میں سے پس تحقیق وہ جلا ہے

یعنی یہی ہے کہ
 نبوت

ہماری بات پر یقین نہیں جو تو قرآن و حدیث پر اس قدر دہرین اور کلام خدا و رسول سے ثابت
 کریں کہ تا عمر میل سال محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو نصرا رہے یا جو س و قریش کی طبع آقا پر **قولہ**
 نقل منکرہ ست یہ حکم از اہل اخبار الخ کل الہل خبر از بجا ہو کہ اول میں برابر ہم کا یہ بھی مذکور
 تھا کہ ہر ایک ستارہ اس کا تریب شریف سراج المعارفین ہی تھا۔ اجماع کی تکذیب کرتا ہے اور
 تقریر اتنی قریب کہ از بلغظہ بایزید بطامی میفرماید کہ دوازده سال روح خود را خدا تصور می
 دیدہستم کہ این روح ست باز کہ از مقام روح گذشتم معلوم شد کہ این مقام روح ست
 مقام ذات باری برترست و ہمین سبب حضرت ابراہیم را نیز دین مقام گشتہ اولگا انوار
 ستارگان را از چشم ملاحظہ کردہ گفت کہ این خداست و باز متنبی کہ این نور قلبت دیدہ
 کہ این خداست بعدہ آفتاب دیدہ گفت آین خداست الخ اپنے ہی ابراہیم کو حق ہیں
 یہ بھی بات گوارہ کی ہے اور اسکی بدیہی بدعات آشکارہ حال ابراہیم ترقیم ہوا اور آویزہ
 گوش ہفت قلیم دوسری بار ہم عادیہ نہیں کرتی ناحی کتاب زیادہ نہیں علاوہ بحث معنی کے
 فقرہ ہذا میں جب تک کہ کلمہ زانیہ کے بعد کاف ہو گا مفہوم فقرہ منہو گا اسو اسلو کاف نی
 لایے اور کاخ معانی بنائیے اگر صاحب عجاز کم استعدا و نہوتا اور مدینہ فضل و امتیاز برپا
 نہوتا تو اسقہادت گندہ نہوتی اور بدست کوہ کن پنج صاحب عجاز برکنندہ نہوتی **قولہ**
 ستر لہ بر آئینکہ جائز نیست تملایخ اگر بعضے ستر لہ مراد ہیں تو یہ کلمات لایق صاحبین اگر کل
 فرقہ ستر لہ مقصود ہے تو فقرہ صاحب عجاز مردود ہے کیونکہ ابوالہذیل و ابوعلی کہ اعظم شاخ ستر لہ
 کے ہیں بیشتر از بنت انبیاء صدور کیا تر تجویز کرتے ہیں فرقہ تجارید کہ شاخ ستر لہ ہی اسکا بیوی
 مقولہ ہے کہ پیغمبر اسلام نبوت سے پہلے ایمان بخدا نہیں رکھتا تھا اور مذہبک با و اجداد ہی
 مذہب جدا نہیں (ماکت تدری ما اکتتاب) اسکی دین کی بر مان قاطع ہے جو کہ رتبہ
 نبوت سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کی مانع ہے تفصیل اسکی بار بار ہو چکی جس پر کمالی زار زار
 ہو چکی **قولہ** و نزد اہل سنت این ہم جائزست کہ حق تعالیٰ یکے را از چاہ ضلالت برورد

تفصیل دیتے ہیں جو اس حدیث سے انکار کیا ہو وہ اپنے ارتداد کا اشتہار دیا ہے جو فقیرانہ ممکن
 کی حق بیانی جو جس پر جگر محمد علی پانی پانی ہے **س** زبان پر نہ لاف انکار کا ہلکا ہون
 کس کے انکار کا مصنف اعجاز محمدی فیہی ضلالت حضرت کا جواب دیا نام دوم سرخاکیلیہ ہے لہذا
 بندہ کہہ کن سامان بحث درست کرتا ہے اور عنان شہرہا خفیہ چیت **اعجاز محمدی**
 آنحضرت ہرگز پیش از نبوت و نہ بعد از مسیت صفت بصلالت نشدہ و نثار اور توحید و ایمان
 ست و ہمچنین تمام انبیاء بر آن ناشی اند و نقل نکو وہ است پیچیکے از اہل اخبار کہ یکے از آئینہ نبوت
 و رسالت اصطفا و اجتبا یافتہ اند و صوف و معروف بود پیش از آن کہ بغیر ضلالت اختلاف
 در ان ست کہ آیا جائز ست عقلاً یا نہ متزلزلہ پر آنند کہ جائز نیست عقلاً کہ آن موجب تعجب و غیر
 ست و نزد اہل سنت این ہم جائز ست کہ حق تعالی یکے را از چاہ ضلالت بر آودہ و بہدست
 رسانیدہ بمبرئہ نبوت رساند پس کن نقل و دلیل سمعی بر ان ست کہ این جائز بود وقوع نیامدہ و نہایا
 ہرچہ صومچیش از نبوت **جواب** اب جو کچہ ہوائی را کہو اب اور جو کچہ اسکا جواب ہے قید
 تحریکاتما ہوں اور پرنیائی حسب اعجاز سے عرق تشویر بہا تا ہوں **س** غرض جو کم و کاست
 لکھتا ہوں میں وجوہے واقعی راست لکھتا ہوں میں و فقرہ اول کی ترکیب غلط ہوئی ہے
 نفی کی ترتیب غلط ہے حسب اعجاز کو عبارت نویسی کا شوہنیں ہر او دل سائل کا تا ماضی تھا
 نہیں صرف کلمہ شد کے او پر نون چاہیے عقل دو بین نہیں چاہیے اب رد اکثر فقرات حسب
 اعجاز کرتا ہوں اور بعضی ازان قلم انما **قول** و نثار اور توحید و ایمان ست الخ بلاتامل نشأ
 محمد حسب شرک و بہت پستی ہے و بادہ کشی بہت پستی پر کیونکہ او کے مان باپ عبادت اصنام
 کرتے تھے اور پیش نے گلفام قاعدہ کلیہ ہے کہ ابتدا میں شہر خردین آباد اجداد پر مدامت
 کرتا ہے اور ان ہی کے جمود کی ملازمت پس بالغ و مدد حسب چیل سال تک حق جہنمیں ہے
 بلکہ کفر و شرک سے کیونہیں ہوئے مسیواسطے حضرت ذی بنی دختر و ن کا کار سے نکاح کیا تھا
 حوران جنت سے شیاطین کو انشراح دیا تھا اگر یہ گفتگو بظرافت عقیدہ مخالفین ہو اور انکو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ المتحابینہ طار یا ہوداہل الجہنم عشتاؤ
 کان اکثرہم خیر منہم فی شیعہ منی رسول اللہ گذار تاہا را توں کو پہنچے غالی پیٹ وہ اور اہل بیت
 اوسکے نہ پاتے رات کا کھانا اور تہی اکثر روٹی اذکی جو کی فطرت و حکمت کہ صبح سبزی ہودی
 غاودہ مانیکہا حتی مات یعنی بیشک جہا حضرت کا زہر گری ہودی کے پاس پہنچا یا با اس قدر کہ
 چوڑا دین اور سکویہاں تک کہ وفات پائی انتہی اب ایک روٹا ابرو داؤد کا ترجمہ تحریر کرنا ہوا
 اور سلسلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے منیر و کیرت ب ابرو داؤد میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ فرمایا
 ابن ابیہ کو کھانا بیان کروں میں رو بہ تیرے ایک بات اپنی اور غافلہ بیٹی حضرت کی اور تہی
 غافلہ بیت پیاری حضرت کی اوسکے اہل بیت اور تہی سچ پاس اپور تہی چکی یہاں تک کہ نشان
 ہو گیا تھا اوسکے ہاتھوں میں اور بانی مائی تھی شک میں یہاں تک کہ نشان ہو گیا تھا اسکو
 سینہ میں اور جہاڑو تہی تہی گہرین یہاں تک کہ خاک لودہ ہو گیا اوسکے اور بیکاتی
 تہی اسی یہاں تک کہ سیلے ہو گئے تہے کپڑے اوسکے اور تہی تہی اوسکے سبب چیزوں کے
 شقت و محنت و اذیتنا میں نے کلام فرمادی آئے ہیں کسی غرور سے حضرت کو پاس کہا
 میں کہ جانا اپنے آپکے پاس اور مانگ حضرت کو ایک دم کہ کفایت لے رہے تھے۔ ان کا بیٹا
 پس آئی غافلہ حضرت کو پاس پس پایا اوسکو پاس چند نوجوانوں کو کہ بیٹھے تھے پس چلا
 اور چہ آئی لیکن عایدہ نے یہ قصہ روبرو حضرت کے بیان کیا حضرت یہ قصہ سنکر غافلہ کے
 گہر شریف لائے کہتے ہیں حضرت علیؑ کہ اے حضرت ہمد پاس اور ہم لیٹے ہوئے تھے اپنے
 بستروں میں کپڑے اوڑھے اور وہ کیا ہم فرما کہ لہے ہوں فرمایا لیٹے لیٹے ہو پس افسوس
 کا اور بیٹھے گئے در میان کھیر اور غافلہ کے یہاں تک کہ پائی میں نہنڈک دونوں پاؤں حضرت
 کی اپنے سینے میں الخ اس حدیث سے ثابت ہے کہ جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رونق ہو دیے ہی
 جیسے ساطق تہی کہ جس جگہ اود دختر ہوئی تھی حضرت اود کو سر پہلوہ گرہوتے تھے ہم فرمایا
 داؤدی کلتن ابرو داؤد سے چننا ہے آج تک ایسا کس نے دیکھا کس نے سنا ہو جواب جملہ ہند میں

میں محمد حبیب چالیس بیالیس برس کی عمر تک حکام شریعت سے آگاہ نہیں ہو کر اور ذات عبادت
 اللہ نہیں تو لا جرم استغناء و تک ایمان خالی ہوا و خداوند خود لا ابالی رہی پس وہ بھی ضلالت
 میں کیا شک ہو اور حبیب ہدیہ کو حق سے روگردانی کی نگاہ سے فی الواقع اس فوجدار اعتراض حبیب
 مان لیا اور دعویٰ نبوت سے پہلے محمد حبیب کو کافر مطلق جان لیا لاکلام حکام شریعت نادہی
 ہی ضلالت ہو بلکہ بدرجہ غایت بطلان ہو اگر آیت مذکور سچ ہو تو لا محالہ محمد حبیب ضلالت
 میں پڑے تھے اور اس کے میدان خاطر میں کفر کے جہنم سے کٹے تھے اگر خود ہم آیت جھوٹ ہو
 تو مصنف قرآن رہتا کہ نہیں ہے اور اس کی تصنیف سزا اعتبار نہیں حال حضرت سب پر
 پوشیدہ ہے غیچہ شملانی مر مر نادانی سے خوشیدہ ہے اب حبیب ہدیہ کے بانی حضرات پر نگاہ
 کرتے ہیں اور خدا سے محمد کی مثل پر قیاد قیاد قول کہ تو تیم بودی خدا تعالیٰ پر کیا پویش تو
 ابو طالب را گشت الخ کسی کو باباپ کی جان لینا اور اس کو پرورش کر لے ہو سکتی گو میں یوں
 ہرگز انعام نہیں ہو اور کام کام کا نہیں بلکہ بیدار از غفلت ہے اور شیرہ اہل اعتقاد **ع** ما چشم
 ازین کو رہا طے اعتقاد اگر گشتہ است بقا ہم شیان اعتقاد یہ جو معاملہ بظاہر انعام نہیں جو اور
 شریف اگر ام نہیں شاید کہ عبد اللہ و آمنہ کی جان و تن پر دست برد کر نیو لا عیب ہے اور محمد حبیب
 کو ابو طالب کے سپرد کر نیو لا غیر قطع نظر اس سے کہ حبیب ہدیہ امور مذکور کا نام انعام ہو کر یا اور کو
 موسوم با کرام کہے جو کوئی ایذا و سنان کہلا سکا وہ کب دلی امر کا احسان جلتا ہے **ع** بن
 خاش کن منت احسن راہ پر وہ شرم کمکش شاید کہ پہننے را خود شامی او ہے اور خدا ہی
 اور قول کہ تو فقیر بودی خدا سے قہالی ترا یعنی فرمود و بنار امور الخ یہ بالکل غلط ہے کہ چونکہ
 بعد دعویٰ نبوت ہی محمد حبیب مخلص ہے زہر اور مزہق و زہر بہت بار ہو کہ مرتے تھے اور اکثر اوقات
 جان جوین سے گذر کرتے تھے گاہ اپنے سلاح بہن دہرتے تھے اور یہ پیشکم و بہن کرتے تھے
 کہ چہ خلیل تندی سین، یا غیج آل محمد بن خیرا شعیروین شتا بعین حتی قبض رسول اللہ یعنی
 بہر بیت کھائی اہل بیت محمد کے نہ ہو کی، دلی و دون: بار یہ بیان تک کہ بعین کی گئی روح

ہم جملہ البتہ نزدیک تھا کہ میل کر کر طرف او کے چہرہ ہوا اور سوقت البتہ چہا کر ہم جملہ دنگنا خدا
 زندگانی دنیا کا اور دنگنا عذاب موت کا عظام مل آئے کہ غصیب تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرما
 کر کیا ہوا وہ بڑے کھاجہ کیا تھا میں نے کہا میں تو نہیں عذاب میں سورہ یوسف میں آیا ہوا ۲
 کہ میں قبل از اننا ظلمین یعنی تہا پہلے اس البتہ غافلون میں خطیبانک واضح ہے کہ محمد صلی
 پرستہ از نزول قرآن دین و ایمان بہرہ مند ہیں تھو از تاج حکم خداوند نہیں اگر کوئی کہو کہ
 آیت ہذا میں ارکان ایمان غفلت مراد نہیں کہ بلکہ تصدیق ہے کہ حضرت کو قصہ یوسف یاد
 نہیں ہو تو جواب طرح ہو کہ آیت سورہ اعراف اس تاویل ہو انکار کرتی ہے اور سید اہل
 تاویل سے پیکان تکذیب پار کرتی ہو مثلاً واذکر ربکم فی نفسک بغرما ذیہ و دون لہم ہزین لعل
 بالعدو والاسال و لکن من انما ظلمین یعنی یاد کر پروردگار اپنے کو دل اپنے میں عاجزی اور
 ہمت سے اور کم آواز ہونے سے و شام کو اودھت ہو غافلون میں ہو قصہ آیت حجت صالح ہو
 کہ ابتداء میں محمد صلی آیات حق سے غافل ہو اور چل چلی ہو شاعل اس واسطے سورہ بایں
 صحبت جہاں کو حضرت کو پہنچے فرمایا، اور گریز کر آیا ہے مثلاً و عرض عن الہما میں یعنی متنبہ ہو
 جابلون سے قصہ سورہ نوحی میں یہ مطلب منسل بیان کیا گیا ہو اور غافلین کا تغفل مان چہا
 و وجہ کہ خدا لا ہدی یعنی پائیکو گمراہ پس راہ دکھلائی مثلاً اس آیت کا مراد ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 نبوت سے پہلے خدق ضلالت میں پڑے تھے اور کو چہ چہالت میں اڑے تھے غافلین کو اسکے
 سنی میں طرح طرح کی تاویل کی ہو اور سخن بیدیل اب بندہ خدا و العن کہ کہن او سمجھتا
 حرفا نقل کرتا ہے اور از علم دخل حدیثہ الا صنام خداوند تعالی جلال انعام
 و تیرائف اکرام خود با نسبت آنحضرت رسالت نزلیت ارشاد فرمادے کہ تو یتیم بودی خدا تعالی
 بہا پرورش تو ابو طالب راگشت و قوانین احکام شریعت غلاما واقف و نا آگاہ بودی
 خدا تعالی ترا واقف و ناگاہ گردانید و تو فقیر بودی خدا تعالی ترا غنی فرمود بخیرا اسوال
 جواب اگر یہ جواب قبول کیا جاوے تو مصنف ہدیہ کو اس طرح متحمل کیا جاوے کہ جس صورت

میری خطبہ آیات وال چو کرمان بزرگ نامت حضرت کی پیشہ روی تھی اور خزان عصیان
 اور مکی ستار عصمت کوئی تھی بلاتال لول بن محمد صبا سے کا رہ ہوا وہ گناہ کبیرہ سرزد
 اس واسطے عطا محمد نے کیا ہے کہ حضرت بسبب ناملاہیم سابقہ کے غم کہاتے تھے اور اشک
 ماحم پہنچتے سورہ الفتح کی آیت فرما کہ اللہ ما قدم من ذنباک من آیت کی تفسیر عالم التزلزل میں
 لکھا ہے کہ سورہ ہذا کے نزول کو پہلے ایام جاہلیت میں محمد صبا جنتہ کبار پر تہ فادہ ہو کر اور ان
 حضرت نے جسے مناسر ماسد و مکرر کل اور تعالیٰ نے مناکے اور وفات احوال و خوش بکاشا
 مناکے اگر میان محمد علی اہل عبارت عالم کی گفتگو کرینگے تو ہم اس طرح بات کہیں کہ میں
 اہل دار و گریگونی الجاہلیتہ قبل الرسالہ و ما خالی و متغزل ہذا سورہ قبل ما خالی
 کیون و ہذا علی طریقہ من یجز الصائری علی الانبیاء و قال سفیان الثوری ما قدم معاملت
 فی الجاہلیتہ و ما خالی شئی لم تملک و یدکر نسل و ملک علی طریق التاکید الخ یہاں تک کہ تمام
 عبارت پر نظر اتفات ڈالئے اور خاطر خاطر سے غائب ہوتا نکلائے سورہ انعام میں جو
 و لو شاء اللہ لمحجم علی ہدی فلا یکن من الجاہلین یعنی اگر چاہتا اللہ البتہ جمع کرتا او کو جو پر
 ہدایت کو پس ہرگز مت ہو جاہلون میں خط اس آیت کو جاننا ناہ ہے کہ محمد صبا ہوشیار
 تیر طاقت کا نشانہ کرتے تھے اور حرکات جاہلانہ جہالت کا جو کچھ انجام دے وہ شہور خائن عام
 پیرا ہی سورہ یحییٰ وان تلح الثمر من فی الارض یضلوک من سبیل اللہ یعنی اگر کھانا نکال کر
 اور لوگوں کا کہ وہ ایمان زمین کے ہیں مگر وہ کہو تیکو تیکو اللہ کی راہ خط اس آیت سے
 معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ مانی میں وقت گزر بھی یہ لہذا پہلے تہا انبیاء اسلام نشانہ و رفتار کفار
 پر چلتا تا اس واسطے سورہ اخلاص میں او کو اعانت شفاء سے مکرنا باز رکھا اور سکھایا
 پر باب خط باز رکھا چنانچہ یا ایہا النبی اتق اللہ و اتق الکافرین یعنی اتق اللہ سے اور اللہ سے
 ست کھان کافرون کا خط سورہ نبی اسرئیل میں آیا ہے و لولا ان یشکک اللہ
 کدت ترکن ایہم شمایلا و الا فمک ضحک الیہ و وضع الماۃ یعنی اگر نہ ثابت

واحدی گفت مفسر اینکہ بروقی معلوم اند و روایت آنها صحیح کردہ چنانکہ ہر کشتا کہ حضرت
 یوسف قصہ سیم کہ کہ مر تکب نہ ناشود و غشت بیان و عدان زن قسیمکہ مرد و در حق ارادہ
 ہر دو نوشیدہ ملا راسی الہرمان من ربہ زالت کل ہوۃ عندہ ازین برتقا نمودہ انا ما حکم
 بقربانسا داوا از علی بن ابوطالب کہ گفت لمحت فید طمع فیہا و کان طمو فیہا طمع یوسف با
 زلیخا این بود کہ ارادہ نمود کہ گرہ ازار بند بکشاید از این عباس رتقا کردہ کہ زیر جامہ
 زن را بکشاد و مجلس فیہا مجلس نمازین و ہر روز و مرویت کہ شروع کردہ بود بر ہر ہر کردہ
 او و ہمگن کہ کسانیکہ تا بہت کردہ اند کہ الفین سل از یوسف محل آمد عارف تہا نہ محبتی انبیا
 و ارتفاع نماز لہم عند اللہین الذین فوالہم عند انتہی یہاں کہ ظاہر ہے کہ نفسی یوسف کا
 مدار قول چاہد و تقاسیر یہ ہے نہ اہل تواضع کی تقاریر یہ سوسی محمد علی نے برائت یوسف
 میں جس قدر تہائی کی تہی اور داوخن رانی دی تہی بالکل رد ہوئی اور نہ امت ملائی یک
 سے مد ہوئی **۵** ذکر یوسف باقتتام رسیدہ شہر نش تا بمصر و شام رسیدہ حاصل کچھ
 اگر پیرویون قصدا گناہین کیا تو کیونکہ روز قیامت ہر ایک پیغمبر مسلمانوں کے سنا ہے
 گناہ پتھر ہوگا اور کسواسلے شفاعت سے منکر حدیث قیامت بالارقم ہوئی اور یہاں الفین
 حق میں مسایہ مذم یہاں تک دم و حیر و انہما کا حال تہا جن میں خاص خاص بات کا
 کمال تہا اب نہ کمال علیا محمد صبا میزان نظر میں تہا ہے ارحم ہر مسلمان کی کہتا ہے
 حضرت میں ہر ایک بات کا کمال جس سے رونق مسلمانانہ و مسائل **۵** خوبی و عقل
 و شمایل حرکات و سکنات و اپنے خوبان ہر داند تو تہا داری پنہن و ہر میں مذکور
 اور کہ روز میں شہر چوری میں لاق ہیں او کہینہ ندی میں تہا ہر آفاق بچہ حضرت وہ
 ہی ہیں کہ جو خدا مونسین کو صیب ہیں اور راو کو دل ہمار و خزین کو طہیبت و مشوق ہی
 گناہ کہ گم ہا از ای او سبنا مانتق ہی جند آمرزش و نذر ای جہا بچہ سورۃ الم نشرح میں ہے
 و مننا منک زکر لندی القصص ہر کہ غنی او تار رکھا ہنوی و جہ تیرا جس توڑی تہی پٹہ

سزا مغرب تاخت کرد و بدینجه نایت کم بحث و کرد این سطور درین مقام حسن بطرح
 فریق خود نوشته ام الف آپ کی نصیحت کو انھی مسلمان زندہ سنیگان خیل عسکین کوئی سنگی
 زیان نہ چیکا **س** کون سنتا ہے کہانی آپکی و خود ہے سب ان ترانی آپکی **قوله**
 نماز تو درخ بیج معنوں اخذ کنند و در امور دین الف کسی مسلمان نے قصہ یوسف تمایز
 سے نہیں کیا۔ سب نے قول مسرک اخذ کیا ہے معنوں تفسیر عزیز می و غالی و داغ و راحالی
 ہوا اور مقبول مسلمان جو بی و شمالی ہوا علامہ زعفرانی نے بھی مسرین کی خوش چینی
 کی ہے مگر آخر کار یہ متفقہ تنکظنی واکو تہ مینی دمی ہے مینی کلام مسرک انکار کیا ہو اور
 اونکو خنویہ و جبریہ قرار دیا۔ سب نے نقل ترجمہ زعفرانی ہے مینی شہر بری ہے کہ اہل
 ہم یوسف را تفسیر کردہ اند با نہ حل لہ بیان و طیس منہا مجلس الجباس و باز مل تکرار اولہ
 و قدین جہا الاربع و ہی تلیقہ علی قفانا و برمان تفسیر کردہ اند با نیکہ آوانے شنید
 کہ ایک دایا با پس از آن زمانہ پس متہ ثانیہ شنید پس باز مقتضای آن عمل نکند پس
 دفع ثالث شنید کہ کسی سیکوید اعوض انہا باز از آن خیال دست بردار شد تا سیکوید
 یعونینہ اتوشل گشت کہ اگشت خود را بدندان سیکوید مذویل ضربیدہ فی صدودہ موجت
 شہوتہ سن انالہ و بعضے گفتہ اند کہ سیکوید سید باو کہ یا یوسف لاکمن کا لطار الف و بعضے گفتہ
 اند کہ دستے از غیب آشکارا شد کہ باز و نہ داشت و ران مکتوبہ بود اینکہ و ان علیکم السلام
 کہ اما کاتبین و با وجود آن از آن کارنا شایستہ انفراد نہ نمود بعد و ران و مکتوبہ
 لا تقر لہا الزان کان فاختہ و سار سہیلہ و جہذا از ان اعراض نہ نمودہ بعد از آن و
 کہ و ران نوشتہ شدہ و اتقوا ایما جہون خیرالی ائمہ از آن ارادہ باز نیامد پس
 حق تعالی جبریل فرمود کہ دریا بندہ مرا قبل اینکہ مرکب نشو پس جبریل نازل گردید
 و کتبت ایوسف بخوابی کہ ممل سفہا کنی و ما لانکہ نام تو در دیوان انبیا مکتوب شد تہی
 اب تقریر خیر الدین رابی مرقوم مہتی چہ جس کو یوسف کی خیانت پہلے سلیم مہتی چہ کہنا بظہر

بن حسین بادد است یوسف گفت مرا کیہ آمد قسم من کتابسم کہ بخیر خدا بزیارت من آمدہ
 است و رین بودم کہ یوسف طلبہ سلام ز تحت خود آمد و مرا در کنار گرفت و با خود بہ تخت نشاند
 و بہ یوسف فرشتہ گفتیم یا نبی اللہ من کہ ہاشم کہ ہاسن این لطف کنی گفت در آن عشا کہ دختر
 بادشاہ عرب با غایت جمال خود پیش تو آمد اخلاقت خود را بحق تعالی سپردی و پناہ بدو
 جستی خداے ترا برین وجہ ملائکہ عرض کرد و جلوہ فرمود و گفت بگرے یوسف تو آن
 یوسفی کہ قصد کردی بزلیخا و او آن یوسف است کہ قصد کردہ دختر شاہ عرب بگریخت الخ بیانا
 سے لائے آتا ہے کہ فرید الدی علی عطاری از میں کتاب جو کہ او تذکرہ الاولیاء نامند خود
 کتاب جو کہ **قولہ** مخشری و امام ازی تفسیر خود بر انجمن کس سخت نفیرین کردہ اند
 فقط اگر مخشری و رازی نے چنان و چنین کہ ہے تو سلمانی پر نفیرین کی ہو اگر آپ انکی راہ
 میں خاک چہانین کو تو سلمانی آپکو برباک نامین گے علاوہ اسکے مذہب مخشری ائمہ
 ہے مٹاؤ تفسیر کتاب شاہ ہال ہے و نہیورت اگر مخشری تمام اہل سنت کی کتاب
 کرے تو کیا ہمیکہ بر لطف چہ ہے کہ مخشری و رازی نے اول مذہب یوسف اپنے بہرگان
 کی زبان سے تحریر کیا ہے اور وہ اہل کتاب و کیر کیا ہو بعد از ان اون پر زبان طعن و از
 کی ہے او جنک لمن آملہن سخن خون کا یہ گفتار و رقابہ ہے او انکی بات کا کیا اعتبار
 لاریب مکر و رقابہ و متاعل و متاعل حسن بصری و مجاہد و غیرہ میں سے بھنے بشر
 صحبت حضرت ہر فرازین اور جیسے زمرہ تابعین و علمائے متاخرین چنانچہ تصنیف ابن شہر
 فنی جامع الاصول ہے و مان ان مجاہد تابعین کو ذکر میں عبارت طول ہے ملاحظہ
 کتاب مذکور ہے واضح ہے کہ یہ شخص خاص نامہ میں اصحابین اور خدمت پیچ تن و جبار یار
 فیضیاب میں بارہ یوسف میں شاہ عبدالعزیز کا بھی میری عقیدہ ہے کہ جابر عصمت سیر
 و سیدہ ملاحظہ تفسیر عزیزی فرمایئے اور وہ او کو تمیزی کر ایسے عبارت فتح العزیز ذکر و او کو
 میں مرقوم ہوئی او کیفیت اسکی من و من معلوم پس شاہ عبدالعزیز آپکی راہ میں

دستگیر و پہلا تجربہ پافت بنا کیا پڑی تو کرتا ہے آسان کھل لڑی کہا اوسے تباہ کیا
 خدا کا حبیب و نہایت ہی پاک و نہایت محبوب و بڑی محنتوں کو کیا اور سکرام ہر کر کا مانتا تھا
 اوس سے کا حرام و خداؤ دیا بیچ جبرئیل کو و یاد دل دس بندہ اہل کو و دیا پیڑ پر اٹھ کر کھڑا
 نے مل و پڑا متمدن اوس کے نقطہ نکل و گیا بہاگ و طر کر و مان سے شباب و میرا ہر کجا بک
 سینہ کباب و کہا بعض فر ایک و بکھی تھی حمد و ہوا حری قلب یوسف کا چہرہ کہا واسطے کس
 ہے تو بتا و کہا اوس نے جو چہرہ دیوے زنا و واحدی معصیت کا ہی یہی ہی عقیدہ ہی
 کہ مفسرین معتبرین کے نزدیک صحت یوسف آفت رسیدہ قول واحدی بالاشروع ہوا جس
 سے انکار محمد علی بدیع اعلیٰ مقدوح ہوا **قول** پس ہر کہ انجمن خرافا بنہ بان آوردہ این
 کہ ابست نظر اس لازم آتا ہے کہ مکرر رسید بن حیر و قضاہ و مقاتل و واحدی و خالی
 و جامی و غیرہ صحابہ و تابعین و علماء میں کذاب ہو دین او خجائہ رحمان الیہامہ سے مست و
 خراب ہو دین مولوی محمد علی ابطال اسلام کی راہ چلے ہن جناب کے کیا خوب صلیہ ہن
 صحابہ و علماء کی مذمت کرتے ہن اور کعبہ کفر کی مرمت جسوقت مسلمان مولوی صاحب کو کلمات
 گوش کہینے مخالفت کہہ کن فراموش کر گئے گل کے و منو شکست ہو گئے حوصلے پست ہو گئے
 فرید الدین عطار و معصی تذکرۃ الاولیاء نے ذکر یوسف بن حنین میں نتیجہ کی ہے کہ یوسف
 نے نیست صحیح کی ہے کہ زینب سے بڑا کام کہے اور مخالفت اسلام کہنا بلغلہ چون دختر اسیر عرب
 یوسف بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ را بدیدفتہ او شد کہ عظیم صاحب جمال بود آن دختر فرست
 جست و ناگاہ خود پیش او افتاد او بلرزد و دختر را بگذاشت و قبیلہ دوز تر رفت و آن
 شخصت سر بزافو نہادہ بود و خواب شد و صحنہ دید کہ در منزل آن ندیدہ بود و جاتے ہن پوشتا
 دید و بیکے برخفت نشستہ بود با و شاہ واری یوسف بن حنین را آرزو کر د کہ بداند کہ ایشان کیا
 خود را ہنر و یک ایشان انگند ایشان اور راہ و دادند و تعلیم کہ دنگفت شما کیا ہنڈ گفتند
 فرشتہ کا نیم و اینکہ بر تخت نشستہ است یوسف پیغمبر علیہ السلام کہ زیارت یوسف

وہی اسنے کہول ۽ نہ بھالکھا وہ سہیلی کا بول ۽ اسطرح گفت پر سچو دیکھا لکھا ۽ کہ یوسف
 قہنے کی یہ خطا ۽ تہ نام میوں سے کٹ جائیگا ۽ نبوت کا فرمان پہنٹ جائیگا ۽ بہرا سیر ہی
 اوسٹ نہ کی کچھ نظر ۽ وہ وہی کہول چہ ہی گریہ غیظ ۽ وہی کف ہوئی سہی ہر تمام ۽ لکھا تھا
 کیجوز کا تو کام ۽ یہ ہے خاص اور یہ ہدی راہ ۽ اسے دیکھتا تیرا اللہ ۽ گریہ کیا کچھ نہ یوسف
 اس پر خیال ۽ گریہ پانچوین کہول وہی بول ۽ لکھا دیکھا جو کچھ کہ کر تو ہوا ۽ سچہ کہ کر داسکے ہم
 ہین گراہ ۽ نہ اسکا ہی اسٹ دیا کچھ جواب ۽ چوٹی ہی گریہ کہول دی پہر شتاب ۽ وہی کف ۽
 دیکھا لکھا یہ تمام ۽ کہ یوسف نگرہ بوفونی کا کام ۽ تو اولاد جو انبیا کی سچہ ۽ نصیحت تہر ہم کو خدا
 کی سچہ ۽ اسے بھی وہ سہا کان لم یکن ۽ گریہ شکان کہول دی اسکو سن ۽ ندا اسکو وہی
 کف جینے ۽ کہ بھوکھا عالم الغیب ۽ کہ اسے سیر مدیق کر لے نظر ۽ پرندے کی جو تو بال بال
 دہر ۽ پیدن کو تو قائم کر اپنے ضرور ۽ اگر ان میں آیا ذرا ہی تصور ۽ تو اڑنے سے اٹھ نہ جا
 ۽ بہت اسکی ایدا بہلا جائیگا ۽ پچد کے فامین جب کہ پر ۽ ہوا براڈے ہے یہ باور تو کر
 کئے پر تو گر شہل سہیل ۽ دے لے جو آخروہ لڑکون کا کیل ۽ زنا کر کیا تو نے سیر حسیب ۽
 نبوت سے جائیگا تیرا نصیب ۽ معایت ہے یہ بھی کہ اک جانور ۽ پرندہ کف پر پڑا آکر ۽ کہا
 کان میں کیجوست زنا ۽ کہونا جو ہے دہ انبیا ۽ بہرا سیر ہی بیٹھا وہ مردوں کے طور ۽ زینیا
 اوکچہ بھی اس نے غور ۽ خدا کا ہوا حکم جبریل کو ۽ کہ یہ بندہ خاص ضایع نہو ۽ بلکہ کے چمکتے
 ہی روح الامین ۽ کہہ نہ تو تہی بس دین ۽ گویا دانت میں اپنے اونگلی دے ۽
 یہ کہتے ہین یوسف میں تیرے لئے ۽ بڑی دور قصد کر آیا ہوں ۽ کہ اس کام سے میں تجھ
 روک دوں ۽ نہ قاصد ہوں جس کام کے اولیا ۽ ہر لایق ہین جو کرین انبیا ۽ اوکچہ کہو
 اٹھی حیا ۽ کہادل میں ظالم کو کرنا ہے کیا ۽ معایت ہے یوسف نے جس وقت پر ۽ زینیا کی
 آکر ۽ نظر لگا روئے ایس آواز مار ۽ مگاپٹنے سر کو پڑے ایتار ۽ ہوا جس شکر سب اسکا
 تمام ۽ کہا تجہ کیسا پڑا سخت کام ۽ ہمارا تو مرشد ہے اور سبکا پیر ۽ ہمارا ہیات ہین

و خدا بہت بہ دویم بہا اس بات زلیخا نے یوسف پتہ اندھ کیا کہ اور اوس نے بھی اوس پر
 ارادہ کیا کہ ارادہ کا یوسف کے تہا یہ سبب ہلا انبیاء و اوتار کو ہے کہ کہ تیا دکراو کی
 حالت کریں عبادت میں اللہ کی وہ زمین و میو یوسف پہ گزری تھی جو عبادت و خجے
 اوسکی تلوون میں ساری بات و کہا اپنے دل میں تہا یوسف کیون و بہلا بہا یوں سے
 میں لے پھون و کہ دے جن گنہگار اللہ کے و میرے قتل پر سار طیار ہے جن ہون گ
 میں ہون بہت پاک منہ نہ مجھ سے ہوا کہ خدا کا ظاف و خدا فی ہا میں کیا جتلا و زلیخا
 نے جو بارادہ کیا چل مردکی اوس میں نہوت مہوئی و اوسے اوس گزری سخت غفلت
 ہوئی و چپاس عورتوں کی زلیخا میں تھی و شو شہمت بہت اوس پہ غالب ہوئی و ہوئے
 جبکہ گھر میں وہ دونوں سیم و رکھا آگے لے گئے و ان قدم و بدن کو لگا تہ سے روکے
 وہ یوسف کی کہہ لگا کھولنے و رکھا دوسرا وہ زلیخا بہ ماتھ و ہوا جمع کر وہ دونوں
 ساتھ کیا جمع دونوں کر یکلام پہ کیا خدا و توئی فیکر لہائی ہلا یہ و نہیں پکنا کر خدا کی
 دلیل و توشیہ انک ماتھوں سے ہوتا ذلیل و کیا میگرا بران میں اختلاف و کہ کیا تے
 تھی جس کو بچا ہے منہ و دیکھ جلدی یوں یہ کہہ کہ یوسف جو سات دی تھی گرو
 ارادہ کیا تہا کہ بولے اوسے و جو پہلی گرو تھی ٹولے اوسے و جو دیکھی تو پہنچ ایکٹ و
 وہ تھی مشتاق نسل و ذلیل ہوئی ایکٹ ہر و ان کسی ماتھ کا و ان نہ تہا کہ گرا
 کہ کیا کہ نہیں ماتھ ہر و ان و خط اوس کہ دست کا نشان و کہ اوس پہ پچہ تہا
 کہ اونیف ات و وہ جگہ ہے جو کہ کہ ہے دل میں ات تہیلی تھی جبریل کی جان تو بہ کیا
 اوس پہ پچہ تھا اوسے ان تو نہ یوسف اوس پر کیا اتفاقات و دیا کہول اوسکو بھی یہ
 و اسی طور سے ماتھ ظاہر ہوا و کہ تہا یہاں اوس پہا و سنہ پلا کہ جو شہرہ تین میں چوچا
 و توچہ تہا اوسے جانتا تھا خدا اگر باغ میں گئے ہوشور و چلا پر خدا اوسکو توچہ ہوش
 و پراور داس پر کیا اتفاقات و کہ کہول دی دوسری سن یہ بات کہ گزیرے ہی وہ

عیسیٰ پسندهو کی زبان باد خوائی بند ہوئی کہ کن کو عبادتی جانے کے اور یوسف
 کو فاسق مادہ کے کیونکہ اس کو سو صحت ظلم کیا اور لوح زینجا پر غم و غم اب اپنے فراق کا
 رہو استماع کیجو اور مجاہدین اسلام کو اطلاع دیجئے **قولہ** چہ جا آئے مرکب دعا علی اسباب
 الخ بہ شہید یوسف مرکب بہا بہشتی و مجرب ہوا اور سو آئندہ یک دور اندام بنائی زینجا
 آئندہ ناسل کیا مگر بشاہد بران رہا بل کیا یوحی مقصود قرآن ہے اور یہی تفسیر
 مفسرین میں ایک مفسر ہے جسکی یہ تحریر تین جہ و تعدیت بہم بہا یعنی ہرانیہ تحقیق قد
 کرد زینجا یوسف و قصہ کرد یوسف بزینجا بل طبع و شہوت غیر اختیاریت گفت ابن عباس
 کہ کثرتا بند از او نشست میان چار شہرہ کا کہ نے نشینند مردان مرغان را و مہا بد کہ مل
 سر او بد و سیکتا نیند بند جاہر این قول آئندہ تقدیر است گفت سعید بن جبیر جس بصیری کی کہ
 جاری نہ شیطان میان ہر دو ابو عبیدہ گوید کہ شیطان یکست انداخت در گریبان
 ایک و جینہ لٹا کا کہ جمع کر دیکھا انتہی اگر احقاق حق مقصود جو مراد آباؤین آفیدہ صاحبین جو
 ہے مانتہ فرمائیے ہٹ و دہی سے شریح فخر الدین رازی و تفسیر کیرین لکھا ہے کہ جن
 سترہ کج بطرف یوسف نسبت نصیان کی ہے بران رب کی طبع یہ بیان کی ہے مگر
 و سعید بن جبیر و قتادہ و منہاک متقابل و غیرہ کا قول ہو کہ جہوت یوسف در میان دور
 زینجا کے استاد ہوا اور غل پر آما و جبریل فرما اپنے تین صورت یحویہ آشکار کیا اٹھا
 سینہ یوسف پر اٹھا مار دیا پس نئی یوسف انگلیوں کی راہ سے باہر نکل گئی اور جہوت کی طبع
 پھل گئی دیا ابن عباس میں ہو کہ ہر چند یوسف نے محبوب کو دیکھا مگر اپنے ارادہ باز نہ رہا
 تب جبریل نے یوسف کو کہہ پر ایک لات ماری اور اسکی دستار صحت سنہاری پیش ہوتی
 دور ہوئی اور جبریل شکوہ تفسیر کیرین میں ہو کہ جن لوگوں نے صحت انبیاء میں سکوت کیا
 مگر گناہ یوسف میں ثبوت دیکھا و آسان اسلام کو ہر وہاں ہوا و ارتفاع منازل انبیاء
 آگاہ ہیں سورہ یوسف کی ایک تفسیر تصنیف مام غزالی ہے اسکی یہی مہمال حالی ہو چاہی

یہ تفسیر کیرین ہے

اعتماد نہ کیا اور صحاح کی حرافات پر کوئی صاف نہ کیا کہ برین نقد پر جس شخص کو عصمت یوسف پر یہ خبر
 ہے اور اسکی مصدقیت جس شخص کے ہوتی ہے یہ وہ مقدم عمل ہے اور اسکی راہ مخالفت حق علی
 ہے **قولہ** آنوقت زن عزیز پر زبان صاف آورد فقط شہور جوانب طاعت کہ مولوی حسام
 لکھتا کہ کلام طہر مناسب ہے اختیار و مان سے نکلتا ہے جیسے شمار و بگھان سے نکلتا ہے اسکی
 لئے سورج درکار نہیں ہے جنون زدہ کو ہدایان سے مار نہیں **قولہ** اکنون روشن شد حق
 صرف من طلبگار شد مبالغہ بیوجہ آیت نہیں ہے اور طہر ہدایت نہیں مولوی محمد علی نے بنایا
 اور دبا بیوں کو بھجایا خلاف تفسیرین و تہذیبین اور برکس دین و آئین کی پوشی سے بچ رہا
 نامر بوط تراز سنگرے کہ ہے ترجمہ رفیع الدین یہ ہے اور سلمہ تنفع المؤمنین یہ کہ کہل گیا
 حق میں ملک کیا تھا اسکو جان اسکی سے آخرین وہ سچون سے **قولہ** منی ہنگام این او کا
 سن کہ اباراؤہ بکر وہ بلیغ تفسیر بافیدہ مولوی محمد علی ہے خزانہ حافت کی کل چرسانہ
 و مانی چرہ سلام کی خرابی ہے لہذا سلفون کو نسخہ سوطا الجبار کو انہیں ہر تہنگان شہر بہر
 ویدار کا شہور اب بھر سے گذار نہیں برائت یوسف کی دلائل ماتندیش الملبس خوار بہرین بلکہ
 نویل تراز سوسے (۲۴) باب و سکا بقید رقم کہ تاہون اور مخالفت کا ناک مین دم سوطا الجبار
 پس چون ازین آیات بنیات واضحاً تحقیق شد کہ یوسف از ارادہ گناہ ہمہ بری بودہ چہ جائزہ
 آنکہ متکب و داعی و اسباب آن گردیدہ بنیادہ صحت یعقوب زبان باز ماندہ باشند پس
 ہر کہ انہیں خرافات پر زبان آوردہ از میں کذاب ست و مخشری و امام رازی و تفسیر خود
 بر انہیں کس سخت نظیر کہ کہہ این سطور و درین مقام محض تبصرہ فریق خود نوشتہ ام کہ این
 انصیحتہ تاز قوارخ بیچ مضمون اخذ نکند و در اسودہ نیہ پابند اصول مذاہب نہ باشند جو
 دروغ زنی کرتے ہو کہ ہر کسی کہ فرمودہ سے کہ فرغ نہوا آگ کو دودہ کہہی و فرغ نہوا
۵ قدر انسان کی بڑائی کا کہین حرف دروغ و شمع تصویر کو مہتا نہیں مگر کہ فرود
 وہ بھی نہ لکے کسی آیت سے تحقیق نہیں کیا کہ یوسف ارادہ نہا بری ہو اور نہ پھر جی ہو

ہین ہونی **ع** جس باید کہ جس را داند غیر کاتب نوشتہ کو خواند **ق** و چون دید
 فطسور کہ نگہ است الخ سیاحتی فہم و فراست کما کہ ساقی عقل و دانش سے جا می
 کہ امداد ہی میں ہی نہیں بکرنہ مذہبی میں مذہبی نہیں عمل اور اور اسکا ارادہ اور ہے
 و وزن میں تفاوت مثل انشاء و جو ہے **ق** و لہ می برک و بیج ہی خواہ از قسم عمل باشد
 الخ فطسورہ کے ہوا خواہ ہی تکرار پاتا ہے اور کلید کے ساتھ یا ہی دوسری بار آتا ہی
 چنانچہ حافظ کے دیوان میں اور سعدی کی گلستان میں **ع** سن اپنے شرط بلاغ
 ست بانو میگویم تو خواہ از خیمہ نگہ خواہ طالع **ع** یا کن پیل بانان دوستی یا بان
 خانہ در روئیل و غرض کہ اجمل خواہ دیا کہ زبان فارسی سے بیگانگی ہے یہ کہ عیار
 بچہ راؤن کی بانگی ہر علاوہ اسکے عمل وارادہ عمل میں اتحاد نہیں ہے لہذا ایک یا
 فقرہ لایق واد نہیں عمل وارادہ عمل میں بہت فرق ہے تفاوت عرب و شرق میں حاصل
 آیت ہی ہے کہ اگرچہ یوسف بدکاری سے محفوظ ہے مگر ناہنجاری سے محفوظ ہے کہ اگر
 پسے بر عیسا پر سر کیا اور موضع نہائی زینا پر ذکر کیا ارادہ نہ کیا اور بیت الحرام میں
 نہ کیا **سوط الحجار** سادہ سا چون عبد ازین بشہادت زنا شہر عصمت یوسف
 برہمنان بدرجہ عین رسید الوقت زن عزیز بر زبان منہا اور ولان حاصل الحق انا
 راودہ عن نفسہ وادہا عن المناقین مینی اکنون روشن شد حق صرف من طلبکار او
 شدہ بودم او و بہر تنیکہ او از صدا و تمان ست یعنی ہنگام این ادعا من کہ او ارادہ بد
 کردہ و او از ارادہ خود انکار آوردہ بود و انکار خود صادق ست **جواب** اگر در
 موجود ہے اور احقاق حق مقصود تو منہم شہادت مرقوم کیجئے اور حقیقت حال معلوم
 ہرگز اسطرحہ پر ممنون گواہی نہیں کہ کہ یوسف عانم رو سیاہی نہیں علاوہ اسکے
 عورتوں کی بات کا اعتبار نہیں ہے کہ او ٹکڑی سے سر کا نہیں **ع** نہیں کہ
 متبوعہ کی ہر بات نہ اسکی بات کا ہر گز ہے انتہات میں شہادت عورت پر کئی

بیچون سوط الحجاز غامسا زنان مصر بیچام ہستغنا بقسم بیان کردند کہ ما بیچ گویند
 بدی بگوئے پنداریم و او نیکو و محل خود قرار یافتہ است کہ چون نکرہ و خیر نفی سے آید غایب
 تقسیم میدہم و چون بر آن نکرہ لفظ سن و اصل شد زیادہ تر مفید استغراق و شمول افراد
 میکرد و چون در اینجا لفظ سود کہ نکرہ است بعد از سن و خیر نفی واقع شدہ غایبہ تقسیم
 و نفی هیچ افراد بدی کہ از انہما ارادہ ہمست بخشد یعنی برود هیچ بدی خواہ از قسم عمل
 باشد یا ارادہ بخند پنداریم چنانکہ گفتہ ما علمنا علیہ سن سود جواب اگر فی الحقیقت از ان
 مصر کا بیان ہو گندہ ہوتا تو با تصور قرآن میں قلبہ ہوتا اگر قرآن میں ذکر قسم طور ہی
 تو نور علی نور ہے عبارت قرآنی ایراد فرمایے چشم ایمان روشن دل مسلمان فی شاد و فریاد
قولہ کہ ما ہیچو نہ بدی بگوئے پنداریم فقط پنداریم پنداشتن سے بنایا جاتا اور
 پنداشتہ بمعنی غلط جاکو آتا ہے چنانچہ **س** پنداشتہ تکر کہ جبارہ یا کردہ برگردن اور
 ہاند و برگشتہ **س** ما زیا ان چشم یاری و چشم خود غلط بود انچہ سے پنداشتہ
 پس عبارت سامی کا یہی سائل ہے کہ زنان مصنف نے اپنی غلطی پر قرار کیا اور یوسف
 کو بہکا قرار دیا بلاشبہ آپکا یہی مقصود ہے کہ عصمت یوسف مردود **قولہ** از نیکو و محل
 خود قرار یافتہ است الخ فرمایے نظر از نیکو کسی کلمہ سے متعلق ہوا اور ہر مطلق ہے مگر
 نے مہمل الفاظ لاکر کتاب بڑائی ہے اہم ہر ذہ درائی میں طبع آزمائی ہے ابھی شب
 فطری سے قطع نظر کرتا ہوں اور قباحات سنی سے خبر اوس محل خفیہ کو آشکارہ کیجئے اور
 اشارہ و کنایہ سے کنارہ کسی کتاب بن قرار پایا یا ایچی انکار افکار میں سما یا بر تقدیر لیا
 اوس کتاب کا نام لیجئے اور نشان مقام دیجئے بر تقدیر دوم مردوان سنی کو اپنی انکار افکار
 و کلمہ ہے اور منظور نظر لاکر ایسے **قولہ** و چون بر آن نکرہ لفظ سن و اصل شد الخ فرض
 کیا ہے کہ جس وقت نکرہ مذکور پر لفظ سن و اصل ہوگا تو غایبہ نفی افراد حاصل ہوگا مگر ایک
 جنس کی افراد میں دوسری جنس شامل نہیں ہوتی عربوں مسلمان یا بارالمیس کی حامل

۴
 سنی جنس سے
 پنداریم پنداشتہ

لفظ ارادہ اور پانچ بار اوسکا اعادہ نصیر قرآن ہے اور نصیر منہ ان رستی لی رہو جو ارادہ
 مضمون آیت ہذا پر نگاہ کیجئے وان کان قصیدہ قدس قبل قصود وقت و مومن انکا دہن
 وان کان قصیدہ قدس و پر نگذرت و مومن الصالحین غلارہ قصیدہ قدس و بتعالی از من
 کہو کن یعنی اگر ہے کرتا اوسکا پہنایا ہو آگے سے پس بجا بولی یہ عورت اور وہ ہے جو ان
 سے ادا آگے کرتا اوسکا پہنایا ہو پیچھے سے پس جو بی عورت اور وہ ہے جو ان سے
 پس جب دیکھا کرتا اوسکا پہنایا ہو پیچھے سے کہا تین یہ کہہ کر تمہارے سے ہے خط یہاں تک
 ثابت ہے کہ سب بخانی نے نئی ارادہ از خود بنائی ہے اور قرآن میں صلاح فرمائی ہے
 حاصل ہو گیا ہے کہ اگرچہ یوسف نے عین زمانہ میں کیا مگر ارادہ خدا با یقین کیا کا خفی
 زلیخا پر اپنا آؤ نہ ناسل لگایا اور زلیخا پر اپنا سکہ ٹہرایا اگر بریان رہے غافل ہوتا زنا
 کاران کامل بین شامل ہوتا **سوط الحجار** راہگاہدین واقعہ زن عزیز خود پیش
 زلیخا ہر باطلان حال عصمت یوسف و مانودہ چنانکہ گفتہ و تقدیراودہ عن نقدہ فاستعصم
 طلبگار و شہدہ پس او پہنچ کر **جواب** اگر زلیخا نے یہی کہا کہ یوسف زنا سے
 پہنچ گیا اور طریق کی زیر لیا تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یوسف ابدًا خطا سے بری ہے
 اور دایما محو فریاد بری بلکہ اسکے یہی ہی ہیں کہ اول یوسف زنا کا ارادہ کیا اور کرنا
 زلیخا کشادہ اسکی جاستہ پر اپنا آؤ نہ ناسل رکھا اور ضرور تنگ فکر چکھا بعد از ان جہت
 برمان سب پر نظر تنگداری کی قربت زلیخا سے ماہ فراری انسان کا ایک طرہ پھال نہیں جو
 اور نمائیکی باہمی سا ہر سال نہیں گاہے انسان سے ملکیت ظہور فرمائی ہو اور گاہے
 شیطانی ظہور پاتی ہے **۵** بہر خطہ بہر ساعت بہر دم ہا و کرکون شیوہ احوال دم
 ہا اگر مدت الہم انسان کا ایک شمار ہوتا تھا مگر کار بر صیحا کہو نکر فی النار ہوتا اسطرح
 آخر ملاحظہ فرمائیے بہر دم ہا اور رحمت سے محروم اول بین ہندہ نیکے ہوتا اور فتنوں کا
 اور نہ جہت نہ فرمائی کی اور نہ شیطانی لی تا ابدالابہ مومن ہوا اور رازدہ گاہ

حضرت کذا الخ غلام الغنی جو کہ چونکہ فایده منی وجود لفظ پر حضور کو بلا جانا لفظ علی منی دو مرتبہ
 اگر فایده تفریق نہیں بدون الفاظ حاصل ہے تو وضع لفظ محض وصف و مہرہ لا محالہ ہے
 غرض کہ جو جس صورت میں معاملے منی تفریق نہیں کہ الفاظ کی منہست نہیں جو تو کاغذات
 شرعی سے تحقیق معاملات کی کوئی صورت نہیں ہے لہذا یہاں پر جو کہ آپ کی تقریر پر کوئی
 مسلمان میں سوت کا تیرہ سہیلج مسلمان اختتام پائیگی اور حدیث تیرہ صدی کا تکمیل
 تمام حسن اتفاق ہے کہ جن محدثوں کی بدولت رونق اسلام ہوئی ان ہی کے ہمنام کی
 باعث ترکی تمام ہوئی **قولہ** وچنان سنی ہی را دوتی عن غنی این ست الخ اگر
 یہ منی غنی کو مقبول ہے تو کسی تفسیر میں منقول ہے جو کہ کسی تفسیر میں نہیں ہیں کثافت کو چہ
 نہیں تراشیدہ ملا پھر ان میں اور نیکو خرس ناہایوں اگر آپ مسلمانوں کو رو بہ
 تقریر کرینگے نووی آپ کو غرق عرق تشویر کرینگے اگر آپ سے کوئی مسلمان دریا کرینگا کہ
 منہم قمہ کجاک بنایا اور ترجمہ (من غنی) لکھو اسلے اوٹا یا تو کیا جواب دو گویو بکراہ موبہ
 دو گے **سوط الخ** بار دیون مطابق شہادت شاہ محلک برین قرار یافتہ کہ اگر قیصر
 اور از پیش دریدہ باشد آن زن در دعویٰ ارادہ یوسف صادق ست دیوسف کہ سنگ
 ارادہ خود ست کا دیتے و اگر انہیں دریدہ شد زن در دعویٰ ارادہ یوسف کا دیتے و اگر
 ست و باختر زن در دعویٰ خود کہ حرف نسبت ارادہ ۱۰ یوسف یوسف بود کا دیتے یافت
 پس انتظار ارادہ بد از یوسف تحقیق و ثبوت **جواب** اول تو اس میں کوئی
 دلیل نہیں ہے کہ وہ شہادت صحیح تھی اور اس محاکمہ کو محاکمہ جان لیا نہ پر ترجیح تھی
 اگر کوئی دلیل کتب محمدیہ میں مرقوم ہو کہ اور آپ کو معلوم ہو کہ تو بیان کیجو دوسرے محاکمہ اسی
 بات پر قرار پایا تھا کہ اگر قیصر یوسف اس کے سے پہلے ہے تو وہ جہ طلبہ صورت سچی ہے
 اور برسر راستی اور اگر قیصر یوسف پہلے سے پہلے ہے تو وہ سچا صورت سچی ہے اور را
 راستی اس میں جو ٹی ہے قرآن میں اس سے زیادہ نہیں ہے اور ذکر ارادہ نہیں پس

جو یہی ہے کہ یوسفؑ جو حرکت شیطانی کی ہے اور سبیل و سرمدانی جو بہا شریعت کا ہے
 نکال دیا ہے اور مدد مالکین کو مرہ و اہل ہے کیونکہ اس صورت میں یوسف کو سزا کا کار نامہ ملتی
 بہت ذلت و خواری ملتی اہل انصاف کی رائیں زلیخا بھی تھی وہ یہ سنت نیت نام کی نہیں **قولہ**
 یوسف از دعویٰ سے کہ ارادہ فعل بدلوا نکلا کہ وہ جواب گفتہ خط پر دست و دعویٰ زلیخا سے
 نکال نہیں کیا اور بر خلاف اسکے اظہار نہیں دیا قرآن سے دوگردانی کرتے ہو اور آپر سے
 اسلامی پانی آپکی مستندہ آیت سہ واسطے ایراد کی گئی ہے اور اس سے یہی مراد لی گئی
 ہے کہ یوسف زلیخا کی بات قبول کی اور خاطر انکار بطول **قولہ** قال ہی را و دوسی عن
 نفسی خطا آیت ہذا کا ترجمہ ترین یہ کہ ایک مفسرین یہ کہ کہا یوسف نے اس عورت سے
 طلبہ ملجو جاں میری سے فقط ظاہر یہ کہ جس شخص کو کوئی عورت اس کی جان طلب کرے گی
 اور امید و اسبب قن و اسبب اب کرے گی تو بعید نہیں ہو کہ وہ ایس عورت کی خواہش سے اللہ
 آپکی محبت میں اپنی جان و تن کی کا جس نکرے پس یہاں واضح ہے کہ یوسف از دعویٰ
 زلیخا نکال نہیں کیا اور آپکی طرح جوئی بات یہ امر انہیں **قولہ** یعنی این زن طلبکار
 شدہ بود الخ یہ دونوں فقرے ایکے تراشیدہ دین ظلم عاظم جناب علیہ ہین ترجمہ قرآن
 نہیں ہیں ایکہ مسلمان نہیں اگر مولوی صاحب بہت گھبروتے تو طاقت مفسرین کو
 کسواسے کنارہ جوہرے **سوط الخ** از روئے علم سانی در محل خود مہذبہ کہ ترکیب
 اناخلت کہ او فعل کہ اعانت فعلت کذا فایہ فقرہ تخصیص یہ بد چنانہ گوی اما نسبت
 فی ما جلت سنی آن یں ست و من و محبت لاسی کردہ امر بھی خبریں نکرہ و بچان سنی
 (ہی را و دوسی عن نفسی) این ست کہ حرف این زن طلبکار شدہ ہو دوسن جو اسلمانی کہ
 بنام کرتے ہو اور علم سانی پر اتہام اس محل محض کو کشوف لیجے اور پوچھ گویٰ کو تو وہ
 علم سانی کی کس کتاب میں مہذبہ ہے اس علم کی زبان ظلم سے سرزد جو نام کتاب لیجے
 او نشان باب پوچھ سرائی سے کام نہیں چلتا آگ سرائی نہیں نکلتا **قولہ** کہ ترکیب

سراسر شافعی اخلاص است **جواب** اگر با عرض قرآن کلام نہیں ہو رہی ہے تو بھی غلطی نہیں
 خواہی ہے کیونکہ دایہ آدمی کا ایک انداز نہیں رہتا اور ہر دم کوئی بارینت و سانس نہیں کہہ
 بطرف نیکو کاری رجوع کرتا ہے اور کبھی گنہگاری شروع کرتا ہے برصیصا مادت ۱۰ بود آدم
 عبادت پروردگار ہوتا آخر الامر زنا کار ہوا اے طبع اگر یوسف کی سبقت مخلصین میں چن چہو رہا اور
 کی سبقت ترک نہیں دے تو یقیناً نہیں ہے امد مخالف قرآن مجید نہیں بلکہ یہی مقصود قرآن
 عیان کا کیا بیجا **قولہ** اخلاص کہ از عبادت طلبت فقط لفظ اخلاص میں وہمیشہ ہے
 اور اسکی جزئیات یہ سولو جی میں کی کم مستعداوی ہوا مدینہ فضل و ہنر کی بربادی خبر شد
 نہیں ہے تمام سولو جی کی ابتدا نہیں ہے بحث فطری سے کہو کیا کام ہو و سلام مذکور
 ہے **قولہ** اگر یوسف ارادہ آن میگرد زنا کار یا اخلاص متعنت نشدے لیکن حیثیت یوسف
 ارادہ زنا کیا اور سبقت خدائے او سکو رسوا کیا اور حیثیت یوسف نے ارادہ اخلاص کیا اور سبقت
 او تعالیٰ نے او سکو برگزیدہ انخاص کیا چنانچہ ہر گاہ آدم نے کار خلافت کو انجام دیا تو
 نے ابیکو حمد و انعام کیا اور ہر گاہ اوس نے طاعت شیطان کی خدائے او کو سلطنت جانا
 لی غرضکہ اوقات متخایر میں دعامر مخالف کا وجود ممکن ہو جیسے کہ اسکان زیان و سود ممکن
 ایک سے دوسرے کا ابطال باطل ہو چمن تراشی محمد علی لاجل ہر **موسوط الجہان**
 زن عزیز و عویسیٰ میں نکرہ بود کہ یوسف باہ فضل با کردہ و عویسیٰ میں بود کہ او ارادہ بدی
 با من کردہ چنانکہ گفتہ با جزا من ارادہ ہلک سو رہی چیت سزا کہ باہل تو ارادہ بد کردہ
 و زناہر آن زن این گفتہ کہ باہل تو کردہ و یوسف از عویسیٰ دے کہ ارادہ فضل بد بود انکار
 کہ وہ جواب گفتہ ہی را و دینی عن نفسی یعنی این زن مرا طلبگار شدہ بود و من طلبگار او نشدہ
 ہمدوم **جواب** لاریب ز لینا صادق ہے اور یوسف غاسق کہ او نے ارادہ کار بد کیا
 اور اپنے لئے سزاوار حد اپنی مالکہ پر قاہم ہوا اور زنا کے لئے تیار اپنا آلہ مناسب فرج لینا
 سے ملایا شد حجاز کو چاہہ زہم پر پہنچایا اگر زینا جھوٹ بولتی اور یوسف پر ورا نہ میت کہوتی

یوسف بشا پدہ بر بان رہا پیل چوئی دورا کل جہوت نایل چوئی اب ہو لوی چوئی بران
یوسف میں قرآن سے دلائل چنلائے ہیں گویا فضل کو قد بنائے ہیں **قولہ** وانیئیر
کلام مجید ہویدا: فظ سیاحی ہوش کی شواب لوش کیجیے اور نصیحت کلام مجید کا جواب کو کوش
انتہیل نصیحت قرآن کرنا ہوں اور سیاحتی دیگر بیان **سوط الحبار** اولاد و سب
ذکر است کہ وقت پیش کردن زن غمخواراۃ محمد ابر یوسف یوسف انکار از ان کہ گوسف
کہ (مساؤ اللہ اندر بی احسن خواہی اند لا ینفع انما لون) یعنی پناہ یکم بعد از فرین بل پنا
گرفتن بدستی کہ او پندش کشند من ست و بجا من کیلوسی کردہ است اگرچہ ان کے عالم ہم
و نشان این ست کہ عالمان و شکاری نے پابند جواب یہ تہذیب نہیں ہو کہ ایک وقت
انسان جس کے پر ہیز کرے تو ہمیشہ اس کے گریز کرے چنانچہ ابو بکر و عمر و غیرہ اول میں
اسلام الکار کرتے تھے رفتہ رفتہ او سپر اہر کرنے لگے اس طرح یوسف اول زلیخا سے
گریزدہ مانندہ ہوا بعد آئینہ مذہب شکر و شیر ہوا اپنے آلہ تناسل کو اس کے اندام نہانی
سے چونکہ دیا نشہ سوختہ کو شہوت قد دیا اگر یوسف کو ابدا زلیخا سے کنارہ ہوتا تو مفیدین کو
کیونکہ انبات فتن یوسف گمراہ ہوتا یا شہسب بن حباب یوسف بناوت رکھتے تھے یا راست
گوئی سے عداوت ایساں محمد علی ترجمہ آیت تحریر کرتے ہیں اور اپنی کم استعدادی کی شہیر
قولہ یعنی پناہ یکم بعد از فرین فعل پناہ گرفتن الخ یہ تہذیب عداوت کے بعد عداوت ہے
فیج الدین یہ ہے کہ انہوں نے یہ کہ پناہ پکڑنا ہوں میں اللہ کی تحیتی وہ رب میرا ہے
جو ہی طرح سے کیا اس نے کچھ ناسیر تحیتی نہیں علاج پاؤں ظالم فظ سیاحتی ذرا ایک فقرہ قرآن کی
فاری کی وہ ہی اندیشی نہ ہو سکی اسی استعداد پر دعویٰ فضل و کمال ہوا اور امید اخذ دولت
و مال **سوط الحبار** ثانیاً دہین قصہ خدا سے قتالے اور بعفت انعام یاد کردہ
کہ قال (از من عبادنا انما یصلین) یعنی یوسف انبندگان مخلصین ست و انعام کو از عباد
قالب است اگر یوسف ارادہ آن یک دفعہ نہ لیا انعام متعین شدہ سے چہ ارادہ عصبان

ست و دست بچون کیر و موت ناخوش ست۔ **قول** چنانکہ شیخ رضی علیہ الرحمہ و شریعہ کا فیہ
 تشریح برآں کردہ فقط علما اسلام میں ایک نام جانی ہے جو شیخین میں گرامی ہے اوس نے بھی
 کا فیہ پر شرح کی ہے۔ سبکی استاد آپنے طے دی ہو شرح ملا کا مستند و رس جادگی اگر راہ بہرہ
 جلد شیوخ ماری ہے جس جانی کی یہ نشان ہے اوسکیا یوں ہی بیان ہے کہ یوسف نے
 زنا کا ارادہ کیا اور ازربند زلیخا کشفادہ اپنا آلت ناسل اوسکے اندام نہانی پر رکھا تشریح
 نے چشمہ آسمان کا خزہ چکھا ناگاہ یوسف کو ایک پردہ نظر آیا پس زلیخا سے فرمایا کہ یہ پردہ
 ہے اور اسے اندر کیلئے اوس نے جواب دیا کہ عہد اصنام ہے جسکی عبادت میں بندی مقرر
 سمجھو شام ہے چارنا چار اوس پر پردہ ڈال دے اپنی پردہ پوشی کا ڈھنگ لے لے **س** زن
 آئین بیدینی نہ بندید و دین کارم کہے مینی نہ بندید یوسف یہ بات سنی تھی بدستوری ہوش
 میں آیا اور خیل قلم بادہ جوش و خروش میں کہ جس صومٹ میں جھجک پڑھتے تھے شرم ہے اور بے
 سے آزدن تو جھجک پروردگار داتا کیون ڈر چو اور اس کارنازیبا کیون نہ خطر چو پس یوسف
 خوف خدا کیا اور اندام نہانی زلیخا سے اپنا کولڑ تیا نسل جدا کیا **س** الف کہہ اورد سناخ
 لام الف دو۔ نامداؤ کار یہ سین شمع کا خور **قول** انکو ملکہ بافانق خضرین از سیرگی بیت پیدا
 ست انخ کہون دمان و مدع بیانی کہونے ہو کوسو اسطے عرق شرم میں بدن شملانی ڈھولتے
 ہو **س** کوئی کذب میں تیری نہانی نہیں سخن راست ہے لن ترانی نہیں کہ کسی خضر فی میان
 نہیں کیا کہ یوسف ارادہ عصیان نہیں کیا جملہ خضرین یہ محمد میں کا اتفاق ہے کہ یوسف
 خیل او بائش میں طاق ہے کہ امنے اپنی مالک سے ارادہ زنا کیا اور بیت الاحرام میں بجایا
 فوج زلیخا سے اپنے آلت ناسل کے اتصال دیا حوالی بیت الاحرام حوالہ و جال کیا چنانچہ نام
 فخر الدین ماری نے تفسیر میں کہا ہے کہ واحدی نے کتاب سبط میں لکھا ہے کہ خضرین نے
 شفق میں کہ یوسف نے قصص صحیح کیا کہ زن مغرب سے زنا کرے اور اپنے تین فاقون میں
 کرے اور پیشیا در میان دوران زلیخا کی جیسے کہ موقوفہ جامع سببیتا ہر پس جبکہ طبیعت

ازدہند کہو لے اور میزانِ محبت میں متاعِ لذت کو لے پھر فسیح کیر میں ابن عباسؓ کا حکم ہے کہ یوسف نے زلیخا کو برہنہ کرنا شروع کیا اور بطرفِ بیت الحوام راوہ رکوع کیا پھر کچھ گفتگو کہ مفسرین قرآن تفسیر میں آیت بدینطور مفسر مابعد معضوب بنیان ہے اور بہت لطافت سنیان کہ گوشتیہ تاویل سبیل کریں اور شاید ہی کو ذیل مکر آپ کے لئے مفید نہیں اگر تفسیر قرآن مجید نہیں **قولہ** وسمی برمان ربہم وسموت وسموت نبوت مست فقط سمی وسموت بے اصل ہے ایک طواف عقل ہے دوسری برکت لعل کیونکہ قرآن سے یہ بھی ثابت ہے کہ یا برمان رب یوسف کو نظر آئی اور اس نے چشمِ خود ملاحظہ فرمائی اور یہ تو جس کے لئے انیت ضرور ہے بدون رنگ سیاہ و سفید و غیرہ رویت بالکل محذور ہے حالانکہ معرفت الہی و عصمت نبوت لون و رنگ سے بری ہے بلکہ اس کے لئے جو اس قسم سے برتری ہے پس آپ کی خبر تراشی صدق سے خالی ہے گویا مسئلہ کذاب کی خوش متالی ہے اگر برمان رب سے معرفت الہی و عصمت نبوت مراد ہے تو چشم محمد علی کو ردول مسلمانوں کا نشا و ہر اگر مولوی صاحب کی چشم باطنین پر دال نہیں ہے تو کس واسطے الفاظ قرآن پر خیال نہیں فقرہ (ان را می کے کیا معنی ہیں کلمات قرآن آیا الہی ہیں علاوہ اسکے تقریر مباحی مخالف تفسیر مفسرین ہے لہذا لایق اعتماد نہیں ہے اگرچہ مفسرین تفسیر برمان رب میں اختلاف کیا ہے مگر تفسیر غلطی پر اظہارِ مسامحہ ہے اہل تفسیر نے برمان رب سے معرفت الہی و عصمت نبوت ہرگز مراد نہیں لی اور خوش فہمی محمد علی کی کسی نے داو نہیں دی دل کہہ کن مسرور و شادمان ہے کہ مخالف اپنے کئے سے پشیمان ہے **قولہ** وسموت وسموت درجہ از و عدم حوازا فقہ معمول اوادہ شرط واقع شدہ الخ اگر آپ کے خوچوں میں سب سے نزاع لفظی بحث معانی نہیں ہے تو طاقت میں کوئی اونکام ثانی نہیں بخیر ان محمدیہ نے بحث نہیں کی ہے لاریب مخالفت خرد و خرد ہیں کی ہے جب تک کہ نزاع معنی سے نشان نہیں ہے بحث لفظی نشان نہیں بلکہ مردود و بار بار متول ہر اور یک لخت فضول ہے **سے** پے معنی کی صورت نادر ہے

اصلاً ارادہ فاسد ہر مباح شرت و اجاج مرام زن عزیز نگردہ و تائیدش بہر سجات کلام ہر
 ہویدا است **جواب** کیون چوٹ برتے ہو کسواسطے میزان زبان میں لقمہ مخیز تلو
 ہو مفسرین ذی اعتبار کہ یہ دکتے ہو تعلق ناکہ دود کہتے ہو مجملہ مفسرین شی نے مسطور کیا ہے
 کہ یوسف ارادہ فوق و مخیر کیا ہے اگر اتنے پر ہی آپ سو انیت یوسف انکار کرینگے تو ہم
 آپ کے سامنے اسکا مفسرین شمار کرینگے اب مولوی صاحب کی ابکار انکار قابل ہوتی ہیں اور
 ہر ایک پر بلیت شرم و عار نازل ہوتی ہیں **قولہ** لہذا مقتضا مقام بارائناست کہ مسطور چند
 درین باب تجرید و تأیید الخ جو کچھ اپنی تحریر پر وہ عین تندہی سے بظرافت آیت قرآن سے
 اور برعکس درایت مفسران تغیر و تبدیل آیت ہے بدیع غایت خواہیست اگر کسیکا نام نہیں
 قرآنی ہے تو خوبی تقدیر ستمانی ہے **قولہ** مفسرین قرآن تفسیر این آیت بدینطور مفسر یا نہ نظر
 کیون مفسرین کو بدنام کرتے ہو کسواسطے ترکی ستمانی تمام کہتے ہو کسی مفسر فاسطیج نہیں
 آیت نہیں فرمائی اور جرت تبدیل و تغیر نہایت نہیں پائی تفسیر شیعو کا اعتبار نہیں ہے
 کہ اونکو سو تاویلات بعیدہ کار نہیں جو کوئی تاویل جیسے مسرور وہ سنی اصلی سے دور ہے
قولہ کہ میل کہ وزن عزیز یوسف و میل کہ دے یوسف الخ یہ ترجمہ قرآن نہیں ہے اور
 کلمہ ایمان نہیں لاکلام تاویل امامیہ اور کیک ترازیل کرا میہ آیت مذکور کا وہی اصلی ترجمہ
 ہے جو ترجمہ شیعی کا مسئلہ ہے چنانچہ وہ قدیمت بہ وہم بہا لولان را بر بان ربہ یعنی البتہ
 عورت نے قصد کیا اوسکا اور اوس نے قصا کیا عورت کا اگر نہوتا یہ کہ ویکی اوس نے
 بر بان ربہ اپنی کی فقط یہ ترجمہ عبد القادر جو کہ شیعوں کا معاون و ناصر ہے اگر مولوی
 محمد علی ملت اہل سنت انکار کرینگے خاطر شیعوں کا وہاں کرینگے یہی ترجمہ پسندیدہ نبی
 ودلی ہے کہ مطابق ریتہ تغلی علی ہے ریتہ علی اعیاد سنیہ کا درہ التاج ہوئی ہے
 تفسیر کبیرین اندراج چنانچہ طست فیہ و طبع فیہا و کان طمر فیہا یعنی طبع کی زینت ہے بیچ
 یوسف کے اوطح کی یوسف کے بیچ زینا کا وہی طبع یوسف کی بیچ زینا کا وہی طبع یوسف کی بیچ زینا کا وہی

ہوگی بیان تک عبید اللہ کی وہ گفتگو کہ انبیاء چری ہیں کرتے مردود ہوئی اور سنی محمد علی بن
 سواد گفتگو آئندہ عبید اللہ میں گفتگو نہیں ہے اور تکذیب جوئے محمد علی وہ بد قول کہ
 غزوات کے پیروں سے قصداً کوئی گناہ نہیں ہوتا فقط یہاں تک کہ ثلث تحفۃ الہند کا یہ دعویٰ
 تھا کہ پیغمبر تمام عمر گناہ نہیں کرتے اور ابداً روئے عصمت سیاہ نہیں اب کہتا ہے کہ انبیاء پر قص
 عسیان کرتے ہیں گویا نسیان کرتے ہیں مگر یہ محض بے اصل بزدل مردود عقل کیونکہ گندم
 کھانا اور اطاعت خدا سے ماتھا و شہا تا کہ فعل آدم ہے اور مذہب عالم بالفضل و ازادہ
 اور آدم عصیان پر آمادہ ہو قتل طفل قطعی و اور یا کہ خضر موسیٰ و داؤد نے کیا بڑا ارادہ نہیں کیا
 اور کیا آئینہ خاطر نقش گناہ سے سادہ نہیں بدہر یوسف مر تکبیل نامتول ہوا اور اندام صر
 ما کہ میں آمادہ دخول بارادہ گہر بای زلیخا پر چڑھ گیا اور فریض و مجرمین بڑھ گیا اسکی جاہ
 مخصوص پر کہ تناسل بکھیا و ہن دیک شہوت باکل ڈکھیا غفر تیبا کہ دخول کرو اور اپنے
 کو مخدول کہ اس انسان میں عالم غیب ہے بران رب مکشوف ہوئی اور اسکو دیکھتے ہی شہوت
 یوسف متوق ہوئی فقط خود بخود دیکھ کام نہیں ہو سکتا اور بے ارادہ اسکا سر خاتم نہیں ہو سکتا
 محمد علی یوسف کی تسلیم کرتے ہیں اور سنی آیت میں تحریف خضاع خاری نہیں کرتے ہیں اور
 اتباع پریشان گفتاری امیہ سوط الحمار و قول او تعالیٰ یضی اننا انما نصر
 منہ مات یہود برزبان آند لہذا بقضائنا قلم مارا مناسبت کہ سوطے چند ورین باب تجویر
 و آریم قولہ تعالیٰ (و لقد بہت بہ و ہم ہا لوللہ ان را بران ربہ انفسیر این
 آیت بدین طویر باینکہ میل کردن عزیز یوسف و دل کردہ یوسف بسوئے زن عزیز
 اگر ندیدے برمان رنج و سنی برمان رب علم و محنت الہی و عصمت نوت مست بحر انعام
 در جوار و عدم جرات قدم سول اوۃ شرط واقع شد محض بسوئے کی فضلی ارجح است و
 ترمہ خلاف در سنی بیچ نیست چہ من حیث المنی جزاے شرط عدست چنانکہ شیخ رضی علیہ
 الرحمہ و شرح کافیہ توضیح بر آن کردہ عرفکہ باتفاق مفسرین از ہمین آیت پسند کہ یوسف

اور ادھیا سینو ہم میں اسے نقد مذکور ہے کہ برہم کے شری کرشن کی عظمت نشان کا استعارہ
کرنے کے لئے چٹرون اور ٹوکون کو ایک ٹکڑے سے اوٹھایا اور دوسری جگہ بیٹھایا چنانچہ

अभोजनमजनिस्तदंतरगतो मायार्मकस्येशितुर्द्वष्टुं
मञ्जुमहित्वमन्यदपि तद्वत्सानितो वत्सपाननी
त्वान्यत्र कुरुद्वहांतरदधात्वेऽवस्थितो यः पुरे द
ष्टाऽघासुरमोसरां प्रभवतः परमविस्मयम् २

بہاگوت میں یہی عبارت ہے اور استخوان کرشن پر اشارت ہے دل کا جس ایک ایک
کلمہ ٹیڑھ ہوئے اور دل کا جس ترجمہ کہ وائے جب لوسی حبیب ذوقی یوسف کا جواں
سے سکے تو بقول شخصے دیوانہ راہو بس ست حیلہ ڈبوئے نہ لکھو کہ ادھیا ہم بہاگوت
ملاحظہ کنند جب کرشن ٹیڑھے ہوئے تو ایک دن دودھ ماہن کی چوری کو گئے الخ یہاں بھی
وہ ہی آتش در کا سہرا اور خیانت مولوسی حبیب بلاشبہ یہی عبارت بہاگوت نہیں ہے اور
چکیدہ قلم حضرت نہیں کسی گنوار کی ساخت ہے یا محمد علی تحصیلدار کی پرداخت بہرہ و صورت
لانی اعتماد نہیں ہے اور مطابق اعتقاد نہیں ہم سمجھتے ہیں کہ اگر آپ اس عبارت کا ایک فقرہ
بھی بہاگوت میں دکھلائینگے تو آپ کے سارے غد قبول کئے جائینگے جسوقت اہل حق آپ کی سکو
عبادت پر نگاہ کرتے ہیں بے ساختہ قہقہہ کرتے ہیں اور جسوقت بہاگوت میں اونکی شجر
فرماتے ہیں فی الفور ٹکڑے ٹکڑے بن جائیں جہاں سن آپ کو فہم و فراست نہیں ہے اللہ کی ولایت
بہاگوت نہیں بہاگوت دہیم ساگر میں تغلات آسمان کی جاک اور فرق جہاں و قہر
ہے کب برابر میں صادق و کذاب و فرق ہر درمیان دودھ و حباب و یہاں آپ نے
جستہ چوپائی جوا کہ بہاگوت رقم فرمائی ہیں وہ بالکل اللہ کی نے بنائی ہیں بہاگوت میں
او کی اصل نہیں ہے اور آپ کو نیک بد کی عقل نہیں دزدی یوسف مشہور ہوئی اور
محض نبوت مقدوح جبکہ محمد حبیب کی چوری و سید زندی بیان ہوگی مسلمانی سرور کی

موقوف ہوتا اور اس مقام سے جو کہ وہی یوسف سے انکار کیا اور وہ اوس پر زور دیا ہی ہے
 یا قرآن و تفسیر سے بڑی پروائی کیونکہ اوسکی مستند تفسیر تفسیری سے بیٹا کہ یوسف کو بیانیون
 نے خیانت کرکھا اور یوسف نے بیانیون کو اپنے سے بڑھ کر کہا جس علوم تھا کہ دونوں
 خیانت گر ہیں و خود و دوز و ترہین اس عبارت میں یہ ہے کہ انتم شہانہ کا نام دے رہا ہے یا نہ جہت
 منزلت و مذہبی کہ پسران از ہند و زویدہ تھا کہ وید انتہی جس شخص کو اس جہت پر ادا مان
 یوسف کی طرف نسبت ہرقت کی اوس نے بالضرورت راہ تہمت لی کہ بی اسرائیل کو یوسف
 کو چورا یا کہاں تھا بلکہ محبوب کی اجازت اوسکو دکھلایا بیابان تھا مولف اعجاز محمدی نے
 تنزیہ یوسف کو نہ حمل لیا اور ہمارا اعتراض قبول کیا کان نہ ملایا اور دنان نہ بنایا
 اب مولوی محمد علی شری بہاؤ شری کرشن پریشان کرتے ہیں اور مخالفت وید و ویران
سوط الجبار در او ہیا ہم سکند ہم بہا گوت مرقوم است کہذا بلغظہ نس سخی
 برہا آد سب یوتا اپنے اپنے ہواون میں بیٹھے گوال منڈلی کا سکھہ دیکھ رہے تھے کہ
 تن میں سے آسے برہا چپٹے چورایک لیا الخ در او ہیا ہم بہا گوت ملاحظہ کر کہ جن
 بڑے بڑے تو ایک دن وہ وہ ماہن کی چوری کو گئے **چو ہا سی** سونے گھر میں ہوا
 جات ہے جو پاک و خود کا چہ نہیں کہہ میں سوتے پاوین ہ تن آتی دہری ڈمکی دہینڈی او ہیا
 لاوین الخ **جواب** ایراد کلمہ کہذا بلغظہ بجا نہیں ہوا و بہا گوت میں اس معنوں کا
 پتا نہیں کہ برہا نے چوری لی یا وہ اپنے زوری دی یہ خرابی مسلمان ہے اور سامان
 بے ایمانی لایہ آپ ہون بھرا و مرد و کاکن نزدیک سلون ہرزہ گوئی سے کام نہیں نکلتا
 اور کیا جہالت کا ڈوب نہیں اوچلتا **ہ** ہرزہ گو کو حاصل قسمت ہی تر و امنی کہ ہرزہ
 گوئی سے ہمیشہ عدت و اس راہ جو کچھ اپنے بھالہ بہا گوت کہہا جو وہ نہ بہا گوت ہے
 و ترجمہ بہا گوت فی التوحید بلکہ جوئی کہانی ہے موافق عادت مسلمان ہے اگر یہ بہا گوت
 کتاب پر نہیں ہے لیکن برہا کی نسبت وہاں چوری کی معنی کا کوئی کلمہ نہیں دشم سک

اوسکو نظر کیا سانسے اوس و اوس بہت کو دہرہ یہ یوسف کی مان نے کہا جلد جا کہ لے
 بہت کو آگے سے اوسکے اوٹھا تو لڑکا ہی ہرگز نہ تھیرا نام دیکھا یہ یوسف پوچھا یہ کام ہرگز
 جب نعت عبادت سے تب دیکھا اوسکی نانی نے بہت کو طلب دیکھی ڈھونڈنے ایڑ سجو کو
 دیکھن پتہ پی وہ مقصود کو دیا اسکے بہائی و اوسو اوٹا کہ میں اوسکا پایا نہ ہرگز پتا
 تفسیر سحر سواج میں آیا ہے کہ یوسف نے خانہ خالہ سے بکری کا بچا چورایا ایک ریت میں ہر
 کہ یوسف نے اپنی نانی کو لکھتے سے خجوزین چورایا اور اپنی ماں کے حوالہ فرمایا اس طرح دوسرے مفسرین
 تفسیر کرتے ہیں سرکہ یوسف شہر ہیر کرتے ہیں جو کوئی عصمت یوسف پر افتخار کریگا وہ تکیہ
 مفسرین چارنا چا کر لگا اگر مولوی محمد علی نے دین کا پاس کرینگے تو ابطال تفسیر سے
 ہر اس کرینگے **قولہ** تماہیات شہر یازد فقط مولوی جی صاحب نہیں ہر اور انکو تفسیر خانہ
 غائب ہیں طفل استبان پہی ظاہر ہے کہ اندھیر غائب تماہیات حاضر ہے ان دونوں میں
 میل نہیں ہر اور عبارت زبانی ہل نہیں اگر مولوی جی کو عقل و شعور ہوتا تو بجا شہر یازد تفسیر
 ایذا کہ ہوتا ہے کہ کن بحث فطری متروک کر اور راہ سنی سلوک **۵** اتحاد یار با یار ان شہر
 است دہ پلے سچی گیر و صحت سرکش است دہ میانجی یہاں ہی بعد نقطہ شہر یکلہ تر سطر کیجئے
 اور مخالفت قابل و با بعد دو کیجئے و گر نہ لوگ چکو دیوانہ کیجئے اور چراغ جنون کا پودانہ لگا چکو
 پیش پس کی خبر نہیں ہے اور قابل و با بعد پر جناب کی نظر نہیں اگر اپنے گہر سے اچھے و
 ہوتے تو کہو اسلے بار بار تیر ملائیکے نکلا ہوتے شاید کہ یہاں بجا لفظ ترکلم نہایت ہیں
 غایت عوایت ہر ہر صورت اس کو یہ ہی ثابت ہے کہ یوسف شہر ہے اور شہرارت بلور
 کثیر سے امام غزالی نے ہی تفسیر (قال انتم شہر کانا) میں یہی تحقیق کی ہر کہ یوسف نے
 یہاں یون کی تصانیق کی ہے چنانچہ (قال انتم شہر کانا) **ابیات** سجا چوری کر ذہن
 تم سب ہو دہ جہستہ تھا ہے ولون میں حسد چوایا تھا یوسف نے گھر میں منہ نہیں
 تم ہی چوری میں یوسف کے کہ دہ تبار کو ہوئے کا زار تمام دہ راستہ پوشیدہ یوسف کا کام

۵
 حکایت خاصہ ہے

ترجمہ فرمودہ ترجمین یحییٰ اور سلیمان دین یحییٰ کہ کہا اویہون فی اگرچہ اوسے یحییٰ پس یحییٰ ترجمہ آیا
تہا ایک بیانی اوسکے نے پہلے اس پس چہ پایا اوسکو یوسف نے در میان دل پرے کے اور نہ
ظاہر کیا اوسکو واسطے اوسکو کہا کہ تم بدتر ہو جگہ میں فقط مولوی جی نے از راہ بیانت ترجمہ
فہم کیا اور بجا آن کلمہ عجیبہ نیست ضم کیا تحریف قرآن کرتے ہو اور خلافت فقہان پہ ترجمہ
لفظ مکانا مود کیا اور اپنے تئیں خیانت پسند نہ ہو کیا **س** راستی پیشہ خود کن کہ خیانت
کردن و درہ دیو اجہان **س** سے میسانہ وہ **قولہ** شہادتیر تریاد فقط لفظ تر سے ظاہر
کہ یوسف نے ان آیات میں اور ہماری بات میں تطبیق دی اور اپنے بہائیوں کی تصدیق کی
کیونکہ جس وقت بنی اسرائیل نے کہا کہ ابن یامین و یوسف بائی خرمین اور یوسف نے اوسکے جواب
میں کہا کہ آپ شہریر ہیں تو اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ یوسف نے اپنی شرارت پر اقرار کیا اور
بہائیوں کو اپنا سردار کیا یعنی اونکی بات صحیح کی اور اپنی ذات پر اونکو ترجیح دی اگر یوسف
کو قول برادر اس کا انکار ہوتا تو اسطرح ہر گرم گفتار ہوتا کہ تم صادق نہیں اور ابن یامین
سارق نہیں بلکہ بہائیوں نے یوسف کو خیانت کر کہا امد یوسف نے اونکو شہریر کہا تو یہی
ثابت ہوا کہ سرق یوسف بخیرہ ہرادر سرق بنی اسرائیل کیرہ **قولہ** یعنی یوسف اصلیت
آن تہمت سرقہ الخ یوسف نے چوری کی یا نہیں بر تقدیر اول کسواسطے کلام بنی اسرائیل کا
نام تہمت دہرتے ہو امد کیونکہ واسطے تکذیب یہاں ان یوسف کی نعمت کہ تو ہو بر تقدیر دوم
کسواسطے مفسرین ثبوت دزدی یوسف میں روایا نقل کرتے ہیں اور کیونکہ اپنے پیغمبر پر ہوا
آیات دخل کرتی ہیں چنانچہ تفسیر امام غزالی ہے جسکی نسبت اسے ہے قالوا ان یسرق قد عرف
انہ لفسیل **اس بات** کہ بہائیوں نے کہ اسنے جواب دے چایا نہیں کہ یہ ہر اسکا عجیبہ
کہ بہائی نے اسکے جو کچھ ہو گیا کہ ہر اسے پہلے چرایا ہی تھا کہ کہا انکو یوسف نے اوسکا بیان
چرایا تھا کیا تم کہو عبیان کہ ایک سونے کابٹ تھا تمام وہ وہ خاک کو یاں اوسکی رہا
مادم کہ بعض اوسکی نانی کا تھا عبادت دہ کرتی تھی اوسکی سدا کہم آتا تھا انکو چوٹ

حشمین شیوہ این تہا کہ بہرین بہنا و حق بہ تار و دانتھا مارا کہ حق بہ از ترا و کم کنی من کہ
 کنم بہ تا تو با من شہنی من تو کم پچنین تاج سلیمان کیل کردہ روز روشن را بر و چون کیل کردہ
 کہ گفت تا جا کہ مشہور فرق من بہ آفتابا کم مشہور شرق من بہ راست یکدہ او پتا آن تاج را
 بہ باز کجے شدہ بر دمان اے فتاہ بہشت ہا بش سبت کہ و گشت کہ گفت تا جا چہیست آخر
 کہ مشہور گفت اگر مرے کہ کنی تو راست من کہ کہ تو نوم چون کہ تو شوی اے موتیں دیس سلیمان
 اندرون را راست کردہ دل بران شہوت کہ بودش کہ ہرودہ جدا زان تاجش ہما دم
 راست شدہ بہ آفتابا کہ تاج را میخواست شدہ حاصل بیتا چہ ہے کہ جب سلیمان کے بہ جہت
 بادہ غواپت کہائی تو باد و تاج نے او سکورا و پتہ کہائی خدا کی قدرت ہے کہ جو نبی اسرا
 کا سلیمان اور جبکا نام نامی سلیمان اور سکا باوی تھے یہاں جسکی شمار باربعہ ناصر کہ
 در میان یہاں تک عبید اللہ کا وہ قول کہ انبیا کسی پر ظلم نہیں کرتے و دفع ہوا او چنانچہ
 او اس محمد علی بنو داؤد اقبل آئندہ عبید اللہ ابراہیم اور ایت و زوی یوسف
 یاد قولہ ایا کہ جسکی چوری بھی او کی درست نہیں ہے فقط معنی عبید اللہ تو سلیم کہتا ہے
 کہ انبیا ایک لقمہ نہیں چور اور مال حرام نہیں چھتا مگر صحیح نہیں ہے اور طائفہ دزدان پر
 انبیا کو ترجیح نہیں چنانچہ قرآن کے در میان اور برادران یوسف کا بیان کہ یوسف
 چور ہے اور وہ بد مذہبوت کو راتے لوسی محمد علی چون چہا کرتے ہیں اور مصنف قرآن پر افترا
سوط الحیا تمام آیت اینست کہ (قالوا ان لیسرق قد سرق اخ لہ من قبل
 ناصر یا یوسف فی نفسه ولم یبد بالہم قال انتم شہر سکا نا معنی برادران یوسف گفتند کہ اگر تیرا
 یاہین دزدیدے عجب نیست کہ دزدی کردہ است براوریکہ بود اور پیشہ چرپس پنہان کروا نہیں
 برا یوسف در دل خود و نہ ظاہر کہ و برایشان و گفت شہر تیرا ید یعنی یوسف اصلیت آن
 تہمت سہ قدما اگر برایشان واسیکہ پردہ از روی کار ہے آفتاب لہذا یہین قول
 اکثفا کرد کہ شہا بہایت شہر باند **جواب** ترجمہ آیت سراسر خطا ہے مصنف قرآن پر افترا

کیا استفادہ کرے اور جوئی اسپان را کہ وقت یاد الہی را بیکان کیا پس میانہی کس
 منہ سے کہتے ہیں کہ سلیمان فرخندہ و خونی اسپان پر نگاہ نہیں کی اور سنا یاد آگاہ کسی
 چیز کی چاہ نہیں **قولہ** میں محل اعتراض نیست فقط بے شک فعل سلیمان محل اعتراض ہو اور
 آپکی ہر ایک بات کا خاطر عدل ناراض ہو کہ آپ عالم و جل کی تعریف کرتے ہیں کہینہ کا نام شریف
 دہرتے ہیں یہ عجیب ہے لایق عز و عل کی نسبت اور سے اسی ہے و جمیع مجاہد و جہاد
 این چہ شہر نیست کہ درود تو ہے بنیم و ہرہ آفاق پر از قند و شہر بنیم **قولہ** بلکہ محل
 ست الخ اگر اسکا نام ستایش ہو تو مولوی جی کو فہمائش ہو کہ بن افیاء سے او کو غیبت
 ہے اور جن اشخاص سے محبت کہ فی الندا کہ بن اور جو الخ جو ابدار تاکہ سزا ستایش
 ہو دین اور جا آزمائش **قولہ** اگر اعتراض محض کشتن جاندار است بیتا فقط سلیمان
 اس سبب مورد ملامت اور خاص و عام کے نزدیک بدنام کہ اون سے بے سبب بدون
 حکم ربطہ دارون پریم کیا اور سلسلہ عدل پریم اسطرح کا کشت و خون افویل زہت ذلول
 مخالف دین انبیاء اور یکس مٹا گیا اگر کہیں یہاں ہو تو ثبوت دیجئے ورنہ سوط
 پر سوت و مجر **قولہ** چہ در مذہب ترض کشتن سپان و در جلاعت و عبادت غلط است
 فقط گیارہین مجر و ن کا ماننا برگز عبادت نہیں ہے بجا اسب حدایر او لفظ اسپان سو کا
 عبادت نہیں مخالف ہی ہے اور یہ او کی بے ادبی ہے اگر گیارہین کشتن اسب طاعت ہے
 تو یہی مسلمان کے واسطے شائع ہے کہ فعل سلیمان موافق مذہب مسلمان نہیں ہے اور ظلم
 جہل کے سوا نہیں اسکا تو کیا ذکر ہے کہ طاعت ہو اور قابل تبعات ہو کہ میان مجر
 کا پیر محمد و مولوی روم ہے اور سکی فتویٰ کے دفتر چارم میں مرقوم ہے کہ سلیمان نے
 شہوت پرستی اختیار کیا اور کئی آئینا مگر مسلمان شہوت رانی و مجوسی سلیمان سو
 انکار کیلئے ہم امکے سامنے جو اشلہ پڑھیں گے **ابیات** باد بخت سلیمان فوت
 کرہ پس سلیمان گفت با داکر منفرہ باد ہم گفت و سلیمان کو منفرہ و دروی کو آکر منفرہ

الحاصل بیت پر ہی جو کہ یاد دوست رکھوان کر تو الاطاعت کے اوٹیل جن اور بہت مختار
 کو قرب دوست باز رکھتا ہے اور نہ کو ذکر ہوا دوست مگر یہ تو خدائے کہ دوست کے مراد میں
 کل نام پر یازن دلا نام کیونکہ صوفیہ صحیح مذہبی یا نوٹد سے کے عشق میں بیتا بیتے ہیں اور
 شل ماہی بڑا بدن ہی کے ذکر میں اشعار کہتے ہیں اور مانند جیل زار غزل سرا گلزار تر تو
 ہیں بھر کیف اس بے یحیی لازم آتا ہے کہ یاد دوست باز دازندہ کو شیطان جانتا چکا
 اور دشمن دین و ایمان ماننا چکا مگر قتل شیطان ہر ہے اور خلافت مرضی خدا کیونکہ خدا کی
 محمدیہ نے پلیس کو زندگی ابدی دی اور مسلمانوں کی جناب میں بدی کی علاوہ اگر کوئی اور
 کو شیطان بولے قرآن کو بے بیان مانو گے کہ معصفت قرآن و فسل سپان خطم ٹہرائی
 ہے حتی کہ اوکی قسم کھائی ہے پس لیماں کیونکہ گھوڑوں کو شیطان ٹہرایا اور کسواسطے
 نثار و مخالفت قرآن بجایا قطع نظر از قتل شیطان نادر کے مخالف رہنا خدا ہے اگر خدا
 اسلام قتل شیطان پسند کرتا تو کسواسطے اوکی عرصہ چند کہ تا قول ہر گاہ و در دل حشر
 سلیمان خطور کر دالغ بلاشبہ خطہ سلیمان شکار کیونکہ دین اسلام میں خیر و شر جناب الہی سے
 عطا ہوا غافل نیکی و بدی آفریدگار ہے اوکی دست قدرت پر خیر و شر کا ہر کار پس سلیمان
 کیونکہ دین اہل سنت و انکار کیا کہ کیونکہ محبت اسبان کو فاسل فوت نماز قرار دیا شاید کہ
 خیل مذہب الہیہ ہوا ایک شنی خبیث ہوا اگرچہ سلیمان سنیوں کے بغضات کیا اور آئی دین
 خبیثہ پر اعترا ف مگر گھوڑوں کا کیا شر ہے طویل کی بلا بند کے سر پر اگر سلیمان عدل کرتا
 اپنے تئیں قتل کرتا کسواسطے کہ اپنا ہی قور تھا گھوڑوں کا کیا قصور تھا اگر دل سلیمان
 حسن و خوبی اسبان پر ناکل نہ تو وقت نماز زائل نہ ہوتا سلیمان بڑا ظلم کیا کہ بیگناہوں
 کو عوض جرم دیا قول و بمقابلہ یاد الہی التفاتے حسن و خوبی و گران بہائی اسبان
 نہ کر دند فقط یکسر لبر غلط ہے اور مخالفت قرآن ہر خط ہے کیونکہ آیت قرآن و دین و اعمال
 سے بچو ہی تا بیت کہ سلیمان حسن و خوبی اسبان پر التفات کیا اور اپنا تصحیف التفات

سرکار سے آپکا جلد قبول دور ہوگا سزا کو دروغ طعی پانکے سات برس سو کم جلاؤ گے اگر
 حکام بالا دست عاوار ہوتے تو آپ سے دروغ کو کچھ ٹھیلدار ہوتے اب کذابان سولوی جس کی
 تشریح کیجاتی ہو اور انکو دروغ کو پان دنیا پر ترجیح دیتا ہے **قولہ** سلطان تفسیر بخیر و غیر
 مزاگوشتن اسپان باشد فقط غفریت پ ہی کی زبان سے ثابت ہو چکا کہ مفسرین میں سے
 صرف فخر الدین رازی سنی آیت میں تبدیل و غیر کرنا اور برخلاف جاعا اہل تفسیر توجیر
 کرنا ہی میں ایک فخر الدین کے مقابل میں تمام مفسرین کو غلط بعض کو ساتھ تہمید کرنا مکر و فریب
 ہے باغ البیس سے کہا تکنیات مسلمہ کذاب کرگو اور مخالفت سنت و کتاب و عہد
 ذلیل و خوار ہوتا، صحیح کا ذیل کیا اعتبار ہوتا؟ **سہم** سے کذب کو بلی خریدار و مکمل کاغذ
 نہ ہو و زیب ستارہ **قولہ** ہم اعتراض وار و نہیں و فقط اگر قتل سپان بدین ہے اور سزا و
 حد میں تو کس واسطے فخر الدین رازی اس سے ہزار ہا اور تاویل آیت پر تیار شخص عقل
 و شعور ہوگا فصل سلیمان پر اعتراض بالفرد ہوگا چونکہ آپکو چند ان عقل وادرا کہ نہیں ہر سلیمان
 کا جناب میں سنا کہ نہیں **قولہ** چہ نزد کا ملین مازنین اپنے از یاد الہی میگردد اندام مانع
 یاد الہی زن و فرزندین اور تعلقات چند چند چنانچہ قول سعدی ہر **سہ** شجب عقد
 نماز بر بندم و چہ خود بامداد فرزندم آج تک نے نہیں سنا کہ کوئی عارف و کامل محمدیہ
 در پی ہستیصال آل و عیال ہوا اور غور از تلاش آل و منال بلکہ ہر ایک نبی و ولی قیامت
 مرگ طالب زند و زن و ما اور محو آسائیں جان و تن اگر قول محمد علی راست ہوتا تو یہ قرآن
 جدا ہی یوسف میں کس واسطے روتا بلکہ یوسف جدا رہتا اور روز و شب بھویا و خدا کہ یوسف
 او سکے لئے مانع یاد الہی تھا اویش تعلقات خواہی خواہی محمد صبا کا بھی یہی حال تھا
 جمال عایشہ مانع یاد خدا و ذوالجلال تھا اگر حضرت حرکت سلیمان پر عامل ہوتے تو لایق
 کے قابل مہرے گ یاد الہی سے باز کہتی تھی اور قبول راز و نیاز **سہ** سے خامہ ختم کر تو
 اب اس دکان پر قہر ہو طول اسکی کہانی ماز **قولہ** اپنے میگردد و اندت از یاد و دست

خیانت الگ اعرص یوحنا بلکہ محمد الدین رازی ہے جو بھی آپ کے لئے کیا جا سرفرازی ہے کہ
 اسکی رشتہ شہرہ آفاق ہے اور بیچ مفسرین کی نگاہ میں لایق طلاق ہو اگر راستی سے
 فخر الدین پر اتفاق لازم و زائد ہوتا اور کوئی محدث و مفسر شاہد ہو تا تو یہی وہ سنا و انتفا
 نہیں تھی اور سکا اعرصا نہیں کہ وہ آپ کے مخدوم ملا سے روم کے نزدیک ملحق ہے اور
 اسکی گردن پر عرمان کا خون ہے جو قوت شہنشی خریف کا اول و فخر دیکھو گے دینے تین
 عرق ندامت سے تر دیکھو گے **قولہ** و قدوة اصافین شیخ محی الدین ابن عربی الخ اگر محی الدین
 ابن عربی نے اپنی کسی کتاب میں تبدیل معنی قرآن کی اور تاویل ظلم جمل سلیمان تو را
 باب و کتاب مفرد ہے و گرنہ مولوی حبیب کی امانت و دیانت میں فتور ہو سکا اسکے محی الدین
 ابن عربی وغیرہ مفسرین نہیں ہیں اور دواخت روزین نہیں ہیں و کئی تاویل کا کیا اعتبار
 بوزن سے کار بخار و شواہد آپ نے اونکو کیونکر مفسرین میں شامل فرمایا اور کس واسطے کر کہ
 شتاب کو ماہ کامل پھیرایا آپ کو چند ان عقل و شعور نہیں ہوا و تیسرے روز روشن و شب و چہ نہیں
 اب مولوی حبیب تاویل فخر الدین سے عدول کرتے ہیں اور ظلم جمل سلیمان قبول **سورۃ الحج**
 بتقدیر یکہ مطابق تفسیر بعضی از خسران مرا کشتن اسپان باشد ہم اعتراض وارد نہیں ہو
 نزد کالمین و عارفین انچہ از یاد الہی میگرداند و تہید سال آن سیکو شد **۵** انچہ میگردد
 از یاد دوست ۵ بالیقین پندار کہ طاعت اوست ۵ ہر گاہ در دل سلیمان خطور کر کہ محبت
 ابن اسپان مرا از یاد الہی میگرداند اسپان را بکشت و بمقابلہ یاد الہی انتفا ہے حسن
 و خوبی و گران بہائی اسپان نکو نہ محسن اعراض نیست بلکہ محل کمال ستائش است
 اگر اعراض محض بسبب کشتن جانداران است بیجا است چہ در مذہب متعرض کشتن اسپان
 در یک طاعت و عبادت غلطی است **جواب** اول آپ نے اظہار کیا کہ سلیمان نے گھوڑوں
 سے پیار کیا اب دسکی بغلاف اظہار کرتے ہو اور اپنی دروغ طعنی پر آپ تو اظہار کیا
 نے گھوڑوں کا خون کیا اور روزین گلگون اگر گورنٹ ہند کو عدل منظور ہو گا تو کمالی

دوست بکجا نہ بسبت کی یاد کے پس الفاظ عن ذکر ربی اس لکھ لکھ کو مالح ہیں اور انھیں
 مولوی حسن صاحب نے قولہ چون دور شدند از نظر فرمود الخ اس فقرہ کا رد فقہاء و متکلمین نے فرمایا کہ
 ہمارا مقصود از غلامان قاضی جو پور ہو گا کہ جو اس کے لئے موت کا مقام ہے مگر یہاں شروع سے کیا
 کام ہے **پ** بہرے کے کہ قضا نے رسید جان سپرد و تہجیب تک بقاضی قضا رسید و فرمود **قول**
 و در آیت ذکر شمش ذکر سین اصلانیت الخ اگر انصاف مزاج مبارک میں ہو تو اس کا جواب بغیر
 ملک میں ہے اگر وہ نظر جناب میں نہ پائیگا تو بندہ آپ کو کتاب میں دکھلائیگا قطع نظر ازین
 جیسے آیت میں شمس و سین مذکور ہیں ہے ویسے ہی احوال چاہا و کام و کتب سطوح میں ہر
 پس تاویل میں بھی کیونکر صحیح ہو اور کس لئے اس کے لئے ترجیح ہے **قولہ** ہمیں تو تفسیر کردہ
 است آیت را امام حکمین فخر الدین رازی خطا وہ امام حکمین علم کلام کو ہوا ہے حضرت خاتون
 امام سے حالانکہ علم کلام متعین محمدیہ کے نزدیک نیابت مذموم ہے چنانچہ فحاشات جامی میں قوم ہر
 کہ شیخ شہاب الدین ہر مدنی لکھتے کہ در جوانی علم کلام شمول بودم و چند کتاب آن یاد کرتم و غم من
 مرا از آن رخ میگردید و غم من بزیارت شیخ عبد قادر در آمد و من باو بودم مرا گفت
 حاضر باش کہ ہر کسے در آیم کہ دل و کار خدا تعالیٰ خبر میدہد و متطہر باش برکات دیدار دے
 چون مستم غم من گفت با سیدی بلو زاده من علم کلام شمول ست ہر چند وہاں بیگویم از آن ز
 سے ایستد فسخ گفت کہ کلام کتاب خط کہ وہ گفتم فلان کتاب فلان کتاب ست مبارک خود
 بسینہ میں فرود آورد و اللہ کہ یک لفظ از ان کتاب بخط من نمازد و ہمہ مسائل آنہا بر خاطر
 من فراموش گشت انتہی کتب محمدیہ میں علم کلام کی جفتہ برائیان و دستیاب ہو گئی غم قریب
 رسالہ ہذا میں بیان بالاستیباب ہو گئے چونکہ تحقیق اسلام شکم سے راضی نہیں ہیں لہذا
 فخر الدین رازی وغیرہ ناجی نہیں ہیں جسکی نجات کا کلام ہر اسکی تحقیقات پر مبنی ہے ظاہر
 ازین اگر امام فخر الدین رازی نے تاویل کی تھی اور جی صورت تبدیل تو کسواسے آپ نے غم
 قریب ہی کیا اور قسمل عبارت اسکی ہر پہلو تھی بلاشبہ یہ آپکی خرابی دیانت ہر ملک میں

اس فقرہ کی نسبت جو کہ بالیکے منقول میں آیا ہے پادشاه اسلام میں آئیے اور اس کا جواب
 منقول کیا بیان اس کی نگار مندرجہ ذیل پادشاه اسلام باید نہیں ہے **قولہ** آجنگ
 دین پر جیسا بہتر قوم است الخ را جاوہر تہذیب ذرا چندیوں میں جانے کے لئے زہار نہیں کہا
 بلکہ کیا کہی کہ لانا عین کہا جس کا پکا الزام نہیں کہ اور مطالبی رتوان پر ابے رامین
 بالیکے نہیں جو بڑا کا نام الزام نہ دہریے خواہ مخواہ موت حرام نہ مریے کذا ایک سیانہ ہیر ہوتا
 پیشا گنگ نہیں **د** دوغ و کذب سے انسان کا میا نہ ہو مگر چراغ سے پیدا بھی
 کتاب نہ ہو یہاں تک بیان واقعہ ابراہیم ہے جس سے خاطر خافین دوم حرر جہد طول
 ظالم ہے مگر مقبول انام کہ اگر خافین سپر عیب کرینگے مخالفت حکما تبجور لاریب کرینگے **د**
 ذکر بطول مقابلہ کن مخالفت عیب نفس و داری عوام را ہر گیر نہ ظلم موسیٰ اور مذکور
 ہے سوخن خانیہ قتل قطعی ثبوت اور اصل زبوں یعنی کشت و خون میں آخر تمام انبیاء
 متناہے جسکی عرفان و ایتان پر مستلوف کو ناز ہے اس خضر کا ہاتھ سے ایک مسلمان
 کا فونہال مذہب ہوا لہذا سر و غیر ضعیف بر حواس **د** جو کہ عالم جودہ ہرگز نہیں تائید نہیں
 سبز ہونے کہیت ہی و یکجا کہیں شہ کا طائفہ انبیاء میں ایک آؤد ہے جس کا ظلم شہد را
 اہل سلام ہو ہے بالکل مرقوم ہوا ادنیٰ و علیٰ کو معلوم تکرا مضمون خوشنما نہیں ہوا اور
 پسندیدہ مضامین لہذا ہم کر زو کہیں کرتا اور کتابت کو بلند ہنے کی فکر نہیں **د** بہتر
 مضمون نگین بار و دیگر خوبیت و رنگ نذر اس کے بندہ کتابت ماہ اس واؤد کا سلیمان
 نامی ایک پور ہے جو کہ طور ستم کا فوسے چنانچہ حدیث و قرآن میں آیا اور مشرین کی زبان
 میں سمایا کہ ایک یو چالیس سو پائی بلکہ خدمت سلیمان میں حاضر ہوا اور سلیمان اوکی
 مطلق و خوبی بنانا رشتی مثل میں سے پہرے شام ہوئی اور ترک نماز بعد کام ناکام ہوئی
 سلیمان اس بتا سے گھوڑوں پر غصہ کیا اور پیراؤ کو ملک اس پیش خیر تم میاں نکالی اور
 بیگناہوں کی جان ابدان سے نکالی پیراؤں کی ساق و گروں قطع کرنی شروع کی

معلوم ہوا کہ اوہ ہونے سے ہی قبول کیا کہ ابراہیم نے عدالت سے عدل کیا کہ وہ ظلم ابراہیم
 سے احتراز کرتے تو لاجرم غفلت سے ورار کرتے چونکہ اوہ ہونے دوم بند کیا اس سزا ہر ہوا کہ
 ہمارا اعتراض پس نہ کیا اب بچو اختیار خواہیم جانیں کہ ابراہیم نے حکم خدا کو سوائی باجہ
 کرائی خواہیم جانیں کہ برضا جوئی سارہ جاہنائی بیچارہ کٹوائی اگر سیاہی کو جو شخص فہمی میں
 مجبور ہوتا اور نکتہ سخی کا شعور تو ہم گوناگون نکات ترقیم کرتے اور اس کتاب کا نام نامہ ابراہیم
 دہرتے **۵** آنکس سے اہل بشارت کہ اشارت داندہ نکلتا ہست بے محرم سزا کجاست
 اب مولوی صاحب کو حوصلہ اتہام ہے یہاں تک کہ لیاہم **سوط الجبار** ابراہیم باجہ
 زہار بیاس خاطر سارہ بیابان نگاشتہ آری حکم الہی آنچنان کردہ نہ آنچنانکہ شری پناہ
 محض ازراہ جہالت باوجود ثبوت صحت سینا اور در بیابان پر خطر انداخت جنانکہ در شری
 بہر میل بہارت نوشتہ نہ آنچنانکہ درین پر میل بہارت مرقوم ست کہ راجد شری بیاس خاطر کیلی
 را چندی سزاوردی تخریب **۶** جواب بلا تا امل ابراہیم فریاس خاطر سارہ اپوز عزیزہ وغیرہ
 کو بیابان میں ڈالا اور یوسف انصاف کو چاہ خدا ان میں ڈالا خدا تعالیٰ ہرگز کسی ستم نکر چکا
 سگناہ کے سینہ پر اصل سنگ لہم مہر یگا اگر خدا ایسا کرتا تو دعویٰ عدالت کیسا کرتا ظلم سارہ
 خدا پر ڈالتے ہو سائے چھ ہار ڈالتے ہو یہ کہی نا انصافی ہے عدالت کی منافی ہے **قولہ**
 نہ آنچنانکہ شری را چندی الخ اشوید پر بہا بہارت میں اصلا ذکر اضم نہیں ہے بلکہ سینا وغیرہ کا
 نام نہیں ہے یہ آچکا اشوید پر بہا بہارت سے عورتی کی شام ہے جبکہ بہا بہارت کے اشوید پر
 میں یہ بات مذکور آگے مکافات دروغ کوئی سے نجات نہ پاؤ گے جوٹ بولنا بہت برا ہے جوٹ
 پر لعنت خدا ہے دروغ کوئی کے لئے دنیا و آخرت میں عذاب ہوگا محمد علی و ترجمہ کا ایک حصہ
 ہوگا اگرچہ جوٹ ترجمہ نے بولا تو اپنے او کے فضلہ سے روزہ کھولا اس واسطے دو لون کو
 براہر گوشمال ہوگا ترجمہ مولوی جی کا ایک قلم ہوگا اس جوٹ پر نہ ہونے گوارہ میل
 ابن نہ چہ لئے **۷** دروغ پر ہونا زان مہنت خراب ہوہہ برا فاعشش سر آ

مغلوب غلبہ کیا کہ فی ہنوی اور ابراہیم کو اشارہ کہ باجرہ کو آوارہ کرے اور قتل اسماعیل وغیرہ
 جبکہ سارہ عیارہ کو دل میں استعداد فتنہ و فساد تھا تو کتب سکھ سبق صلاح و سدود یاد تھا **قول**
 ابراہیم زان انکار کرو الخ یہ بعض غلط ہو کیونکہ ابراہیم دایما سارہ کی محبت کرتا تھا اور اس کو
 سارہ نے باجرہ بیجارہ کی شجاعت اس سے ممکن تھا کہ غلات حکم سارہ کرتا اور بی اتباع غلام
 گذارہ **قول** آخر کار حکم الہی رسید الخ یہ ہرگز حکم الہی نہیں جو اور تفسیقی عدالت ناقتا ہی نہیں
 کہ محصور کو ذلیل و خوار کرانے اور آوارہ و دشت و کوہ سارناید کہ ابراہیم فریادی کا بارہ بنایا ہو
 اور اپنی برائت کا شکانہ نگایا ہو تاکہ لوگ جانیں کہ وہ فرمانبردار سارہ اور پرستار عیارہ
 اگر یہ حکم خدا سے محمدیہ کو یہاں نازل ہوتا تو نظم قرآن میں خیال ہوتا لیکن تو یہ کہ ابراہیم
 نے ایسا نہیں کہا فرمانبردار ہی سارہ کو حکم خدا نہیں کہا شاہ عبدالعزیز فریاد ابراہیم
 کے لئے بات بنائی ہو اور یہ بغیر اولی العزم کی واپس بات چیا ہی ہو لیکن شاہ عبدالعزیز نے
 کا عقل نہیں کیا اور ملاحظہ کتاب عقل نہیں کس واسطے کہ اگر عقل حکمت ابراہیم بطرف الہی نہیں
 ہوگی تو ذات ناقتا ہی محبوب ہوگی کہ سارہ نے خدا سے محمدیہ کو خرند کیا اور اپنی رضا جوئی کا
 پابند تر ہے اس ابراہیم سے اسماعیل خیر شہرہ ستم جلوئی اور سارہ کے ماتحت فرج باجرہ فلم
 کرائی اگرچہ شاہ عبدالعزیز مسلمانوں میں ممتاز و مشہور ہوگا مگر ابراہیم سے بعدت و راز
 و دور ہوگا پس اس کی کجگو جائے نا کہ ابراہیم نے اطاعت حکم رب العالمین کی اور خوشنودی سلام
 نہیں کی **قول** مخرض کہ دیگر واپس دین قصہ الخ مسلمانوں کا ہر ایک قصہ برتوت ہو
 اسماعیل عصمت مروت و مروت ہے واپس بات کی بنیاد ہو اور حضرت علی کی ایجاد مخرض
 یہ بہتان یکجہ اور مخالفت حدیث و قرآن کی جو مخرض و خوجہ سنت و کتاب میں قابل
 اعراض پایا ادبی پر اعتراض جایا ابراہیم نے باجرہ کو کان میں سوراخ کر دیا اور اس کا
 اندام نہانی کھرا یا یہ بات آپکی امام مولف غلط ہے و ہدیہ الاصنام نے نبی سلیم کی ہر
 اور زبان ترسیم و نیم مینی یہ قصہ تحفۃ الاسلام نقل کیا اور چون و چرا کو قبول نہ دیا اس سے

اور خطائے دوست کو واسطے ظلم انداز کر کے مکر لکھو کہ جیسے فتح الغریزین حال سارہ و ابراہیم موجود
ہے ویسے ہی ذکر خیر بارت و مارت و دیوسف و اوڈوچر بیان بھی وہی باجرا ہے کہ اگر معنون
تفسیر غریزی ہماری حسب چکا تھا قرآن اور اگر مولوی جی کی حسب دہی تو سزا و عقاب پر مقصود
آنکہ میان محمد علی کو تفسیر غریزی پر بھی اعتقاد کلی نہیں ہے اور اعتقاد کلی نہیں **قولہ** خلاصہ
آفت الخ مولوی حسب ذیل پر وہ مدعی سارہ و غریزین کی اس واسطے عین عبارت فتح الغریزین
ہنہین کی نقل مطابق اصل میں ابراہیم و سارہ کی ذلت پر بھی ہے اس خلاصہ کی علت اگر کہ
مال میں کلام نہ تھا اور مولوی جی نے شرابیات میں نمک لے لایا نہ تھا تو چراغ کا نقل و مکر
کو واسطے عبارت غریزین تصریح کیا کرتے اصل تو یہ ہے کہ مولوی جی سے امانت داری و تہوار
کریات کا ہی اونکا شمار اگر آپ ہنہین معنون تفسیر غریزی تحریر کرتے تو ہم چار کو عالم میں
معصیت سارہ پر کرتے چونکہ آپنے شائع کا سارہ کی عیب پوشی کی اور گندم نمائی و
جو فروشی لہذا ہم بھی زیادہ تر توہین سارہ نہیں کرتے مینائی محمد علی پرچین آشکارہ نہیں
قولہ باجرہ رابراہیم بنید فقط یہاں جانا جاتا کہ باجرہ بہشت خصوصاً پاس رہی تھی اور
آخر کا خدمت ابراہیم میں گئی تھی ابراہیم کے لئے بے نکاح سباح ہوئی تھی کب ترتیب بزم
نکاح ہوئی تھی حاصل آنکہ باجرہ بہشت خصوصاً کی دخول تھی اور ابراہیم کی مقبولہ یہ مسلمانوں
کی دادی ہے اور مدینہ اسلام کی آبادی **قولہ** و چون اسیل از بطن باجرہ متولد شد
فقط اس سے یہی مراد ہے کہ جد محمد کبیر کی اولاد جس مفضل نبیانی اسراہیل نہیں ہے
کیونکہ خرافہ پر اولاد بہستار زادہ کو تفضیل نہیں ہے جس محمد کی شرافت مسلمانوں کو اتنا غور ہے
کہ کبیر کنادہ ابراہیم کا پورے **قولہ** روز سے ابراہیم اسیل را در کنار گذر بود الخ یہاں
معلوم ہوتا کہ خود سارہ حاضر تھی اور اسکی نیت فاسدہ اسکو اپنی بات کا پاس نہیں تھا
اور مخالفت قول فیصل کا ہرگز نہیں کہ خود باعث آل ابراہیم ہوئی اور خود دشمن عیال ابراہیم
قولہ و از ابراہیم خواست کہ اور الخ اس فقرہ سے واضح ہے کہ سارہ نہایت ادب تھی اور

کی کیا ضرورت ہے **قولہ** وابتلاطو ذانت کہ مستعرض برآن کا بند شدہ الخ مستعرض نوبات
 باشد من قرآن و حدیث سے سنلا تا اور وہ مخالفین میں کہ فرماتا ہے اگر جسے کہیں آپ کی طرح
 علم تجربہ چھڑ کیا ہو تو اول حوالہ دیجیو بعدہ گلہ کیجئے معلوم نہیں کہ مستعرض نے آپ کے ساتھ کیا کر
 ناکردنی کی ہو کہ ناحق اس بیچارہ کو الزام دیتے ہو اور طرح طرح کے دستانام **قولہ** بلکہ وہ
 مناظرہ آنت کہ چنانکہ ما اقول الخ خود ستائی کیجئے اور دایہ چیمائی دیجیو خود فروشی سے
 بے نوشی بہتر ہو اور اس عقل و خورس مدہوشی بہتر **ہے** خوار و زندہ باش ولی خود ناساں
 بے نوشی و طریقت حق بز خود فروشی بہ مخالفت اپنے تئیں عالم عامل جانتا اور فاضل و کامل
 ماننا حالانکہ پیرایہ علم و فضل کو عاری ہے اور عریقی دریا ناواری لہذا او کی ساری ساری سبک
 ہے بلکہ باعث قمار **ہے** زنت باشد و قی و دیبا کہ ہو و بدوس نازیبا **قولہ** مستعرض اقرار
 اعتبار ان کرو و ملا جھوٹ چند در چند بولے صراحۃ دروغ گوئی کو بندہ کہولے یہ جھوٹ آپ کو
 بہت خراب کر لگا بہ نام و ہم انجام ملکہ کذاب کر لگا کذاب بڑا عیب ہے اور سب کے باطنی لایک
ہے چشم بیش کذب ہوتی ہے کورہ چشم کا گل چشم سے کہوتا ہے نورہ تم نے ہماری مستندہ
 کتب سے ایک فقرہ ہی نقل نہیں کیا کسی جگہ دید و بہارت خیر دل نہیں کیا اگر ہماری کتابوں
 میں کوئی عبارت ملی ہو تو او راہل حق کو بشارت دی ہو تو حوالہ دیجیو الکہد ماری وغیرہ کی
 وابتلا وید و بہارت نہیں ہو آپ کو تمیز حق و باطل میں بہارت نہیں جو کچھ آپ کی تحریر ہو وہ عین
 نزویر ہو ہماری مستندہ کتب جو ک ایک کلمہ نہیں ہو وابتلا الکہد ماری وغیرہ ترجمہ نہیں جیسے
 کہ ہنے اصل آیت و روایت سے رد اسلام کیا ہے اور اسل مرین جد و جد تمام اگر سہیلج آپ
 بھی سند وید و بہارت ہی پر کفایت کرتے تو ہم کو واسطے آپ کی شکایت کرتے اگر مخالف ترجمہ
 صحیح فہم کرتا اور دست افراط و تفریط قلم تو ہی خالی از شاعت ہوتا اور لایق مست **قولہ**
 ابجد و رین باب تفسیر فتح الغزیر مرقوم ست فقط اگر آپ فتح الغزیر کو قبول کرتے ہو تو نہ کہ
 وہب پیرٹی ماروت و ماروت کیونکہ عدول کرتے ہو اور ظلم داؤد سے کو واسطے اقرار کرتے ہو

نکلیے اور ہو سکے تو جواب جواب پر جان لڑا ہے **فصل در بیفادوی مکشافہ علم و حق کیلئے**
 نے کہ مطالب مذکورہ بیفادوی وغیرہ مفسرین نے ترقیم نہیں کی مگر یہ کہ کجاسک معلوم ہوا کہ انہوں نے
 تسلیم نہیں کیا کہ یہ کجاسک ہمارا بائین ہیں کہ ان مفسروں کے نزدیک مفسرین ہیں مگر انکی تفاسیر میں
 نہیں ہیں مثلاً احادیث بخاری و مسلم بیفادوی وغیرہ مفسرین کے عقیدہ میں بالکل متبرہ ہیں بلکہ
 بعض اسوین قرآن سے بھی بڑے ہیں حالانکہ اشخاص مذکور کی کتابوں میں اول سوا آخر تک
 اصلاً مذکور نہیں ہیں اور مرقومہ تفسیر بیفادوی مکشافہ و کبیرہ و فیضیاء و غیرہ میں پس موافق کلیہ کے
 ہم کہہ سکتے ہیں کہ بخاری و مسلم کے اکثر مضامین و مطالب فقراء عظیمین اور مانند ابکار و کار
 محمد علی ترمذی علاوہ اسکے جسوقت کوئی مضمون آپکی موافق ان تفسیر و کجاسک برآتا ہو اسوقت
 آپکی جو مجوزہ متبرہ نظر آتا ہو اسوقت کوئی مضمون ہمارے مطلب کا نکل آتا ہو اسوقت اس مجوزہ
 کا خاصہ بدل جاتا ہے یعنی بر اعتبار ہوتا ہے اور مانند اوراق خزان قابل نا چننا پڑھنے حملہ ہند میں
 لکھا ہوا کہ فیضیاء کا ایک شام سے ظہر ہر کہ محمد سے جبرئیل بزرگ ہوا سچو جواب میں یہ قول
 محمد علی ہر کہ صاحب مکشافہ تغزل ہر ہمارے علماء کا مستزلہ سے طاعت مشہور ہر اور غرضہ و واقعت ہر
 تک فتور ہر عرض کہ میانہ کے نزدیک ان تفسیر و کجاسک کا مستبرہ ہونا اور غیر متبرہ ہونا یکساں ہر
 ایک کو دو کچھ پہنچ چکا ہے ہر متزلہ قابل دیدار خدا نہیں ہیں اور اس مسئلہ میں شیعوں کا
 خدا نہیں اگر آپکا مکشافہ پر دار و مدار ہو گا تو دیدار الہی سے انکار جانا چاہو گا یہ جہا
 مکشافہ شفاعت انبیاء کا قابل نہیں ہر اور اسکی راہ میں عدالت الہی لا طائل نہیں ہر
 صاحب مکشافہ کا عقیدہ ہر کہ نیکی خدا کی چھوٹا ہر اور بدی نفس دو کچھ ہر صاحب مکشافہ کہتا ہر
 کہ ترک کیا ہر انسان و جن ہے اور نہ کافر و مومن اسطرح متزلہ کے مدعا مسائل ہیں کہ اہل
 سنت کو حق میں زمہ طائل ہیں پس جو کوئی تفسیر مکشافہ پر یقین کرے بکا وہ ملت ملت
 جماعت کو پیوند زمین کرے گا جو صاحب مکشافہ کہ سیاہی کو کھین کے مقابلہ میں ہرگز جہد و جد نہیں کرتا
 جب تک کہ شیعوں کا رو نہیں کرتے اگر آپکی تحریک و تقریر کی یہو ہی صورت ہر تو ہم کو رو اسلام

بے بریں چھوٹا سیکل آئی سنت و کتاب میں ہر اور روئے و عبادہ و طاعت الہیہ میں کہ ہر ایک
واقع میں ہر ایسی کوئی غرض نہیں ہو انکار اس کو خالی ارادت و غرض نہیں کیا کہ چاہیے
کہ علاج مزاج ختم کرائیں اور علم غلیل سلیم فرمائیں **۵** بے غرض یا بی چو حرف نگشت ہو کہ
منہ و حاجت سوا کہ کہ باشند و مان پاک یا مولوی جی کی عقل پر کیا تہر پڑے کہ اپنے بزرگوں
کے کلام میں شک کرتے ہیں اور لوح دل کو کلہ جی تک **سورۃ النجار** میں آخر آیت عظیم
در بیضادی و کشف توفیر کبیر و مینا پوری و دیگر تفاسیر متبرہ و چند نوشتہ املا مذکوریت و اب
مناظرین زانیت کہ متعرض بران کار بند شدہ بلکہ ماننا ظہر آنت کہ چنانکہ اقوال پشورایا
ہو و راز ہماں کتب ہو کہ متعرض اقوام اعتبار آن کر تفسیل سکیم چند درین بے تفسیر فتح الغفر
مقوم است خلاصہ آن این است کہ ماجرہ کنیز سارہ بود سارہ را چون آرزو و حصول اعلان
ابراہیم و دل جا گرفت ماجرہ را با برہم بخشد و چون اسمیل از بطن ماجرہ متولد شد و دوس
ابراہیم اسمیل را در کنار گرفتہ نمود کہ سارہ را خوش نیامد و از ابراہیم خواست کہ او را وادار
و دیگران کہ بدین دغ و آبیان شد برساند ابراہیم از ان انکار کر وہ و بگفتہ وے عمل بکند تا آخر کہ حکم
الہی رسید کہ ماجرہ و اسمیل مادرین چنین موضع باید رسانید ابراہیم آن ہر دو را بحکم الہی قرب
رسانیدہ و عاف و دمتراض کہ دیگر دہیات درین تعداد طرف خود افزودہ و سراسر اقرار است و
دروغ **جواب** جو کہچہ ہنہ اپنی کتاب میں ترقیم کیا ہے وہ بیان اصل حال ابراہیم کیا ہو
اگر مولوی جی او سکنا نام افترا و ہیکر تو ہم او کو بہت رسوا کر کے کو مخالفت کی عادت کرنا جو بزرگوں
کو سختی کہتا ہے او را و گو دے پے پردہ وری رہتا ابراہیم نے سارہ کو گستاخ کیا او سارہ فر
ماجرہ کان میں سوراخ کیا ماجرہ بے شد کی او را و کی جانہانی کہ دی ابراہیم فر اسمیل ماجرہ کو
گھر سے بے تصور نکالا و بیابان میں و در و الا یہ تمام حال تفسیر زادی و عدولت تا بادی و
مواہب طیبہ وغیرہ میں منقول ہو اور سچے مسلمان نزدیکہ تعقل جو آپ سے نا غلط تو بسیار ہیں اور تہذیب
اسلام پر تیار ہیں مگر کرن اعتبار کرنا ہر شخص را کہ کہتا ہے اب اپنے فقرات کے جواب پر کان

بہی چو دروغ و کلام
کے کتب و نوشتہ بیضادی و اب
خلاصہ اسلام ذکریت

اس پر اہام ہو اور بامدیو کسکا نام ہے تو آپ اس لایں نہیں کہ جھٹ دی کرین اور ننگان
 ہنود کی عیب بینی باوجودیکہ آپ کو اہل دانش کی محبت و تہنیں ہی پہر ہی عبادت نہیں گئی محبت
 کی اوی جگہ تاثیر ہے کہ جہاں استعداد کو اور کیا خدا داد **۵** باران کہ درختا طیش غلاست
 چہ در باغ لالہ روید و در شہد بوم خس بہ مہربان من جن پر آپکا اتہام ہے اور کا بسدیو نام ہے
 ابدتہ شری کرشن کا نام بسدیو ہے جو کہ دین و دنیا کا خدایہ ہے جسکے جیم سے جن و ملک غریو کر
 ہیں اور جسکی محبت کو دیو و فشتے ترک کر دیو بہر حال یہ آپکا افتراء عظیم ہے بلکہ بر تراز کذب
 ابراہیم جو بسدیو دیو کی نے کنس کو سنا ہرگز خلاف واقعہ کلام نہیں کیا اپنے ناحق اپنا نام
 شہیل مختارین کیا اگر آپ معتزین نہیں ہیں اور مایہ مدبری نہیں تو کتب ہنود کی سند کا اور اپنی
 براست میں کہ فرمائیے ورنہ او تعالیٰ اول آپکا نام کذاب ہر یگا بعدہ حساب کریگا اور وقت آپکی
 دروغ پردازی کا گل کھلیگا سو کا خانہ ساز ہنوش کیا لیک **۵** نہو دروغ سے جز نوزش جگر
 حال ہ سو آدودہ نہ آئے گل چنغ ہے بو **۵** قولہ تعبیلین ست کہ این فریب مدفع رالغ
 یہ بھی محض بربیان ہے بلکہ سراسر بہتان ہے آپ نے صدق و راستی کا خون کیا اور اپنے آئین ملن
 کیا آج تک کسی ہندو کے دماغ میں یہ خیال خام نہیں سما یا آمد کسی نو آپکی طرح و ف اتہام نہیں
 بجایا میا بخیر زمان جنگ تہمت طرازی تلخو اور آہنگ خراب وازی تلخو خلاصہ مقام اور حال
 کلام آنکو یہ مانگی نہ مال کی نہ سر کی ہر ایجاد محمل لڑکی ہر یہاں تک عبید اللہ کا وہ قول کہ انبیا
 کہیں جھوٹ نہیں بولتے متعدد ہوا اور انکار مولوی محمد علی بے سود اب عبید اللہ کے قول آئینہ
 رد ظہینہ کرتا ہوں اور عبید اللہ بلائی کا دم بند **۵** کہ کسی پر ظلم کریں فقط اس قول کو بھی
 سنی ہیں کہ انبیا تلک نہیں ہیں اور یکے بائے فریہ نہیں مگر یہ محض خلا کہ ظلم انبیا شہور میں
 دیکھا ظلم آدم اور ہند کو ہر تب تفصیل تمہارا ہیم منظر ہے جیسے کہ ابراہیم جو ٹون کا بادشاہ تھا وہ
 ہی ظالمون کا پشت و پناہ تھا چنانچہ باجرہ پراوش شمشیر تلای یعنی سارکے ہاتھ سے اسکی
 جان خالص کر لی پہر ابراہیم نے عدل عقل کا طریق چھوڑا اور اسمیل باجرہ کو سحر اتی ووق ہر

بایگفت کہ این کلمات ابراہیم محمول جبرن نیت و عدم مغفرت دیگرے و محمل صدق است یا
 مختار شری کرشن و نیز در غلوئی باسد بود و یوکی بار ابرہ کس برانما و خست شود اگر این دختر را بلبل
 ہستم و یوکی متولد شدہ است شہرہ ہندست و مجاہدین ست کہ این فریٹ مدوع را ہنودہ
 ستایش و مدح باسد بود و یوکی باون و نے میرآیند **جواب** خدا ویر ہوئی کہ سولوی جہا
 در دوع ابراہیم کہ در دوع کہتے ہواب نور کہیں گے دم بدم آپکا قول فعل آدر اور ہر اولہ تہی
 ہے **۵** ازین پیش بودی بگوئے دگر ہ کنون سکیں غم سو دگر **قولہ** بکذبت کئی
 الخ اس جہٹ کا آپ جواب پانچکے اور نہامت جہا اب ہٹا چکے جہٹ بولنا اچھا نہیں ہوا
 در غلوئی چاہیں تحصیلدار سرکار و بادشاہریا اگر جہٹ بولیکا اور شربت بین زیر گبولیکا تو سناے
 اعمال پانچکا اور قرار قہمی گوشمال کجا ییکا اسواسطے آپکو خوشید روئی چاہیے اور صبح صادق کی
 مانند راست گوئی **۵** گیتی بایڈت خوشید روئی چہ صبح و یمن کن سہ گوئی **قولہ**
 کہ این کلمات ابراہیم محمول جبرن نیت و عدم مغفرت دیگرے و محمل صدق ست فلفظ دین مجوس
 ساجہ تمسک نہ نیت نہیں ہوا و تفسیر سستی کی اصلا اصلیت نہیں جہ کوئی دین حق و سوا حق
 کر یگا دی حیت کلمات ابراہیم پر اعتراض کر یگا البتہ جو کہ بہن کہنے سے ابراہیم کی رسوائی
 تھی و سکر کوئے کیا برائی تھی کیونکہ ابراہیم ہی بہن سے ہمستر ہوا اور ابراہیم ہی عرق نہامت
 تر ہوا و ستر سلمان کا نقصان نہیں ہر زید کی رسوائی سے بکریشمان نہیں ہم بہت دلائل سے
 نہایت کہ چکے کہ ابراہیم فساد کو حقیقی بہن آنکار کیا اور پانچ تین گہروں سے متعین قرار دیا
 پس قول ابراہیم قطعاً صدق پر محمول نہیں ہوا و اصلاً مقبول ارباب قبل نہیں **قولہ** یا
 مختار شری کرشن فلفظ شری کرشن نے کہی در غلوئی نہیں کی بلکہ ہشتہ کاذب پرفرین کی ہے
 خوف خدا نہیں ہر کہ شری کرشن پر اتہام کہتے ہوا و حق سے اختتام اگر جہٹ بولنا ثواب
 ہوتا تو کسواسطے قہر نہ لگا کذاب ہوتا **۵** علی جو کذاب سے تو غیر کسکو ہر گل خرز بہر سے
 حاصل ہوا **قولہ** و نیز در غلوئی باسد بود و یوکی بار ابرہ کس الخ جبکہ غلو یہ بھی خبر نہیں ہر کہ تمہا

نثار کیا اور اپنے کو اوسکی خواہر حقیقی آشکار کیا کیونکہ خواہر دینی کہنا بجا یہ بات بھی خواہر دینی
 کہنے میں اوسکی نجات تھی کہ شاید بادشاہ اپنے دین کے مسئلہ پر غور کرے اور سارہ کی رہائی
 فی الفور کیونکہ دین مجوس میں خواہر حقیقی بہائی کے لئے مخصوص ہے چنانچہ شہاب حق میں مخصوص
 ہے لہذا عبارتہ اعتراض کیا ہے علماء نے کہ کیونکہ کہا ابراہیم نے کہ یحییٰ بی میری ہی والدہ
 بی بی کو اوسکے میان کے ہاتھ سے کم لیا کرتے ہیں اور یہ بھی ہے کہ ظالم کج مان پاک رکھتا
 ہے بی بی ہویا بہن لیلیٰ ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اوس ظالم کی عادت یہ بھی تھی کہ بی بی کو
 میان سے لے لیتا تھا نہ بہن کو اور وہ مجوسی ہی تھا اور دین مجوسی میں اگر بہن ہو تو اوسکا
 بہائی بھی اسی داو لی ہے ساتھ اوسکے نسبت غیر کے پس چاہا ابراہیم نے کہ تمسک کر دو ساتھ
 دین اوس ظالم کے باوجود اسکے اوسنے رعایت اپنے دین و عادت کی نہ کی اور قصد کیا
 اوسکے لینے کا انتہی علاوہ اسکے آپکی عبارت میں لفظ معافی کیا ہے اور بعض جمع
 کسواسطے ہے شاید کہ کذب براہیم کے بہت معافی ہیں مثل ترجیحات قرآنی ہیں لفظ سحر
 کہ صفت معافی ہے یہی بات جانی جاتی ہے کہ وہ معافی، بیحد، بین اور دیدہ فہم و فراست
 پوشیدہ **قولہ** بالفرض درین مقام اگر ابراہیم مدعی ہم سبکست موافق اصولی مہذبہ بالا
 رد البعد فقط اب مولوی صاحب راستی پر آئے اور اپنے لئے جوئے سے پھپھٹائے آپکی یہی مثل
 ہے اور اسی پر مل ہے **۵** چونکہ انا کذب مان نادان و نیک بعد از قبول رسوائی
 اگر اول ہی آپ براہیم کو جو ٹون میں شامل کرتے اور مدینہ کذب کا عامل تو کسواسطے
 استعدا طول کلام ہوتا اور ابراہیم رسوائے خاص و عام آئندہ کو جو ٹی بات پر امر انکبجو اور
 برعکس قرآن و حدیث گفتاریہ بحث و مباحثہ و سیموقت رونق پائیگا کہ دل میں احقاق
 حق سائنجا جب تک کہ مد نظر ابطال باطل نہ ہو گا مدعا حاصل نہ ہو گا اب مولوی صاحب عقل و
 دانش کو سلام کرتے ہیں اور ارادہ الزام **سوط الحجاب** پر تو یہ براہیم و سارہ ما
 با کذب بختری کرشن کہ بر اگر قرض اسباب را بعد مور الدیج گفتند سوز نہ باید کرد و از رو انصاف

لیتا کبھی ناموس تھا پس بلاشبہ ابراہیم نے اسے دوم اختیار لیا اور سارہ کو ابی غوہی
 نمودار کر بادشاہ اپنے دین پر خیال کر کے اور ابراہیم کا رخ ہلال بیوی و جہاں ابراہیم کی غما
 کے لئے مناسب تھی اور بادشاہ کی اسکات کے لئے واجب ابراہیم پر مشورہ تھا کہ آپ اپنی
 سوت کی تدبیر کرتا اور سارہ کو دشمن کے ہاتھ میں اس پر سن ترائی میاں کی خلاف مدعا
 ابراہیم ہے بلکہ غلطے عظیم ہے ہر ایک کام میں مشورہ قتل واجب ہے وہ نل مناسب ہے
 ایک سن علم راہ سن عقل باقیہ شہرہ او کتب فلاسفین مذکور اگر بیان محمد علی گلشن حکماء
 علمائے عقل بصیرت تیز تو کس واسطے کار گاہ ہر نہ درائی میں کلیم نصیحت تیز **قولہ** حق تعالیٰ
 ترا از دست آن ظالم محفوظ خواند فقط اگر ابراہیم کے نزدیک خدا کی کچھ حقیقت جوتی تو کس
 تعلیم دروغ کی حجت ہوتی اس کا رنا کارہ سے معنی تعلیم سارہ سے سیر ہی معلوم ہوا کہ ابراہیم
 کو حق تعالیٰ پر ایمان نہ تھا اور سوسا اور سوسا کوئی راسخ کوئی گمان نہ تھا اگر ابراہیم کا
 خدا پر تکیہ ہوتا تو کس لگا استدھ قضیہ ہوتا یہاں سے یہی جانا گیا کہ وہ عامل تدبیر تھا اور نہ
 تقدیر سوسا سے یہ دو لون فقرے ہماری محکم میں نہیں ہیں سارہ میاں کی کوتاہ بین بین یا
 سر زمین جو سنے ہیں اور تواریخ محمدیہ تھے ہیں اصل یہ کہ در باطن سیاہی تواریخ محمدیہ
 اعتماد کرتے ہیں بلکہ بات بات میں اوس سے اعتماد کرتے ہیں بظاہر کہتے ہیں کہ تواریخ محمدیہ
 مستند نہیں ہوا و تا مل سند نہیں ہم مولوی جی کی عادت طفلی اور خلعت شعلی سے خبر داری
 اور تعلیم الامام سے محرم اسرار گلب پر نہیں ملاتے زبان نہیں ہلاتے **قولہ** راز عالم ہر رنگ
 بوسے گل دل میں نہان ایک نخل غنچہ گل بندہ مراد مان **قولہ** ناموس مرا ہم مناہر
 خواہد کہ فقط اگر بادشاہ اول ابراہیم کو قتل کرتا اور بعد سارہ بہ دخل تو زندگی سوا یوسی
 ہی نہ جلتے بے ناموسی کیونکہ شریعت اسلام میں بعد مرگ اسطر زوجیت جھوٹ جاتا ہے
 اند نکاح ٹوٹ جاتا **قولہ** چنانچہ سارہ مطابق ہدایت ابراہیم اخوت ابراہیم کہ بایا و گلا
 آن ظالم و امجدہ و بیانی مضمرہ دروغ نبود فقط بلاشبہ سارہ تعلیم ابراہیم پر گہر صدق

مانند پروا نہ تھے جس ہرین پس اسی عورتوں کو وہ کیا کرتا تھا کہ ہر سنی خاتم الانبیاء علیہ السلام
 نظارین بادشاہ مذکور صرف مسافروں کی عورات لیتا تھا یا اپنی رعیت کی یہی زوجات لیتا
 تھا بر تقدیر اول وہ ہفت اقلیم پہنچا ہوتا ابراہیم کو اسکو حال سے واقف فرماتا پس کس
 اسکو ملک میں جاتا اور کس واسطے اسکو لینے لے بلایا میں پھنسا تا اگر ابراہیم فریدہ و دستا پر نشتر
 آورہ کیا تو کارنا کا کیا بر تقدیر دوم ملک تباہ ہوتا کیونکہ انظام رعیت و سپاہ ہوتا سلطنت
 میں زوال آتا اور خبیثہ حوالت میں مل آتا سپاہ و رعیت اپنی راہ لیتی اور دوسرے بادشاہ کی
 پناہ لیتی ظالم اکیلا ہوتا کون آقا اور کون چلا ہوتا **قولہ** اگر شوہر شہر آباد سے بود اور سنگشت
 الخ برادر و غیرہ وارث سے کس واسطے روگردانی کرتا تھا اور شوہر بیچارہ کی کس واسطے تلف زندگانی
 کرتا تھا تنج شوہر بیان کیجئے ورنہ اس فقرہ کو بہتان جان لیجئے اگر آپ تنج بلا صبح سے خروا
 ہوتے تو جناب پر اس کلام سر اسراہام کے جوہر نمودار ہوتے لہذا آپ کی بات بڑا متناہ
 اور شل ملامت کیوت نا پائدار ملا وہ اسکے امیر یا فقیر موجود نہ بنایا پھر جو ہر ایک کو اپنے کام
 کام ہے اور اپنے کام سے آرام دہ کر کے مخالفت میں کیا سو کہ گناہ بے لغت میں کیا ہو
 ہے اگر بادشاہ اپنی عادت مجبور ہوتا اور فتنہ شہوت میں چور تو عورتاں خوش رو سے صحبت کرتا
 کس واسطے گناہ بے لذت کرتا قطع نظارین آپ کا یہ قول قابل طمانین نہیں ہے کہ یہ اصلاح
 و آیت قرآن نہیں ہر آپ تو صرف قرآن و حدیث پر اعتبار کرتے ہو اور تواریخ و تفاسیر مجیدہ
 کو فی النار آپ ہی کا قول آپ کے اسکا ت کے لئے کافی ہے اور عہد شکنی جناب کے انہماک کے لئے
 وانی **قولہ** کہ باعتبار دین برادر تو ہم الخ ابراہیم نے جو سدا کو میں بتلایا اور سارے
 جو ابراہیم کو بہائی بنایا تو اس سے غرض انکی یہ تھی کہ بادشاہ اخوت اسلامی و دینی مجبور
 یا مراد یہ تھی کہ اخوت حقیقی و عینی سمجھے شق اول خلاف مقصود ابراہیم و سارے اور محض فعل
 انکار کہ یہ عہد ابراہیم کی خواہر دینی بر تعریف کرنا شریعت بادشاہ کے خلاف نہیں تھا اور
 وعدہ از انصاف نہیں کس واسطے کہ بادشاہ مجتہد دین مجوس تھا لہذا اس کے نزدیک یہ کہی خواہر

دسارا تھا تو جواب یہ ہے کہ وجہ الارض یعنی زمین جو زمین میں مٹھیں کسی جگہ کی ہیں جو
 (پیش لکھی) وجہ الارض میں غیر زمین (کے) یہی سنی ہیں کہ زمین پر میرے اور میرے سوا
 کوئی مسلمان نہیں جو اکیسٹان یا ان کا نشان نہیں حالانکہ یہ خلاف قرآن ہے جسے مسلمانوں کا
 ایمان ہے کیونکہ سورہ عنکبوت میں مرقوم ہے کہ جو وقت ابراہیم نے آتش نمرود سے امان پایا
 لوط اور ابراہیم لایا چنانچہ فاس لہ لوط و قال انی مہاجرالی ربی یعنی پس ایمان لایا واسطے اؤکو
 لوط اور کھاتھت میں وطن چھوڑ کر لاہون طرف رب اپنے کے خطا کرتے مفسرین و مومنین کا یہی
 قول ہے کہ لوط ہمراہ ابراہیم و سارہ فرکر تا تھا اور محنت و مشقت میں عمر بسر کرتا تھا غرض کہ جن نبی
 تسلیم پر مسلمانوں کا اعتقاد ہے ان کی خوب خدا ہی کہ قرآن کو ہر نہیں کہتو اور مقابلہ کہ کن کا بیڑ
 نہیں ابجی مولی محمد علی ابراہیم کا تیسرا دروغ تسلیم کرتے ہیں مگر تعلیم کذب سے ہمیں ترمیم کرتے ہیں
سوط الحجاب ربرگاہ ابراہیم و مصرفت اتفاقاً آغا بادشاہ جبار بود کہ مرزن خورشید را
 بجبر سیگفت اگر شوہر بش با دے بود اور اسیکشت و اگر برادر یا دیگرے از اقربا بود اور اسیکشت
 لہذا ابراہیم با سارہ گفت کہ اگر پیادگان آن جبار بر آ آوردن تو بیایند و از حال من پیرند
 بگو کہ برادر من است کہ با ستبار وین برادر تو ہستم حق تعالی ترا از دست آن ظالم محفوظ خواہد داشت
 و ناموس مرا ہم مایع خواهد کرد و چنانچہ سارہ مطابق ارشاد ابراہیم عمل فرمود پس معلوم شد کہ
 سارہ مطابق ہدایت ابراہیم اخوت ابراہیم کہ با پیادگان آن ظالم و انمودہ و جببانی متصرف و دروغ
 نبود و بالفرض مدین تمام اگر ابراہیم دروغ ہم سیگفت موافق اصول مہدہ بالا را بود و چون
 چونکہ مولوی صاحب فرودوغ سوم ابراہیم میں کچھ غلط و حیل نہیں کیا اس معلوم ہوا کہ آپ
 نے کذب ابراہیم پر نہیں کیا **ع** محنت و زبوا کہ میں ہم غیبت است و اگر اسطرح ساجدہ قائم
 رہا تو آپ حق و باطل کو خدا کے نیٹے اور اپنے کئے ہوئے سے خدا کا کر نیٹے اب اپنے فقر و غر
 کا جواب گوش کیجئے و شراب ہوش چھوڑ **قولہ** عادت چنان بود کہ ہندن خورشید را بجبر
 خطا اگر وہ ہر عورت حسین بچہ لیتا اور زن ترسا و کبر لیتا تو اس کے برابر ما عورت جمع ہوتیں

کیا اوس عالم کو کہ ابجد ایک مرد ہے اوس کے ساتھ ایک عورت حسن و جمال میں بہترین لوگوں
 سے پس اوس کو کوئی آدمی ابراہیم کی طرف روانہ کیا پس گیا ابراہیم نزدیک کے پس سوا
 کیا اوس نے ابراہیم سے کہ کون ہے تیری یہ عورت کہا ابراہیم فرمایا یہ میری بیوی ہے یا ابراہیم
 سارہ کے پاس ہیں کہا سارہ کو کہ اگر جو عالم جائیگا کہ تو بی بی میری ہر توجہ سے تجھ کو بردستی
 چہین لیکھا پس اگر تجھ سے دریافت کہے تو یہ ہی خبر دینا کہ توہن میری ہے اسلام میں اور یہ راست
 ہے کہ نہیں ہے روز میں پر کوئی مسلمان سوا کہ اسے اویس سے فقط یہ حدیث اسی امر میں متحد
 ہے کہ ابراہیم کو دروعلوئی میں بڑا کہ ہے ورنہ واجب بطلان ہر کہ غلط گوئی بخاری و مسلم پر دل
 ہے مثلاً قولہما اخذ فی الاسلام فقط غلط محض ہے کیونکہ دینی بہن کہنے سے مطلب ابراہیم حاصل
 نہ تھا اور لوح دل سے نقش خوف و بیم زایل نہ تھا ابراہیم کی دینی بہن سے بادشاہ کو کب
 اعراض نہا البتہ جتنی بہن سے اعراض نہا کیونکہ کسی کی سگی بہن چہینا خلاف دین بادشاہ
 نہا کہ وہ جو سی بدستبہا نہا شریعت جو میں یہ ہی پسند ہے کہ خواہ برادر حقیقی کی نکاح سبھا
 برادر حقیقی کے ہوتے کوئی بہن کا خوسہ نگار نہیں نہا اور کسی کے ساتھ اوس کا عقد نہا اور نہیں
 بنا برین ابراہیم نے خدا کی عداوت میں تشکک کیا اور دین جو میں تمسک کہ بادشاہ اپنے
 دین کے مسئلہ پر دہیان کہے اور ابراہیم کی شکل آسان سارہ کی رہائی کہو اور ابراہیم کی
 عقدہ کشائی یہ نوحد ابراہیم کا استخوان ہے جو مسلمانوں کا پرستان ہے **قولہما ایس علی**
 وجہ الارض مومن غیر سی و غیر کہ فقط یہ بھی غلط محض ہے کیونکہ اوس وقت لوط بھی مسلمان نہا
 بلکہ بے خبر حق سبحان تھا قرآن میں سورہ عنکبوت ہے ایس میں غلط گوئی بخاری و مسلم کا نبوت ہے
 اگر یہی حدیث سورہ عنکبوت ہے تو کیونکہ لغز خلافت قرآن کہتے یا ان محدثوں کو سورہ مذکور
 از برین تھی اور اوسکی تفسیر نے خبر نہیں یہاں بخاری و مسلم کی کیت تھی اور انکار جو میں بر
 شعبین کو بڑا افتخار ہے ان محدثوں سے ہمار کو وقت کے ثبات و نور بافت بہترین کہ ان کو
 اکثر سورہ قرآن از برین اگر کوئی کہے کہ جہان یہ ماجرا گذرا تھا وہاں کون مومن سوا ابراہیم

میں ایک فصل ترتیب ہو چکی اس کتاب کے اوراق بالا پر نظر کیجئے اور اپنی کوریسولی چشم تراچو
 حیا تو ہم مطلق نہیں ہو کر جواب نذاکین پاتے ہوا میر حسن بناتے ہو آخر کتاب میں ہی ایک فصل
 ترتیب ہو سکے گا تو ان کو تکلیف بخاری مسلم کی ترغیب دینگے یہاں تک براہیم کے تین چوٹ مانع
 مخالفین ہو اور سولی محمد علی کے سارے غریب تین ہوئے اب چوتھے چوٹ کا بیان کرتا ہوں اور
 حواس خمد مسلمان پریشان جبکہ چاند غروب سے ابراہیم کو ٹکڑے ہوئی توجہ ہلکے معصومی پس سارہ
 کو ساتھ لیا ماہ پار کے ہاتھ میں ماتھ دیا دونوں چور پر سوار ہوئے اور آوارہ گاموں کو ہمارے
 معصومین دال ہوئے اور بوقلمونی روزگار سے غافل ہوئے کہ سارہ سپت حسین تہی رشک است
 چین تہی دمان شہرت حسن سارہ و مدال ہوئی گوش زد اونی و علی چوٹی بادشاہ عاشق زاد چلا
 تیر ترنگان سے دل فگار ہوا حصار کھلے کر حکم دیا کہ سارہ کو حاضر رہا کر و اور دو کا دل بجا جبکہ
 بادشاہی لوگ براہیم و سارہ کے پاس آئے یہ دونوں بیقیاس گہرے اول ابراہیم و سارہ
 بادشاہ میں داخل ہوا اور بادشاہ اس سے سائل کہ یہ عورت تیری کیا لگتی ہے ابراہیم نے
 کہا کہ خواہر سیر سی، بادشاہ نے ابراہیم کو آزا کیا اور سارہ کو یاد دل ہاہیم نے سارہ کو راہ
 حیل چوٹی دکھلائی اور درو نگوئی سکھائی کہ موت بادشاہ تجھ سے ہٹا کرے کو تیرا اور
 ابراہیم کا رشتہ کیا جو تو یہی کہنا کہ ابراہیم میرا بیٹا ہے سارہ نے ہایت ابراہیم پر چل کیا اور
 رشتہ زوجیت کو سخت سے بدل دیا یعنی جب بادشاہ نے سارہ کو چھوڑا کہ ابراہیم تیرا کیا لگتا کہ
 سارہ نے کہا کہ بیٹا میرا یہاں حدیث مسلم و بخاری کی سند کافی ہو سکتی ہے عبارت تم ہوئی اور کچھ
 باقی جو چنانچہ (وقال بنیامہ و ذات یوم و سارہ اذاتی علی جبار بن الجبارۃ فتیل لہ ان ماہنا
 راجلا سارہ ان حسن الناس فارسل الیہ فسلانہا سن ہذہ قال اختی فاتی سارہ فقال لہا
 ان ہذا الجبار بنیامہ انک امراتی یغلیبی علیک فان ساکت فاجیریہ انک اختی فاکتختی فی الاسلام
 ایس لی جبار امین موسیٰ وغیرہ کہنی فرمایا محمد صبا: خود میان بیان ہر سے چوٹ
 ابراہیم کے کہ ناگہان آیا ابراہیم ساتھ سارہ کے نزدیکی کا کلام کے ظالمین میں جو پس

نازل ہے جو کہ میرے ابا ابراہیم کے حق میں لکھا وہ میں خواب کر اور موافق سنت و کتاب جو کہ کیا
 نے کرشن اور باون کی شان میں رقم کیا وہ میرے غلط ہے اور اپنی مدد غلط ہے **س** من غلط ہے گز
 محکم آرزو دم مارا تو خود امروز اپنے کوئی بخیر و خدا غلط **ق** لے علی بناتیباس فقط تھیں
 تھیں عیلة کا بیان کیجو اور اپنی استعداد کا اعلان اگر اپنے آفتاب نشی و نور انقباس کیا ہو
 تو فائدہ کس چیز کو کس چیز پر قیاس کیا ہے قہر آپ کے وہم و خیال پر تو سبیل و قال پر کہ بار بار
 مدد و دست پر داری باز کرتے ہو اور قہر دم بازی آغاز **ق** لے سب حکایات کو ہم غلط کہ کچھ
 ہیں غلط آپ کی تو کیں ہل کر اگر خود مدد علی کو سے نکل آئیگو اور دستا علم فضل اطلالون وارسطو
 سے بل آئیگو تو بہت مذمت اور ٹہانگے اور طے لاست کہا نیگو اپنا ماتمہ قلم رنگے اور بنام کہ
 فخر نامہ رقم کرینگے کس کی مجال ہو کہ اہل حق کی کسی بات کو غلط کہہ سکے اور عزت و آبرو کو کسی
 رہو **ق** لے اگر ہم ایسا کہیں تو ہر آئینہ قول ہمارا گنجائش رکھتا تو فقط سولوی حسب کی عمر خود
 سائی میں تمام ہو دیگی اور ہر نہ راہی میں صبح سے شام ہو دیگی **س** صبح ہو دیگی شام
 ہو دیگی و عمر یوں ہی تمام ہو دیگی و چونکہ نادانوں اور مسلمانوں نے سوطا الجبار پر گور نشا
 نثار کئے ہیں اور ملہ میں دم و دینا دئے ہیں سولوی جی پیرا میں بھولتے ہیں اور اپنی
 اصل کو بہتے ہیں اپنی کتاب کو فانی جانتے ہیں سوا ب کو پانی مانتے ہیں مگر جو ادنیٰ نابہ
 ہے اور حافت کی نشانی ہو **س** مشہور ہے جس گشتار غیش و تجسین نادان و پندار خوش
ق لے چونکہ کوئی کتاب ہر مذکور کی بسند مرفوع متصل مروی نہیں ہے فقط یہ کس خبر کا کلام ہے
 اور مرفوع متصل کس جانور کا نام اگر مرفوع متصل کوئی چیز ہو اور بخاری و حکم کی تحریر ہو تو یہی
 او کی کچھ اصل نہیں ہے کہ مسلمانوں کے پاس مدعوین سو برس کے راویوں کو صدق بیان
 و رستی ایمان کی کوئی دلیل نہیں ہے پس یہ مرفوع متصل کو مدعی روایا پر ہرگز تفصیل نہیں ہے
 شیعہ اسکی کئی بار ہو چکی اور ہو دیگی مسلمانان زار و رو بکی اور ہو دیگی **ق** لے اور صاحبان
 تو بلحاظ رواۃ کے ذاصل محض یہ غلط ہے کہ اس دعویٰ کی مدد اسل تکذیب ہو چکی بلکہ اس بحث

کہ وہ اپنی خطا پر آپ عارف کو قائل ہو گیا کہ سب ہی کہہ سکتے ہیں اہم ہمارے لیے چپ رہنا ہی سزاوار اور اور
 کچھ کہنا خطا کیونکہ سیتا ابراہیم و سارہ کی طرح جہنمی نہیں تھی اور اس تصور اور سستی جہنمی نہیں
 پس وہ کس واسطے مل مرتی اور کیونکہ اس پر آگ عمل کرتی بالیقین جہنمی کو آگ جلائیگی اور اپنا
 جو ہر وہ کھائیگی جو کوئی راجتی پرستو نہیں اور ان کو اور جو غنا صکے پرستو ہیں جو کوئی رستگار نہیں
 وے کامگار ہیں جو کوئی گنہگار ہیں وے ذلیل و خوار ہیں **قولہ** کہ رشن جس فرمودہ ہاتھ پر چوٹ
 بولا انحراب میانجی باضر و معین ہوئے اور خیل مغربین اگر چوٹ بولنا بہتر ہو تا تو کس واسطے
 بدنامی کا ڈر کر آپ کے سر پر ہو تا کہ رشن نے ان میں سے کوئی کام نہیں کیا آپ نے کبھی رستی کو
 ساتھ کلام نہیں کیا **س** عمر گدزی کی نہ حال رستی نہ نوگوئی میں بسر کی زندگی جیسے
 کہتے کذب و شرک براہیم آیت و دیوتا سے مل گیا اور اپنا دعویٰ بشہادت قرآن و پیش
 مکمل پہنچ کر آپ یہی عبارت و مدو بہارت و حل کتاب کہہ کر تو کس واسطے اپنے تئیں ہنسا
 مسئلہ کذاب کہ تو شری کرشن کا شکار تیرے کہی حول نہیں ہوا لہذا اوکے ہاتھ سے کنس نہت
 سا لگی میں متول نہیں ہوا یہ سچہ کہ رشن علیہ السلام اور نہ پہلوان روئیں تن کے سنا لخل
 شیر خواہ کی کیا تانا دیا ہے اگر آپ تیرہ میں کاذب کی تصدیق نہ کر تو ہم آپ کی حق نہ کرتے
 غرض آنکہ جسے حدیث و قرآن پر بخوبی دہیان کیا اور وعدہ ابراہیم و جبریل حسن بیان آتہ
 نے وید و بہارت رو کر دعائی کی اور واد و روتہ بیانی دی پس ہماری اور آپ کی بات میں تفاوت
 بسیار کر اور عداوت آشکارا ہے **س** خیال حق برہم و برہم سر سودا ہ بہ بین تفاوت رہ از کجاست
 تاکہ بجا **قولہ** ہاوں اور تارنے جو بارادہ انحر اول بار جو کلہ ارادہ جو بعض نیا دہر مولوی جتا
 بار بار غلط فاضل لاتی میں اور اپنے تئیں سودا یوں میں و حل فرماتے ہیں علامہ اسکندر مہارن
 اور یہی غلطی جو جو بلونی تامل جانی جاتی جو ہم بحث عقلی کو احوال نہیں دیکر اور آپ کو زبانی و خطی
 نہیں جیسے آپ نے شری کرشن پر اتہام کیا کیوں ہی ہاوں اور تار کرشن میں جو باطل کلام کیا دیکھو
 آپ کی سرشت میں ہے تصرف اطمین بہرست میں جو درونگو کے لہو کی مائل جو سودا کے کہ آیت حضرت

سب سے بڑی بات

ترجمہ کرانے اور تفسیر میں وہ اصل فرماتے اگر سیاحی اسنے پر بھی شری کر سن پر ہاتھ کر سیکو تو سو
 حیا و شرم کی شام کر سیکو ۵ منکران چون دیدہ شرم سیاحی ہم زندہ و جہت اولوکی
 بعد اس پاکم زندہ قولہ اذ ارباب بالغ سوط البھارین کی جگہ نظر ارباب باقم کیا ہر اور ہر
 جگہ ملا او سکاد ہم پر ہم بکھا ہر کیونکہ اس لفظ کے آخری معنی ہے اور وہ حالت حج
 میں قائم نہیں رہتی ہر پس ارباب چاہے آپکے لہوز اہم و ذکا چاہے جبکہ مولوی صاحب
 کا اٹا ہی نام درست ہے تو تقریر کہ جنت ہے ۵ تو جو سمجھا ہے وہ سنا یا غلط یا خود غلط
 انشاء غلط یا غلط و بحث نقلی لایق ہے کہ سداہ سانی ہے ۵ پائے سنی گیر و صورت
 ناخوش ست ۵ صلح کل خوشتر کدورت ناخوش ست ۵ اب میاں جی حصہ سوم سوط البھار
 میں اوتارون پر ہاتھ کر تہین امد نام محمد علی کو بد نام ۵ سوط البھار راجہ جی جو
 قصہ عمدہ و کر غلط بتا تہین یہ اقوال او کچھ سب بیات ہین اگر ایسا ہی ہر تو ہم ہی کہہ
 سکتے ہین کہ سیتانی انار ہوئی اور جل مری کرشن جس نے صد یا مرتبہ جوٹ بولا اور
 فسق و فجور میں مبتلا یا ممکن نہ تھا کہ کنس کو مار ڈالتا بلکہ وہ خود کنس کے ہاتھ ہی مارا گیا
 باون اوتارنے جو بارادہ فریب و غا کے ارادہ جلا وطنی راجا بل کا کیا تھا بل کو ہاتھ ہی
 مارا گیا امد کچھ اوس سے خرق عادت ظاہر نہیں ہوئی علی ہذا التیاس سبکیات کو ہم غلط
 کہہ سکتو ہین اور اگر ہم ایسا کہین تو ہمارا قول ہر آئینہ گنجائش رکھتا ہر کیونکہ کوئی کتاب نہ ہو
 کی بسد مرفوع متصل مروی ہین ہر اور مہا بھارت تو بلحاظ حال رواۃ کے بے اہل صغر
 ہے جو اب بلا مضہ قصہ عمرو کا کچھ ثبوت نہیں ہے اور مسلمانوں کے پاس کوئی
 دلیل غیر سکت نہیں ہو بلکہ اسکی ابطال میں دلائل بسیار ہین اور رسائل تیار حضرت
 تم ہی اوس قصہ نظر انصاف الہ کے غلط بیان منا لکا لو گرا ب ہم طبیعت حق طوین کر
 تحقیق عدالت میں لگا تو ہین امد ایسی ابکار افکار کو آب خجالت ہین نہلا تہین قولہ
 اگر ایسا ہی ہر فقط بالضرور ایسا ہی ہے اور آپکے بزرگوں کی خطائی مجبوریت تم نہ من

سلطنت کر کہ لو اور سوار چون کہیں پہنچے ہر کوئی بھی اسکی مذہب دیکھ کر ہنسی اُٹھاتا ہے جو
کوئی برہمن اس سے جنگ چل کر لگا وہ اپنے شین نفلانہ مذگ اجل کر لگا جو کوئی اور کوئی
بے ہتیار ہوگا وہ کامگار ہوگا سب شری کرشن کے حکم پر کار بند ہوئے انجیل اسیت
برہمن شری کرشن نے یہ حکم سرگرنہنیں دیا کہ لباس نڈل و خاری دربر کر وادہ خنوع و
خنوع آگ کو آگے سر و ہر وہاں صل عبارت مہا بارت حوا کہ ملک گہر باکرتا ہوں تیرے
کا ذب کو ترسار کا ذب سیوت تک کا سپاہی کہ آفتاب رستی در حجاب ہے ۷ بود آن
زمان تاب صبح و رقعہ کہ از صبح صادق نباشد فروغم ۶

एवं ब्रुवति कौन्तेये दाशहस्वरितस्ततः निवार्य सै
न्यं बाहुभ्यामिदं वचनमब्रवीत् ॥१॥ शीघ्रं न्यस्य तश्च
स्त्राणि बाहेभ्यश्चावरोहत एव योगोच्च विहितः प्र
तिबध्ने महात्मना ॥२॥ द्विपाश्वस्यंदनेभ्यश्च सिनि
सर्वेऽवरोहत एवमेतच्च बोहत्यादस्त्रं मूमौ निरायुधा
न् ॥३॥ यथा यथा हि पुष्प्यं ते योधास्तस्मिदं प्रति
नद्या तथामवंत्येनेकैरवा बलवतरः ॥४॥ निहो
ष्यंति च शस्त्राणि बाहनेभ्यो वरुह्य ये तान् तेन ह
स्त्रं संग्रामे निहनिष्यति मानवान् ॥५॥ यत्वे तस्य
तिबोत्स्यंति मनसा पीह केचन निहनिष्यति तास
र्वान् रसा तलगतानपि ॥६॥ ते वचस्तस्य तच्छ्रुत्वा
वासुदेवस्य भारत ईशुः सर्वे समुत्सृष्टं मनोभिः
करोन् न च ॥७॥

یہ مہا بارت کی عبارت ہے اور آئی ترجمہ حضرت کی ترارت ہے اب دل پاؤ جس سے

بادشاہ نیافت الخ صغر غلط ہے کیونکہ اگر ابراہیم کو غیبت پروردگار برا اعتبار ہو تا تو کس واسطے
 خوف بادشاہ جابر ہوتا ہرگز وہ ملکوئی گوارا لکھتا اور صلہ کو بطوت لڈب نشا انکر باہیک
 اس کو راستی سے انخواف کیا اور غلامانہ نصرت تو معلوم ہو کہ وہ بندہ تدبیر تہا نہ تابع تقدیر
قولہ از کمال معرفت بدید رسیدہ بود فقط اگر ابراہیم معرفت خدا میں کمال رکھتا تو
 کس واسطے گفتگو و ہزار بی ہن ہشتال رکھتا اس سے واضح ہو کہ اگر ابراہیم پیرایہ معرفت ماری
 تہا اور ستارہ پستی و شترک میں ہفت ہزاری **قولہ** کہ غنا و حکم رب لغت تابع او شدہ بود
 الخ اگر غنا و احاطت ابراہیم کہتے اور قدم خلیل پر تسلیم ہو مگر تو خود کو بیکو اوسکو گرفتار
 کرتا اور کیونکہ فی النار کا کس واسطے بادشاہ مراد ابراہیم نہیں دیتا اور کس واسطے اوسکی جو
 چہین لینا کیونکہ بادشاہوں کی یہی غنا سے سرغنت خواہ خوب ہو خواہ زشت ہے
 بر تقدیر یکہ غنا مبراہیم کے تابع ہوتے تو مائرا نس و جان بجانب خلیل راجع ہو تو کل
 عالم میں ایک بن ہوتا اور نبوت ابراہیم پر سبکو نہیں ہوتا کیونکہ تمام دنیا کی غنا صریح سے
 بتا ہے اور سبکیاں کی اہل خاک آتش و باد ہے جس شخص پر حقیقت معرفت نثار
 ہے اوسکی رائے میں پانچواں آکاش ہے چونکہ مسلمان واقعہ کا نہیں ہیں لہذا گناہ
 اسرا نہیں **قولہ** ناچنانکہ مطابق قول جہا بہتادرون پررب ہر گاہ آتش الخ سہا بہتاد
 میں یکہ میں نہیں ہر اور جہلمے کی بات کا کسی کو یقین نہیں جو مطلب ہو کہ جہا بہتاد اصل میں
 دکھائیے ورنہ اپنی پشت پر حد اتہام لگوئیے آپکو سو آدر و ملکوئی کسی کا دین نہیں ہوا اور
 کوئی مستحق آیت لغت اللہ علی انکا دین نہیں جو کوئی جہلمے بولتا ہے وہ اپنے بس زرا تدر
 آگے قلمی کہہ لیتا آئندہ کو اوسکی بات کا اعتبار نہیں رہتا اور اوسکے قول پر کسی امر کا دار و مدار
 نہیں **۵** خوبی آدمی دفع نہیں ہر شیعہ تصویر کو دفع نہیں ہر انشوتہا مانے جو
 شاخصانہ کہتا تھا اور باطلون تو تیر آتشی کا نشانہ کیا تھا اوسکا ذکر دون پر یکے ادیساک
 صد و نو و نہم میں الخ چہ کہ جہلمے و تیر باطلون کو نظر آتا تھی کرشن نے فرمایا کہ

اور ام نیافت و چون از کمال معرفت بدرجہ رسیدہ بود کہ غنا صریحاً رب العزت تاج او
 شدہ بودند از آن آتش غلیم آزار سے برجہ مبارک کو نہ رسیدہ نہ اشیا کہ مطابق قول
 مبارک ہندون پس ہر گاہ آتش از تیرا شوتہا مایدا گر دیدہ تیری کرشن اندوخ آن بہ
 لا پیش آتش آمدند و پاژدوان را ہر فرمودند کہ از آدابہ باخود آمدہ و لباس شاہی را
 از تن کہشیدہ لباس تذلل و خواری در بر کرد و خجوع و خضوع تمام آتش تو بہ کہ وہ بہ
 پیش دہند پاژدوان مطابق بہ تشریف کرشن بجا آوردند چو اب سیان محمد علی نے
 میدان سباختہ سے فرار کیا وہ بیابان بیابانی میں قرار لیا مگر قبول سعادت ہر کہ دست
 از جان بشوید ہر چہ در دل دارد و بگوید ہر گاہی بچہا پد ہر گاہی کہتے ہیں کہ ابراہیم شکستہ
 پرستی سے بری ہوا و نیراد نبوت و پیغمبری فی الحقیقت ابراہیم نے استغفار نہایتی و توبہ
 پرستی کی بہرہم ڈالی کہ حقیقت معرفت و خدا شناسی روی کی طبع قوم ڈالی چنانچہ اسکی
 کیفیت بالا حوالہ قلم سن و عن محمدی اور واضح راے انسان و عن محمدی اب ہذا قلم کو ہر قسم
 مولوی حسد کی انکار افکار پر دست اندازی کرتا ہے نہیں نہیں ایک ایک کو لئے تجویز خط
 سر فازی کرتا ہے **قولہ** چون کفار عبد او آتش غلیم پر اسوقت اس کا خود وقت فقط وہ آتش
 غلیم نہیں تھی اور لاین سوختن ابراہیم نہیں بلکہ کتر از شمر تھی پس کیونکہ عاقبت و خطر
 ہی اسیر واسطے ادنی جانور اسکے پاس جاسکتا تھا اور اسکو بھونک پہونک پہونک جاسکتا تھا
 چنانچہ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ جب ابراہیم کو آگ میں ڈالا تھا تو سب نور آگ کو چمکاتے
 تھے لیکن کہ کہ گھٹ پہونک پہونک پہونک جاتے تھے اس بذات کے قتل میں تو ایک
 خطا اگر وہ آتش غلیم ہوتی تو حر یا وغیرہ خدات کو اسکو پاس جگتے ہم ہوتی حالانکہ کل
 جانور اسکی گرد جمع تھے خیل پر وہ آتش نحو علادہ اسکی ہر ایک جہات تھا ایک گھٹ پہونک جاتا
 تھا پہل ابراہیم استغفار سے کس واسطے خوف کرتا اور کیونکہ ڈرتا ہیں اس میں ابراہیم کے
 لئے نہ کچھ امت تھی نہ کوئی علامت **قولہ** اصلاً از ان با اعتماد و ہمد گار خود ہلکے بر دل

मुपास्ते द्वितीयवान् भवति नास्माद्वाग्मिश्च्यते
 ॥११॥ सहो वाचगार्ग्यीय एवायं ह्यायामयः पुरुष
 एतमेवाहं ब्रह्मोपास इति सहो वाचा जान श्रुर्मी
 मैतस्मिन् संबदिष्टा मृत्युरिति वा अहमेतमुपास
 इति स य एतमेवमुपास्ते सर्वहै वास्मिन्नो कश्चावु
 रिति नैनं पुरा कालान् मृत्युरागच्छति ॥१२॥ सहो वाच
 गार्ग्यीय एवायमात्मनि पुरुष एतमेवाहं ब्रह्मोपा
 स इति सहो वाचा जान श्रुर्मी मैतस्मिन् संबदि
 ष्ठात्मात्मन्वीति वा अहमेतमुपास इति स य एत
 मेवमुपास्ते आत्मन्वीह भवत्यात्मन्विनिहास्य प्र
 भवति सह तू श्रीमास गार्ग्यः ॥१३॥ सहो वाचा जान
 श्रुरेतावन्न हृत्येतावच्छीति नैतावता विहितं
 भवतीति सहो वाच गार्ग्य उपत्वा यानीति ॥१४॥
 دل چاہے جبر سے تہ جبر گوش کیجئے اور دل چاہے جس قسم سے تہ ہوش پیچئے بیان تک
 براہین نہیں سکا اور قول مغیرین و محدثین کو ثابت ہوا کہ ابراہیم تادم آخر خدا کی خدمت
 میں شریک کرنا اور اسلئے شرک کی تحریک پس یقین نہیں ہوتا کہ اگر کسی کو
 ہوئی ایسی غمزدہ ضایع منصب براہیم طویل ہوا اور لقب مبارک خلیل شرک پر لاجم
 شورش نہت ہوگی کب بارش رحمت ہوگی اب ہر لوی محمد علی بارات ابراہیم کا ساتھ
 کرتے ہیں اور شریک کشن پر پستان کہہ دیا کہ وہ اپنے ہیں اور ملک خطا کو جاتی ہیں
 سوط الجہاں براہیم ابن خنیں صاحب سرفوت خدا شناس ست کہ چون کفار
 اور آتش عظیم پر سوزن ادا خدا خدا اذان با اعتماد و دگر خود باکے در دل

सहोवाचाजातशत्रुर्मीमैतस्मिन्संबदिच्छाविशा
 सहिस्निवाग्रहमेतमुपासइतिसयएतमेवमुपा
 स्तेविद्यासहिर्हभवतिविद्यासहिर्हास्यप्रजामव
 ति॥०॥सहोवाचगार्ग्योयएवायमसुपुरुषए
 तमेवाहंब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्मी
 मैतस्मिन्संबदिच्छाःप्रतिरूपइतिवाग्रहमेतमुपास
 इतिसयएतमेवमुपास्तेप्रतिरूपं हैवैनमुपग
 च्छतिनाप्रतिरूपमद्योप्रतिरूपोऽस्माज्जायते॥१॥
 सहोवाचगार्ग्योयएवायमादर्शपुरुषएतमेवाहं
 ब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्मीमैतस्मि
 न्संबदिच्छारोचिश्चुरितिवाग्रहमेतमुपासइतिसय
 एतमेवमुपास्तेरोचिश्चुर्हभवतिरोचिश्चुर्हस्यप्रजा
 भवत्यद्योयैःसन्निगच्छतिसर्वास्ताननिरोचते॥
 २॥सहोवाचगार्ग्योयएवायंयंतंयश्चाच्छब्दोऽनु
 द्देशेनमेवाहंब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्मी
 मैतस्मिन्संबदिच्छाअसुरितिवाग्रहमेतमुपासइ
 तिसयएतमेवमुपास्तेसर्वं हैवास्मिन्नोकश्रावुरेति
 नैनपुराकालात्प्राणोजहाति॥३॥सहोवाचगार्ग्यो
 यएवायंदिहपुरुषएतमेवाहंब्रह्मोपासइति
 सहोवाचाजातशत्रुर्मीमैतस्मिन्संबदिच्छादिनी
 योनपगइतिवाग्रहमेतमुपासइतिसयएतमेव

दिष्टाऽतिष्ठाः सर्वेषां भूतानां मूर्द्धा एजेति वाऽग्रहमे
 तमुपासद्भिति सय एतमेवमुपास्तेतिष्ठाः सर्वेषां भूतानां
 मूर्द्धा एजा भवति ॥ २ ॥ सहो वाच गार्ग्यो य ए वासौ
 चंद्रे पुरुष एतमेवाहं ब्रह्मोपासद्भिति सहो वाचा जान
 शत्रुर्मामैतस्मिन्संवदिष्टा बृहत्या रादुर वासः सोमो
 एजेति वाऽग्रहमेतमुपासद्भिति सय एतमेवमुपास्तेह
 हर्ह सुतः प्रसुनो भवति नास्या चंहीयते ॥ ३ ॥ सहो वा
 च गार्ग्यो य ए वासौ विद्युति पुरुष एतमेवाहं ब्रह्मो
 पासद्भिति सहो वाचा जान शत्रुर्मामैतस्मिन्संवदिष्टा
 स्ते जस्वीति वाऽग्रहमेतमुपासद्भिति सय एतमेवमुपा
 स्ते तेजस्वी ह भवति तेजस्विनी हास्य प्रजा भवति ॥ ४ ॥
 सहो वाच गार्ग्यो य ए वाय माकाशि पुरुष एतमेवाहं
 ब्रह्मोपासद्भिति सहो वाचा जान शत्रुर्मामैतस्मिन्संव
 दिष्टाः पूर्णम प्रवर्त्तीति वाऽग्रहमेतमुपासद्भिति सय
 एतमेवमुपास्ते पूर्यते प्रजया पशुमिनी स्यात्मा लो
 कात्प्रजोद्वर्त्तते ॥ ५ ॥ सहो वाच गार्ग्यो य ए वायं वायौ
 पुरुष एतमेवाहं ब्रह्मोपासद्भिति सहो वाचा जान श
 त्रुर्मामैतस्मिन्संवदिष्टा इन्द्रो वैकुण्ठो पराजितासे
 नेति वाऽग्रहमेतमुपासद्भिति सय एतमेवमुपास्ते जि
 त्वाऽतिष्ठाऽसमवत्यन्यस्य जायी ॥ ६ ॥ सहो वाच
 गार्ग्यो य ए वायं वायौ पुरुष एतमेवाहं ब्रह्मोपासद्भिति

و دو کا بخت نہیں لغت منسکرت میں نقطہ برہمت سمی تنکیر مقہور ہو اور بیان بطور صفت کیا ہے برہار نہ اونچے میں ہلاکی کو کھینچ کر نہیں کہہا آپ نے فرق آسمان زمین نہیں کیا پس ملتا انکھداری سے روگردانی کیجئے اور دوست و داد استعداد و پیشدات میں غفلت نہ کرو نہیں آتی کہ ہم تو مجنبہ آیات قرآنی اور ادا کرتے ہیں اور آپ و سکی عرض انکھداری کی کہانی یاد کرتے ہیں ہمارے نزدیک و قرآن سے بڑھ کر نہیں ہے اور مولف اور شکر عثمان سے کتر نہیں برہار نہ اونچے ملکہ جس بیت کا ترجمہ انکھداری پرکاش میں اور اور سرسبز وہ اس طور پر ہے۔

ह प्र वलाकिः हानु चानो गार्थ्या ससहो वाचा जानश
बुकाश्ये ब्रह्मने ब्रवाणीति-

یعنی ہلاکی اگر گتری تنکیر یہ گفتار نے اجات شتر و کاشی کو را جا سے کہا کہ میں تیرے ساتھ
برہم کی تفصیل کرتا ہوں نقطہ ہلاکی نے اجرام فلکیہ کو خدا قرار نہیں دیا اور برعکس حقیقت
گفتا نہیں کیا یہ اچکی غلط کاری ہے یا تمکید انکھداری ہلاکی نے اجات شتر و را جا کے
رو برو مخاطب و از وہ کا ذکر تفسیر کی اور را جا پر بدیہی تعہد کی کہ یحوتین ہی جانتا ہوں
اور طرح ہی مانتا ہوں بعد بیان کرنے بارہویں منظر کے ہلاکی خاموش ہوا اور سارا
جوش و خروش خاموش ہوا تب اجات شتر و بولا سیقہ نہیں ہے ہلاکی نے کہا اسقدر
بالیقین ہر اجات شتر و نے جواب کیا کہ اتنے ہی سے غشی عرفان نہیں ہوتا اور مجھ ہی کیا
نہیں غلط اس یحوی لازم آتا ہے کہ ہلاکی نے جو کچھ منظر کے باب میں بیان کیا اجات
شتر و نے وہی تسلیم بدل و جان کیا مگر انجام کار یحوی کہا کہ اتنا ہی پر مانتا نہیں جو ہلاکی
انتہا نہیں ہر اس مقام کی اصل عبارت تفصیل ارشئے اور گلشن راز سے نقل اسرار کیجئے

सहो वाचगार्थी प्र वला वाचित्ये पुरुष एनमेवाहं
ब्रह्मो पास वनि सहो वाचा जानश बुममै नस्मिन्सं व

داشتی و موسی و فرعون کردند آشتی با منی جبکہ علم و قدم خداست محمد و خدیجہ صلوٰۃ
 و جہل ہوا اپنے ماتھے سے اپنا سر پوڑنا سہل ہوا بیکل موسی و فرعون برآ کر اور سال
 جنگ ہم تینجا کر خود بخود لڑنے لگا آپ نبی عزت و آبرو کو دریغ نہ کرنے لگا جس وقت کشتی
 سے رہائی پائیگا برسر بختائی و تنہائی آئیگا یہ مسجد محمدی کی تشریف ہے اور یہ خروئی تشریف
 ہے شاید کہ آپ فراموش کردہ معنون اقتباس کیا ہے اور کتاب قدس کو اسی برقیہ
 کیا ہے کہ سادہ کو اندھے کو ہر ای ہر اسوجہ کیا اور سحر سے کو سحر آجکے معنون حضور
 یاد آیا وہ ہی بحوالہ لوگ شجاعا و پندار اور فرمایا اب ترجمہ عبارت فصیح شاعر گردون
 دہنیے تنزیہ نزدیک رباب حقیقت عین تحدید و تقدیر است پس کسیکے تزیجہ می کنند حق تعالیٰ
 را یا جاہلی است یا سواد ادب نموده و موسی ہر گاہ تنزیجہ کند و کتب تنزیجہ نماید پس او ہوا
 ادب نموده و خدا و رسول را درو و غلو و مستہ و او گمان می کنند کہ اور اجزیہ از حورف حاصل
 شدہ حال اینکہ اورا ہیج حاصل نشدہ و او بہتر از شخصے است کہ ایمان آورد و بعض کتاب
 و کافر شود و بعض کن ب و گنہ است کہ خدا غایب از فہم مگر از فہم کسی کہ عالم را ہوتا
 خدا و ہویت خدا و اند عبدان این بابی نوشتہ رہا محی خان قلت بالتزجیر
 کتب خیدا و ان قلت بالتشکیب محدود واد و ان قلت بالامرین کنت مسد واد و گنہ
 انانی المعارف سید و پس اگر قائل شوی بہ تنزیجہ خواہی شد قید کنندہ و اگر قائل
 شوی بہ تشبیہ خواہی شد محدود کنندہ و اگر قائل شوی بہر دو و اخر خواہی شد راست گو
 خواہی شد امام و منافق و سید انتہی قولہ در پست کا از اور وید بلغظہ کہ بہتر تہیر کرد
 اند فہم عارف بود کہ اکتہ از اجرام فلکیہ خدا قرار دادہ الخ حدیث کسی شخص کا نام
 بہین ہے آجکے عقل کو کام بہین جس شخص سے راہ اجاب شتر کی گفتگو ہوئی تہی او سکا
 نام ہلاکی ہے اور باقی آپکی چالاکو ہے تر مات اکبر ماری پڑا پکا مادہ ہر جہ کہ مانند
 قرآن نبیا یان زمانہ و سرمایہ ماری پڑا پکا نہایت سدا جلا نہایت بہین ہے اور بطور فہم

वोयः प्रणवः स सर्वव्यापीयः सर्वव्यापी सो न नो योन
 नस्ततारं वतारं तत्सु संयच्छुक्तं तत्सु ह्मं यत्सु ह्मं नै
 द्युतं यद्वै द्युतं तत्परं ब्रह्म वत्सरं ब्रह्म स एको वयकः
 सहस्रो योरुद्रः सहस्रानो यद्वै शानः स भगवान् मह
 श्वरः इत्यथ कस्मादुच्यते ओं कारो यस्मादुच्चार्यमाण
 एव प्राणामूर्ध्वं सुक्रामयति तस्मादुच्यते ओं कारः स य
 कस्मादुच्यते प्राणवः यस्मादुच्चार्यमाण एव चक्षुः
 सामय र्वांगिरसं ब्रह्म ब्राह्मणोभ्यः प्राणामयति नाम
 यति च तस्मादुच्यते प्राणवः

اور مکہ اونپشہ پر ہر مائیکر لیت مطلق کہیں نہیں کہجا ہو جیسے کہ قرآن میں خدا کو حق کہیں
 ایسے ہر کہے یہ حلیق بحال بالمال ہے نہ موجب مدح و ملامت جو قطع نظر ازین پر تو اوم کا
 مراد ہے پس اوسکو نیم مائیکر اوم کہنا محاورہ کو مخالف ہے کیونکہ جس صورت میں پر تو
 خود اوم ہے تو وہ نیم مائیکر اوم نہیں ہو سکتا کیونکہ خود سوم کلاے سوم نہیں ہو سکتا اوم
 میں دو اوم نیم مائیکر آشکار ہیں اور اوم کے نام اکار او کار سکار ہیں مفہم پر تو اور اوم کا چکر
 ہے چنانچہ خود خوشی کا ایک علم ہے اگر مولوی صاحب الکلبہداری وغیرہ کو مغفلات کا
 بہرہ دیا کہ تو اپنے تئیں رسوا نہ کر تو اپنے ماتہوں اپنی کمبختی نہ لگاتے اپنے سر پر آپ بلانہ
 لگاتے ۵ چوچت بدکے ریش آید نہ کند کارے کہ کردن را نشاید ۶ قولہ و نیزہ جوگ
 سجا پنکبہ سیکو یکہ ست و سرج و تم یہ تینوں مفہمیں اوسکو ہر وقت مثل سی کو جکٹے رہتی ہیں
 الخ اونپشہ جوگ سجا میں یہ معنون زبان نہیں ہے اور الکلبہداری وغیرہ کی ترنات کا
 اعتبار نہیں البتہ متنوئی شریف میں مرقوم ہے کہ نصف مولوی روم ہے اس
 چونکہ بی رنگی اسیر رنگ شدہ مولوی با مولوی مدبک شدہ چون بی رنگی سی کانت

آپ اپنے دعویٰ میں سادہ و سلیس عبارت اور سادہ و سلیس کتاب چھوڑ کر اجماع
 جواب باموا بلیجے اگر آپ کا نام علیہ السلام حکم نہیں ہے اور رسائی جناب و نیشات
 ملک نہیں تو کسی عالم سندسکت کو لائیے اور از اول تا آخر مجموعہ شجرہ کہلائیے کہ لہذا آباویز
 محل اویشدین تفسیر موجود ہیں جن سے شکوک برنا و غیر موقوف ہیں مگر ایک التماس ہو کہ اسکا
 سلا کو کتاب قدس برسمکان راجا جیکرشن داس ہو پر شاکہ سے وہ ذات بابرکات مسکت
 باکر امت ہو کہ بدولت اوکی تہرا و آبا و خزن جو اہر وید و شاستر ہے شرم نہیں آئی کہ تہم و کالی
 نہ روایا نقل کرتے ہیں اور آپ عبارت آرد و کا نام اویشدہم تو میں اگر اسکا بحف و ہب
 نام ہے تو میا جی کہ ہمارا سلام ہے کہ ترا ز خاکی سیکو پسند نہیں کیو کی را چین ظل شکوف
 نہیں ۵ ہرزہ گو کی بات کا ہرگز نہیں ہے اعتبار مابل داس جاہن موقوف وہ
 بہ ہرچہ ہو کہ نہیں ہے کہ آپ حق بات نہ مابین گو اور عو بات الکہداری کو ربات نہ جانیں
 لیکن جو کہ بندہ کو جناب کے گزشتہ کرا و راتفا کہدورت و کلفت آپکو نصیحت کرتا ہو اور
 نصیحت جناب کے ڈرتا ہے ۵ تنگی سینہ دلم بافغان سے آرد وہ ورنہ بانا تو خاموشی
 فریاد کیے ست ہر گوتم کی ایجاد نیلے ہے اوی سے اسکا اعتقاد چہرہ گتا ہے بہر دو اہر
 کی شمرتی بھی صنو عالم پر مرقوم ہے اسکا عقیدہ بھی اسی سے سلام ہو کہ کاشفات بشرہ ہتر
 و جگر ن و غیرہ بھی اویشدہ و اتہاس میں اندراج ہوئے ہیں اور قریت و قرآن کے بلکہ
 عرفان و گیان کے ورہ التاج ہو کہ ہیں قطع نظر اس سے جو لوگ ہمارے نزدیک بہ دعا
 ہیں پچھڑے سکتا وہ ادا اگر غلطی کریں تو عجب نہیں ہو اور سنا فی بشرہ نہیں حضرت اہم
 کی نیت پر کیے پھر پڑے کہ شرک میں کر ڈنگے اب میں نہال قلم کو آتے بتا ہوں اور آپ کے
 باقی فقرات کا جواب قولہ و نیز مقرر صبا سحرنت بانی و یارین یک کل
 کہ وہ شکوک پنجم از اتہر ب مرانکہد مذکورست و دنیا بند الخ اویشدہ اتہر ب بشرہ نہیں ہو کہ
 حقیقت ہر اکبر معلوم نہیں اگر مضمون اویشدہ منظوم ہوتا تو اس میں شکوک قوم ہوتا جو کہ اسکا

کافی ہیں اور حضرات کے اسکات کے لئے دانی تمیز کا ہونا کل بالکل الکی اور مستحکم اور اعلیٰ مرتبہ
براہیم جو وقت پر فانی ہوا مرکز کتبہ سماوی ہوا ہشتاد و سا لگی ہیں اپنا ان کے کمال صلح کیا ہوا ہیں
و صلح کیا جیسا پنجابری میں ریوآب ہے اور بے تیری ابراہیم سے شکایت (مختار بر ابراہیم العی
موجود ابن ثمانین سنت) یعنی ختم کیا ابراہیم نے اس حال میں کہ وہ اسی برس کا تھا
ابراہیم زکشت ایجاد و سلمانی دینیم شد کہ بر ۲۳۰ ست بنیاد سلمانی ۲۳۰ شکر کہ ہر
کونین کے کم و اسب خوش کلام ظلم پاپے کم و اب مولوی حصہ ارادہ الزام ہر ذکر تو ہیں اور
کلام ہے سو **سورۃ النجم** میں جس جواب میں بگویند کہ بشرا مترو گو تم و جملہ کن و بہار راج
و غیر ان حکماء ہن چند ہم صاحب معرفت بودند کہ دراتہرین وید اگر کی پیکہ از اعتقاد آستان
بدین طو خیر داد کہ آسمان دشمنی و تاریکی و برق و آفتاب را پروردگار قرار دادہ اند و دلائل
بر اقوال باطلہ خود آودہ اند و نیز مقرر جس معرفت بائی وید ازین یک حکم کہ در اشک و نجم از آہن
سراپیکہ مذکور است وریانہ کہ کہ تہاری حقیقت پر زوئی نیم مانرا او م سے بھی پائی نہیں
جائی تم نیست مطلق ہو برین عقل و دلائل بیا پر گریست ذاتیکہ معین وجود مطلق ہستی مطلق
اور انہست مطلق اعتقاد سیکند و نیز در جوگ سواپیکہ میگوید کہ (ست فج و تم بیہیونین معنی
او سکھ ہر وقت مثل شئی کو حکم سے تہر ہیں اور ہر عضو کو کچھ ہے جن جنل فنادانی سوا کو انکی
کیفیت نہیں معلوم ہوتی) و نیز جواب ان فرمایند کہ ویت کہ آن را در وید بلفظ رکبیشتر
تہیر کردہ اند و جسم عارف بود کہ اکثرے را از اجرام فلکیہ خدا قرار دادہ و اجابات شتر
یہ کہ انکار کردہ در بردارند اپیکہ ملاحظہ کنند **جواب** کسواطو کشتی میں خاک کاثرانی ہو
اور بانی میں ناگ لگائی ہو کسواطے زمین سر پرا و ٹہلنے ہوا و آسمان کو لائین پلائی ہو تہر
وید سے متعلق و بنشد پاس ہیں اور بالکل شہود عوام اناس ہیں اور جن کو کب کا نام آکی
انہیں ہے اور عرف مذکور کہیں لکھی نہیں ترجمہ الیکہ پاری اچست نہیں ہر او کٹر مرم باز
سند نہیں جو کوئی ایس کلام کہ یکادہ کہ تین بنام کہ یکا خواہد ملی ہوا و اولہ اس علی اگر

اس طرح نصیحت کی ہے کہ اولاً براہیم نے کواکب کی سب سے کچھ (ہزار بی) دوم ان کو ہم کو یاد
 میں کچھ (بلکل کیریم) سوم کچھ (انی شیم) غلط چونکہ براہیم نے بعد حق دل ربوبیت
 کواکب پر اقرار کیا بخاری نے ہزار بی کذابان ثلاثہ میں شمار کیا یہی اہل بد بخاری جو اور سکر
 اسکا ناماری ہے یہی قول قطب الدین خان ہے جوہر مایون کا پیر متانک بنظاہر حق کو پہلے
 چہارم پر نگاہ کیجئے اور کلام صدق پیام قطب الدین پر دواہ وادہ کذابا عبارتہ حضرتین کا اسلئے
 کیا کہ جو محتاج کچھ ہزار بی وہ وقت تکلیف میں نہ تھا بلکہ ایام طفولیت میں تھا اور سکا کچھ اعتبار
 نہیں ہوا انتہی اگر تحصیل درجہ ان دونوں بزرگوں کی گواہی سے اعراض کرینگے تو نفس
 مسلمانی پر اعتراض کرینگے پس ہماری مراد حاصل ہوگی اور عروس معاہدہ **قولہ** وایتنی
 خود ظاہرست کہ طلوع و افول کواکب ہر روز بمشاہدہ براہیم سے آمد غلط نہیں کیا یہی
 مقولہ ہے کہ غار کوہین ابراہیم جوان ہوا اور بچہ و مشاہدہ کواکب ہزار بی گویاں ہوا پس ساجی
 کا یہ دعویٰ کہ ابراہیم ہر روز مشاہدہ طلوع و غروب ستارہ و ماہ و آفتاب کرتا تھا اور ربوبیت
 کواکب سے ابداً اجتناب کرتا تھا غلط قرآن ہے اور سنائی ایمان **قولہ** وادگاہ کواکب
 اور بحر خود پروردگار خود نگہتہ غلط شکر خدا کہ ہای موصول ہوئی اور مولوی صاحب کو تکذیب ان
 قبول ہوئی کہ حضرات قرآن سے انکار کرتے تھے اور اپنے کہے ہوئے سے استغناء اس سے سطر
 کہتے تھے کہ ابراہیم فرار سے اعتقاد ہزار بی نہ لائے نہ کیا کہنے پر کہ اس عمر پر بتادوں کہ بدو کواکب کیا
 سورہ انفاس میں مصنف قرآن نے میں جگہ قال ہزار بی ترقیم کیا ہے اور میں جگہ فاعل
 ابراہیم کیا ہے حکم سے یہی لازم آیا کہ ابراہیم نے کواکب کو اپنا سجود ٹھہرایا اس نکار
 صیح سے مولوی صاحب کی عرض یہ ہے کہ قرآن لائق اعتبار نہیں ہے اور کلام پروردگار
 نہیں اس بحث و مباحثہ پانزدہ سالہ نے حضرات کے دل میں تاثیر عجیبی کی کہ میان محمد علی
 نے تکذیب قرآن کی ترکیب نکالی اہل تو یہ ہے کہ ابراہیم تا وقت پیری بہت چشتی میں متحول تھا
 یا ستارہ چشتی اور سکا موصول تھا آیات سورہ بقرہ سورہ ابراہیم ہمارے دعویٰ کو ثابت کئے لئے

تھا سو لوی صاحب کی تعمیر پر اتفاق شرف سے مدینہ تہا ایک ایک کا سینہ پیا لیا تھا
 بلکہ ان تعمیر پر کتبکیت والے اہم قسم بود فقط شاید اگر ابراہیم نے تحصیل دار سے کہہ دیا
 ہے اور میری کہلائی ہے کہ قبول شخص (کہ کس را بر شئی) دندان کند شوند و قاضیان بہار
 آجے دندان امسا کند بہرین اور خان ریاست گروانا اپنی تحقیقات دمایگا اور کوئی باقی
 اثبات نہ جانیکا ۵ جگہ کو چہ کاؤب بین دانا نہ ہو بلبل گل کاغذ پشیدہ اگر ابراہیم
 نے (ہزار بی) بنا برا اہم مخالفین کھلا تو اون ہی کو الہام کے لئے (لا احب الین) کہا (انی
 بری متاثر کن) کا بھی یہی حال ہو گا اور (انی وجہت وجہی) بھی مولہ قوم بد اعمال ہو گا
 کہ ان مقولات کا شخص واحد قابل ہے خواہ ابراہیم خواہ قوم جاہل ہے ہر جگہ خال کا فاعل
 ایک ہے خواہ بد خواہ نیک ہے جبکہ یہ تمام مضمون فرسوخیم ہو گا تو اس کے برعکس ابراہیم کا غم
 ہو گا پس خود خیال کر کہ مخالف توحید کون ہے اور پلید کون جو کوئی آرزو جو بھیجگا جملہ
 فقرات کو ایک طرحیگا اگر سو لوی صاحب اس طرح چوٹی بات کو جلا دیگے تو دفتر شئی کو جلا دیگا
 قطع نظر ازین فرمائیے کہ ابراہیم مضمون ہذا بلی اپنے اعتقاد کی موافق اگر کہتا تو کھل کر کہتا
 اور ہم کے اعتقاد میں کھلے امتیاز دیتا اور سطح راہ نشیب و فراز لیتا قطع نظر ازین اشارہ پستی قوم
 ابراہیم قرآن سے آٹھکا نہیں ہے اور فارغ عمدیہ پر انکو اعتبار نہیں پس تارون کی نسبت ہذا
 بلی موافق اعتقاد قوم نہیں ہو سکتا یا علی سو ارون میں شامل دوم نہیں ہو سکتا جس کے اعتقاد
 کی موافق (لا احب الین) اور (انی بری متاثر کن) اور (انی وجہت وجہی) ہے اس کے
 اعتقاد کی مطابق (ہذا بلی) ہے کیونکہ سب فقرات کا ایک ہی انداز ہے اور کل فقرات کا ایک
 ہی سارا ایک کو دیکھ کر یہ شخص نہیں ہے اور بندہ شکر و ابراہیم کی تخلیق نہیں اگر تحصیل دار صاحب
 نے ابراہیم سے ثنوت نہیں لی اور برطان و اقمار کیفیت نہیں لکھی تو دے انہما محدث
 ہمارے پر کریں نہیں پاک بخور کرتے اور اپنی کیفیت کہیں جن چاک کی انھوں نے اب ہم
 اتل انہما بخاری کرتے ہیں اور وہی تحصیل بلاری میج بخاری میں کذبات ثلاثہ ابراہیم کی

اصلی ہریدین ابراہیم شکر سے بری نہیں تھا اور قابلِ تخریبی نہیں **قول** کہ وہ قلیل ان جملہ
 اسے نیز یہ کہ دلالت برتوت و دوام میکند مطلق است برینکہ انتفاقی شکر کہ از دے امر متحد شدت
 ملخ اوس جملہ اسے نیز یہ کہ اپنے یہی ترجمہ کیا ہو کہ کہ شتم من از شکر کین غلط یہاں دوام کہان ہو
 آپکا غلط و ہم دگان ہو کہ کہ کہ شتم شعلی بزبانہ حال شہو ہے امر ثبوتی و استمراری سے دور
 پس حاصل جملہ اسے نیز یہ کہ ہوا کہ آیام ماضی میں ابراہیم کہ اکب برست تھا اور ایوس از غرابت
 البتہ زانہ حال میں اوس کو شکر سے انکار کیا اور توحید میں عقیدہ استوار پس یہاں بھی ہوا
 ہی معاً حال ہو اور آپکا دعویٰ باطل کیو کہ توحید ابراہیم امر ثبوتی و استمراری ہیں کہ اور قابلِ تخریب
 و پایداری نہیں جبکہ تم ابراہیم سے انتفاقی شکر کے خود قائل ہو تو کیونکر کہ دوام توحید ابراہیم
 باطل ہو کہ سو اس طرح انتفاقی نہیں شند ہے از بہت شند بعد بہت شند کہ ہوتا ہی ہے
 کہ بہتوس آمدن بعد بہت شند کے پس اس سے خود معلوم ہوا کہ اول ابراہیم نے واسطے ہستی شکر
 کے کہ بہت کی اور غلط توحید شکستہ گاہے کہ اکب کو رب الیہیں شہر ایا اور گلے ماہ و افتاب
 مالک آسمان و زمین جبکہ کہ اکب کو حسبِ نزول غمہ پایا اور اس سبب سے یہ آیت وہ انتفاقی شکر
 ہوا احد پر شست و غصہ ہے چرک **قول** پس از آغاز و انجام قصہ بخوبی ظاہر شد کہ ابراہیم کلہ ہذا
 ربی نہ ہمارا زور و اعتقاد ہر زبان نیاد وہ فقط ہے قرآن و تفسیر کے لفظ غلط سے اور سچ کی تصویر
 و بیان کے کلہ کلہ ثابت کر دیا کہ ابراہیم نے از دے اعتقاد ہزار بی زبان کیا اور کلہ
 کفریک زبان و دوسان شکر میں چار پر کا و ن چار پر کی سات کٹی بیہودہ گوئی میں ساری
 اوقات کٹی اگر ابراہیم تکرار ہزار بی از دے اعتقاد نہ کر تا تو آخر میں یا شکلم پر گر لیا و نہ کر تا ایک
 حد ہی شستہ و ادبیات کی کہتا تھا کہ میں نے میان محمد علی کی بیانیہ ملک مدج کے سانسو پیش کی نہیں
 نے کانون پر ہاتھ دہرا اور کلہ لاولیٰ پڑا کہ اس تقریر میں بے رخص آتی ہی اہل شنت کہ کہ
 استہاتی ہے قصہ جو حد نے کہا کہ دو شخص نے سولی حبس کی تفسیر و بیان کو نصرت کی ہو کہ
 اور وہ کہ کہ بہت دی ہو کہ وہ مرد خدا لاکھ لاکھ کا یہ ہی حال تھا کہ کہ وہاں بات کہنا محال

یعنی تفسیر قرآن
و اس کے بعد

کہ اول وقت ابراہیم شرک و فطرت میں تھا اور مشرکین سے جو کہ نہیں آپ نے لفظ ابراہیم سے
بطور تفسیر اپنی ہی ذات شرا کو کہی ہے کہ فہمید سے دور ہو اور تقلید سے نفیر آکر آپ کو گونا گونی
ہوتی تو بار بار یکا حانت پر کس واسطے جیسا ہی ہوتی مخالفت حدیث و قرآن نہ کرتے تا یہ کہ کہیں
کہ جواب اندر نہ لگ ان نہ کرتے ہندہ آپ کے کہ و کید سے خوب گاہ ہر سردی باز کرتا ان مقابل
یاد ہے **ع** میں خوب سمجھتا ہوں تیری بید کی باتیں یہ اس سے کہ جو کہ خبر دار نہ ہو کر
قولہ انی وجہت وحی اللہ فی فطر السماوات والارض الخ بالیقین تحصیل امتداد فی ابراہیم سے
شعوت کہائی کہ ہر ایک جرم سے بلاتین اس کی راسخی فرمائی ہے **ع** قاضی کہ نبوت مجدد
بجایا و ثابت کند از ہر تودہ جزیرہ زار ہر واسطے تصدیق حسب قرآن و حدیث کی پرورد
ہنیں ہر امتحین مفسرین و محدثین پر و کاہنیں تمام اہل فہم و حدیث تو کہنے ہیں کہ ابراہیم فرمودے
کہ ایک کو کہ کیا آپ فرمادیں کہ سبے خلاف او کہنا شاید کہ کسی شیعوں آپ پر لنگوٹ پہنا کر
کہ جا بجا جانب اہل سنت کا پھود پہنا کر اور سے ایمان فرمایو کہ آپ کے نزدیک فی وجہت
وحی کی کیا تفسیر اور برائت ابراہیم کی کیا تہذیر دیکھو شرک ابراہیم اسی ایت سے ثابت ہوتا کہ
اور مخالف اپنے قول پر آپ کا کہ کہ وجہت فعل معلوم ہو اور اس کو لئے توفیق مجرم و اور
توفیق تقدم و ما نحو محفوظ نہیں کہ لہذا براست ابراہیم میں دوام ملحوظ نہیں پس اصل آیت یہ ہے
کہ اول میں ابراہیم راہ توحید پر نہیں آیا اور آخر الامر وہ بظہر رب العالمین لایا **قولہ** اقتراح جملہ
مضامین یعنی دلیل بیست کہ این توحید ابراہیم در زمان حال حادث نیست الخ اب بطرح حق
مائل جزو کہ حسن صورت میں توحید عقیدہ بڑا ہے کہ توحید و حکایت نام دیکھنا ہے ہے حاشیہ صفحہ ۱۸
پر کہ چھ کہ آپ کا کیا ہوا (انی وجہت) کا ترجمہ ہے اس کا یہی کلمہ طبرستانی پرستیکہ میں متوجہ کر
کہ خود را خاص بر آئند پیدا کردہ است آسمانها و زمین را فطرا بے ہودہ کوئی ہو خدایے
اللہ پس نے کہ ہے توجہ بظہر کہ کردہ ام صیغہ ماضی قریب ہے کہ بالکل اپنی نکدہ ہے کہ کہہ کہ
آیت یہ کہ ابراہیم غریب جو بچھا ہوا اور غریب گھر شرک کو جدا پس خود جان کو کہ نہ

میں دشوار ہے مگر بعد از جوانی جلد ناچار ہے اس طرح ابراہیم اول متحرک رہتا رہا اور دین
 اعتقاد میں گروہ پر تدارک گاہر بطوت کو اکٹبا ل رہا اور گاہر رلویت ماہ و خورشید کا قایل انجائیم
 کفر سے بکنار ہوا اور تا صین حیات تک سے بنیاری ہی مقصود و کلہ بری ہو باقی آپکی سکسہ کی
 اگر میاں ہی سختی لفظ بری میں مکرور یا کرینگے ترجمہ کھڑ (اجملہ تالین) میں کیا کرینگے کہ سورہ بقرہ
 کی آیت میں ہے اور ابراہیم کی حکایت میں چنانچہ رہنا و اجملہ تالین نکٹ من فدیقا است
 مسلمہ تک یعنی ابراہیم و اسماعیل کو بجا آرا سے رب ہجڑ کر بکو مسلمان واسطے اپنے اور اولاد
 ہماری سے ایک طاعت مسلمان کرو واسطے اپنے فقط اس آیت سے جانا جاتا کہ ابراہیم و اسماعیل
 مدت تک مشرکین میں شامل رہا اور مخالفت رب سالین جن کمال جبکہ مشرک کفر سے بجا رہے
 ملتسبجنا آفرید گانہ ہوئے اور تعالیٰ نے سائل کو کچھ جواب نہیں دیا اور اسماعیل ابراہیم عات
 کے قرین کیا یعنی ابراہیم سے کہا کہ مسلمان ہو بندہ رحمان ہو پس وہ مسلمان ہوا اور محمد ایمان
 چنانچہ قال لہ ربہ سلم قال اسلم لرب العالمین یعنی بجا ابراہیم کو رب کے (و مسلمان ہو کجا
 ابراہیم نے کہ مسلمان ہوا میں واسطے رب عالموں کو فقط یہاں تک کہ کہ سنوت تک ابراہیم کو نہ
 سے یہ کلمہ نہ آیا تھا نہ ہال مسلمان سے نہ بجا یا تھا بلکہ کافر تھا اور دین و ایمان سے ناو جبکہ
 اسلمت زبان پر لایا راہ ایمان پرایا اگر ایمان ہی کوئی تاویل بناو گے اپنے تئیں فیل کر اؤ گے
 کیونکہ اگر اسلمت کہو والا اسلمت کہو سے پہلے ہی محمد ایمان تھا اور بندہ رحمان تو حضرت کر
 یار غار مجاہد و انصار کو راہ ایمان پر آنے اور اسلمت زبان پر لگا کر اول قرآن و حدیث میں
 کہو واسطے بعدین کہا ہے اور کیونکہ مشرکین لکھا ہے اگر یہ لوگ اذ وقت فی الواقع تقدیر ایمان
 سے تھی نہ شبک اور کافریت پرست تو ابراہیم میں اور ان میں کیا فرق تھا و دونوں کا کلمہ
 ایک ہی یا میں عرق تھا **قولہ** و جلا سمیہ و کدہ ناطق مستلخ جبکہ وہام برائت باطل ہوا
 تو یہ مقصود بھی لامالک جو اہل اس فخر کی رد میں بول لانا محض غرض ہے تو یہ اسلمت حال پر **قولہ**
 و پسین حیت بطریق استینالغ بلا مشہد یہ جلیہی اسی امر کی تائید میں ہے اور اسی بات کی تائید میں

کہ برابر ہم نے آیت (انی بری ما لکھ کر کن) از برائی اوس وقت کے اعتقاد سے اس آیت
 کے ساتھ خبر دی اور جس وقت کہ صفوں ہزار بی تہ سے نکالا اوس وقت ربوبیت کو اکب کا
 شوق الا سحرین شی کا یہ غور کر نہیں کہ کہ برابر ہم براہ حق فائز نہیں کہ بلکہ کل اہل سنت کی
 یہ بھی کام ہے کہ برابر ہم قایل کرنا گون مذہب کے اول اوس نے کہ اکب کو رب غفران طہیلا
 اور پروردگار انس و جان بتلایا سن بعد اوس نو ماہ کو خبیال کیا اور ربوبیت کو اکب کا ابطال
 بمقام اوس نے آفتاب کو حسیل جانانا اور اوسکی جہا کو الوہیت کی دلیل گردانا جبکہ آفتاب
 منہ ب ہوا اور جہا ب غریب بن محبوب براہیم اوسکی ربوبیت کے گردان ہوا اور آیت (انی بری
 ما لکھ کر کن) گویا ان اسکی لازم نہیں آتا کہ برابر ہم کا ہمیشہ یہی مذہب اور وہی عقیدہ پر رہ
 و تہیب قولہ و کلمہ بری کہ صیغہ صفت مشابہت مجتہد از دوام برائت فقط اگر دوام سمعہ آد
 ہائی و حال و تقابل ہے تو خیال محال ہے کہ صیغہ صفت مشابہت برین مگر قسم کو دوام سے
 اکثر بلکہ کثیر برکنان برین مثلاً علشان صیغہ صفت مشابہت اور یعنی تہ ہے مگر دے زمین پر
 کون ایسا ہوگا کہ تمام عمر یا سا ہوگا اگر مولوی محمد علی بطون امام حسیل اس طرح کا گمان کرینگے
 تو مسلمان او کا جلد موش پریشان کرینگے کچھ کہ دے اگر یہ آخر وقت میں سیستے تھے لیکن اہل
 میں کہلایے تھے لفظ جنہ بھی صیغہ صفت مشابہت شامل ہے اور یعنی ناپاک منقول ہے اہل بیت
 کہ اول سے آخر تک پاک نہیں ہے مگر وہ زمین ہے شاید کہ مولوی صاحب کا یہ بھی حال ہے
 ایک ہی دیرہ پر ماہ و سال ہو کہ کلمہ بریاں بھی صفت مشابہت ہے اور یعنی برہنہ ہے اگرچہ وحوش
 صحرائی بن دوام عربانی قرین قیاس ہے مگر مخالفت کا فائدہ اس ہے کہ چونکہ انسان جس وقت
 تن سے جامہ بر لاتی ہے اوس وقت برہنہ کہلاتا چنانچہ شیخ محمد مصطفیٰ بن ہر اور حال سوسنی بن
 خواہ عربی یا سنی پس دیکھا اوس جماعت سوسنی کو عربیان فقط اب بقول آپکے یہی لازم آتا ہے
 کہ سوسنی اول سے آخر تک نکلا ہے مگر اہل یہ کہ جس وقت سوسنی نے لباس تن سے دور کیا
 تہیں عود کیا کلمہ بری صیغہ صفت مشابہت ہے اور یعنی برہنہ ہے حالانکہ دوام بری ہر وقت

بوضاحت تمام بہ ثبوت رسید کہ این اشراک کو اکبر الخ اشراک جہاں کہ سورہ انعام میں مذکور
 ہے اور علماء اسلام میں شہرہ مخدہ قوم ابراہیم زہرا نہیں کہ اور بکر فکرمحمد علی صدق و سستی ہو
 بار و ازہرین بلکہ خود مخدہ ابراہیم ہے یہی تفسیرین اہل سنت کی تعلیم ہے اگر آپ تفسیر سیر الیما
 لائیکے تو فرمے مخالفت ابو بکر و عمر و عثمان بکائیکے مخالفت ثلاثہ پر علیہ کبیر مارینگو اور چودہ تن پر پنجہ
 حکمیز **قولہ** و ابراہیم صرف بطریقیت آزار زبان آورده قطا اگر اشراک کو اکبر سے سوزش
 قوم منظر موتی تو لفظ مذہب کے آخریاد شکلم کو بکو مصلوہ موتی ابراہیم اشراک جہاں کہ اپنے ساتھ
 منسوب بکرتا اور مؤلف قرآن ہذا ربی کو متواتر ابراہیم میں محسوب بکرتا ارباب مناظرہ آپ
 کلام میں اور کلام ختم میں تعزیر کیا کرتے ہیں اور یہی طریق اختیار کرتے ہیں کہ اپنے کلام کو
 اول لفظ اقول یا یگویم اجواب تے ہیں اور کلام مخالفت کے اول کلمہ قال و اعتراض و
 سوال پہل کتاب فرماتے ہیں بقول آپکے ابراہیم ذبحمت و مباحثہ میں عجیب خیال خام کیا کہ
 خواہ خواہ اپنی گردن پر شہید ہون کا الزام لیا تاروں کو اپنا رب قرار دیا اور شرک کا شکار کیا
قولہ چہ کہ نسبت این شرک علانیہ بسوے قوم کردہ نہ بسوے خود عقل کیون جہوٹ بولکر اپنا
 اعتبار کھتے ہو اور سو اسطے مرکب مخالفت آفریدگار مہوتے ہو ابراہیم نے تو علانیہ ربوبیت
 کو اکبر اپنی طرف منسوب کی اور بقلہ زبان صغیر بیان پر آیت (ہذا ربی) مکتوب کی آپ برعکس
 نظم قرآن کے کہتے ہیں کہ ابراہیم نے نسبت شرک علانیہ بطرف قوم کی اور پانچا خونیانہ دون
 کو سوزش و لوم کی حکما محمدیہ کو اپنی عربی دانی کا امتحان دیجئے اور ترجمہ ہذا ربی بیان کیجئے
 اگر ہذا ربی کا ترجمہ آپکی رائے ناقص میں رب او نکلا ہے تو کچھ کہہ پتے ہیں وہ سب سب
 اور اگر ترجمہ ہذا ربی ہے یہاں تو چراغ کے نیچے اندھیرا ہے آیا دنیا میں کوئی احمق ایسا
 کہ آپکا ترجمہ تسلیم کرے اور بغیر قرآن میں ترمیم آپکی تفسیر و بیان ہر ایک سلمان کا دل نہ کرے بلکہ
 انش غصہ کیلئے پہلے آپکی کج معج زبانی کا ہے نقصان بیان کیا اہل اسلام ناچسپا کہ کیا
 اطمینان کیا **قولہ** و از اعتقاد خود باین کلام کہ (انی بری مما شرکون) خبر واد فقط مختصراً

زمان حال حادث نیست بلکہ در زمان ماضی ہم چنان بودہ و ذلک دلیل آن چنانکہ آیت
 دلالت بر تبریعت دوام میکند مطلق است بریکہ انتقاد شرک زود و آخرت حد نیست بلکہ الحیرت
 ثبوتی و استمراری پس از آغاز و انجام تصدیق ظاہر شد کہ ابراہیم کلمہ ہدایتی زہد از رو اعتقاد
 ہمزبان نیاوردہ بلکہ این تقریر برائے تکلیف و الزام خصم بود و این معنی خود ظاہر است کہ طلوع
 و افول کوکب ہر روزہ نشاندہ ابراہیم ہے آمد و او گاہ ہے کوکب ہمدرد خود پروردگار خود مختار
جواب جبکہ آپ تفسیر آیات اقتراح ہی میں حسن و خوبی عروسِ مسلمانی بیان کر چکے
 بلکہ قطع نظر از عینِ بیانی عجیب بمانی پنهان نکرتے تو بقول شخصے اول باخبر نسبتے دارد تفسیر کیا
 خاتمین کیا کر گے سوا اسکے کہ رو یا کر گے **س** پر وہ ہفت رنگ را بگذارد ہ تو کہ در خانہ
 بویا داری وہ اب ہمارا ظلم جو اہر قدم آپ کی ایک ایک بکو فکر کا ساس کننا ہو اور کار الماس
 سیاہی کے لئے بھی صلہ و انعام طلب ہے او خلعت سے پار چہ سکتا **قولہ** فلما اقلت قال یا
 قوم الخ اسی آیت سزا بہت ہوتا ہے کہ جس وقت ابراہیم کے منہ سے یہ مضمون نکلا اور سیقت و
 راہ توحید چلا اس سے پہلے شرابِ شرک کی دست تھا خواہ بت پرست تھا خواہ ستارہ پرست تھا
 آپکی بھی یہی تقریر ہے اور اس آیت کی بھی یہی تفسیر ہے کہ جس وقت آفتاب پر پگیا ابراہیم
 نے اپنی قوم سے کہا کہ میں راہ توحید میں چالاک ہوں اور شرک کی پاک خطا اس سے یہی
 سلویم و تلبہ کہ جب تک خوشید آسمان پر موجود رہا ابراہیم کا وہ ہی سجدہ و راجس وقت ضرور
 ہوا ابراہیم کی راہ میں محبوب ہوا پس ابراہیم نے اس کی سزائی کی اور اس گفتگو میں فتنا کی کہ
 پس ہندہ آفریدگار ہوں اور شرک دوئی سو بیزار **قولہ** پس ہر گاہیکہ فروخت گفت الخ ایک
 آیت کے ترجمہ میں دست اندازی کی اس میں ہی خیانت پر دلائی کی لفظ یا قوم و کلر آن
 کا ترجمہ چوڑو یا دیہہ امانت پھوڑ دیا جب تک میان محمد علی کے سینہ و کینہ میں شورش و فاطمہ
 و تفریط نہیں ہوتی اور خراج مبارک پر خیانت محیط نہیں تفسیر آیات نہیں کرتے اور تقریر برتتا
 نہیں یہ فقرات آپکے انداز پر ہیں ہمارے فقرات مخالفت کے ساز پر ہیں **قولہ** لہٰذا آیت

بجائے شکر و حمد
بجائے شکر و حمد
بجائے شکر و حمد

ہے تو کہ لفظ سے یہ ہے جہاں کہہ کیا بہت بخت بدستے بجا کہ شکر و حمد کیا وہ وہ اس کے مجبور
شکر و حمد پاؤں ہوں جس کے آکر جو ناہنہا دست و پا نہ پکا، انسان کو لے بہ لیک لکائش جو
بزدان کے لئے بہ لواء تہ نے وہن ہیرا سیاہ میر سے پہلو کر جانے دیا بہ افضل اکبا پوی
اوس نے آہ ہاگر گریبان چاک لی جنگل کی راہ بہ آیا پس موسیٰ کو پیغام خدا بہ میر سے بندہ کو
کیا چہر سے جہاہ وصل کر نیکے کو آیا ہو بہ یا برکات فصل رو لایا، تو بہ کہہ سیکوین ذہیرت می تھا
بہ شیوہ کہ کس جدا گانہ کیا بہ ہم بری پاکی و نا پاکی سے بہن بہ صحت جانی اور چالاک سے
بہن بہ اگر خدا سے محمد یہ کو اپنی ذات و صفات سے آگاہی ہوتی تو کہہ سکتا حایت نبیان ہی
ہوتی بلکہ گفتگو بہ نبیان و اہی خود اس کش ہوتا اور موسیٰ سے خوش شبان پر عذاب کتا
کہ موسیٰ پر عذاب **قوله** آیت کیا تفسیر کردہ شد شریعہ قدر است حفظ تفسیر کردن کا فاعل کون
ہے اور اس قول یہود کا قائل کون ایراد صیغہ مجہول سے معلوم ہوتا کہ یہ تفسیر کیسے ترکی
بھی متنبہ نہیں ہے اور نام و نشان مفسر و جناب کو بھی خبر نہیں اگر موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رے
میں یہ تفسیر مقول ہوتی تو کہہ سکتے ضرورت صیغہ مجہول ہوتی اس لوی محمد علی آیات خاتمی
تاویل تفسیر کرتے ہیں اور سنی اہل میں تبدیل و تفسیر سوط الجبار آیات خاتمی ہم
بشنو **قوله** غلاما اذلت قال یا قوم انی بری مما تشرکون کہ سنی پر یہ کہہ سکتے فرو رفت گفت ابراہیم
من بری ام از انکہ شما شرک یک میکنید و ازین آیت بوضاحت تمام بہ ثبوت رسید کہ اہل شرک
کو ایک ایک از عقول بالافہوم شد متقدوم ابراہیم بود و ابراہیم صرف بطریق کیت آزمایہ زبان
اگر ہزار فی نسبت اہل شرک طائیفہ سے قوم کردہ نہ بسوے خود و از اعتقاد خود باین کلام کہ
اور اگر ترجمہ **قوله** ان خیر ہاد و کلہ بری کہ صیغہ صفت مشبہ بہت مخبر است از دو امورات و جملہ سہ
کہ آپ کا ترجمہ تسلیم کرتا کہید و استمرا حکم برات و بہین جہت بطریق اسینا و جملہ سہ کہ بعد ایں
آتش صفت کلہ ترجمہ نہ افہام بیان کردہ **قوله** انی وجہت وجہی للذی و فطر السموات و الارض
اطمینان کیا **قوله** (برین) اقتراح جملہ علیہ لفظ اضی اولیٰ بن مست کو ایں توحید ابراہیم

حضور انجم صحیح خویش و دشتت برسم ہا کلمہ پائیکت و وقت خواب ہم برہے جائیکت و تا
 تجھائی تاکہ خدمت تاکم و جامدات را دوزم و بخیر زخم و گردانم خانہ کون مدام و خیر و خوش
 آدست ہر صبح و شام و ہم خیر و نمانہے زخمین و خیمائے جو عمارت نازین و سازم و ہم
 پیغیت صبح و شام و ازین آوری ز تو خوردن تمام و این منطبیہ بودہ سیگفت آن غبار
 گفت موسیٰ باکہ ہست کے اعلان و گفت با آنکس کہ مارا آفریدہ این زمین چرخ از د آمد
 و گفت موسیٰ ما خیر ہرندی و خود سلمان ناشدہ کافرندی و گدگرفتو جہان را گد
 کرد و کفر تو یساکین را زندہ کرد و خیر او فرشد کہ و نشود نماست و چارق ادیو شد کہ او
 پاست و دست و پا و حق ما سئیس ست و در حق پاک حق آلائش ست و گفت اسوی و
 دوشی و در پشیمانی تو جانم سختی و جامد را بدید و آہے کہ دلفت و سر نہاد اندر بیابان
 برفت و وحی آمد سو موسیٰ از غذا بندہ مارا زاکردی جدا و تو بلے وصل کردی آمدی
 فی برے فصل کردی آمدی و ہر کسے را سیر فی نہادہ ایم و ہر کسے را اصطلاح و ادہ ایم و
 ماہری از پاک ناپاک ہر و اگر ان جانی و چالاکی ہر و ہر جسم **سپاہ** ترجمہ حسن توب اس
 کا کہ گے پیرو موسیٰ دم کاہ راہین موسیٰ فر دیکھا اک شبان و حق سے یکہ کہتا تھا با آہ و
 فغان و تو جہان جو تاکہ ہوں چاکتیرا و شاہ کش ہوں اور سیون میں کش پا و ہوں
 جامد و نکالون سم سے جون و دودہ لاؤن رہو و اگر نمون و تو اگر بیمار ہو یا سینہ نش
 و ہوں تیرا انوار و موسیٰ شل خویش و ماتھو چون اور لون تیرے قدم و ہوں نگہبان قوت
 خشن دم ہم و تو جہان ہے تاکہ بین خدمت کردن و تیرے جامد کو بیولت الخ ایک
 و ہر مجھے معلوم کہ تیرا تمام و خیر و نہ من لاؤن میں ہر صبح و شام و شہیدایوم و کل آن
 و مسکہ و خیرات و خیر و انگین و لاؤن تیرے رہ برہ و صبح و شام و شبان شویش فراط
 تمام و اس طرح کہتا تھا و ہر زہ و راہ کس سے کہ کہتہ موسیٰ نے کہ تے اور تیرے راجا
 پیدا کیا جسے یہ ظاہر کیا ارض و سما و بر لا موسیٰ لے خیر ہر سو تو **سپاہ** زمین آیت

قول

میں از معرفت ذات و صفات الہی پہچانہ جاہل نہ ہو وہ اندھ نظر اپنی کنہیوں میں لکھا کہ ہوا
 طایفہ انبیاء و شطح پر بیان ذات پروردگار کیا ہے اور کس بات پر درود دارانہ ہے اگر اوست
 عارف ذات و صفات حقانی ہوتا تو کس واسطے بانی سبائی نافروانی ہوتا اگر ابراہیم کز ذات و صفات
 سے آگاہ ہوتا تو کیونکر ذریعہ حیات ستارہ و خورشید و ماہ ہوتا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
 کس واسطے چالیس برس تک تابع رسم و عادت قوم بت پرست ہوتے بلکہ خدا سے محمدی بھی قانع
 حقائق ذات نہیں ہوا اور کاشعنا و قایلین صفات نہیں اگر وہ اپنی ذات و صفات سے خبردار
 ہوتا تو لازماً تسبیحیت اس کے لئے باعث عار ہوتا حالانکہ وہ لوازم جسمیت اپنی طرف منسوب کیا ہے
 اور اپنی عداوتی آپ سید حبیب چنانچہ شیخ عبدالحق نے واج النبوت میں حیات الہیوان سے متصل کیا
 کہ ایک شخص صومعین عبادت کرتا تھا اور روز و شب ریاضت جبکہ مہینہ بجا اور سبزہ او گاتا پڑ
 بلوں غنوار ایک مل رو پیکر کا سبزہ چتا ہے پس کہا کہ اسے پروردگار میرے گرتیہ پاس کوئی
 ہمارا ہو تو اس کو اپنے حمار کے ہمراہ چلاؤں اور حق خدمت بجالاؤں جس وقت چرخ برکت نے یہ ذکر اس
 مل پہنایا محض بادر کی اور دعا بد پس دس چرخ کے پاس جبریل آیا اور تنزیل لایا کہ میں بعد عقل
 بندہ کے جزا و پناہوں مولوی روم حاکم ہے کہ خدا سے اسلام تہذیب سے شاکل کی ہوئی فخر و
 مفتوحی مغربی میں اس صفوں کی حکایت قول کر کہ خدا محمدیہ تہذیب سے نہایت ملول ہوا تھا
 کہ اگر کسی حبشی ایسا انتخاب کرتا ہوں اور ملائکہ اجتناب اپنیات پر وہی کشتاںے راہ
 کہ وہ ہے نالید سے گفت کہ الہ کو کجائی تاشوم سن چاکرت و چارقت و دزد کم تہ شانہ ہرت
 ہمارے شوم چہ شہید کشتیم و شہید چہ شہید آویم اسے ششم و دہرا سپا دے آید پیش و سن تر

